Presented by: Rana Jabir Abbas

فیضانؑ

علامہ اختر زیدی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقدمہ

دُنیا کی ہر زبان میں مذہبی شاعری کا سرمایہ ملتا ہے۔ اُردو ادب بھی اس دولت سے مالا مال ہے۔ چونکہ اُردو زبان بولنے والے مختلف مذہبوں اور عقیدوں کے ماننے والے ہیں' اس لئے اس زبان میں ہر عقیدے کے پیروؤں کے کچھ نہ کچھ منظوم مذہبی تاثرات ملتے ہیں۔

اسلامیات کا ادبی سرمایہ حمدِ خدا، نعتِ رسولؐ، معصومین علیہم السلام کی منقبتوں، سلام، نوحوں، قصیدوں، مرثیوں، اولیائے کرام اور مشاہیرِ اسلام کے منظوم تذکروں، مذہبی واقعوں اور منظوم تاریخ اسلام پر پھیلا ہوا ہے۔ حمدِ خدا کے ساتھ ساتھ کثرت سے جو بیش قیمت منقبتیں' جن میں نعتِ رسولؐ شامل ہے' ہم کو ملتی ہیں' وہ اہلبیتؑ کی مدح میں ہیں۔ صوفیائے کرام سے لے کر عام عقیدت مند شاعر تک ہر ایک نے اپنے ظرف اور اپنی بساط کے مطابق اہلبیتؑ اور معصومین علیہم السلام کی مدح کی ہے اور دل کھول کر کی ہے۔ کسی نے اس ذیل میں کسی "خِسّت" یا کمی کو گوارا نہیں کیا بلکہ ایسے خیال کو "سُوئے ظن" سمجھا۔ ممدوح کی مدح اور اپنی عقیدت کے اظہار کے لئے رباعی، قطعہ، قصیدہ اور مسلسل نظم سے کام لیا گیا۔ لیکن جب بعض حقیقتوں اور جذبوں کے اظہار کے لئے ان اصناف کا دامن تنگ نظر آیا تو مرثیہ، نوحہ اور سلام کی اصناف رائج کی گئیں جنھوں نے مذہبی ادب کے دامن کو غیر معمولی وسعت دی۔ مذہب کے موجودہ شعری سرمایہ میں یہ حقیقتیں بہت نمایاں نظر آتی ہیں۔ مذہبی ادب کے اس پھیلاؤ میں کربلائی ادب کو خصوصی امتیاز حاصل ہے۔ یہ وہ مستقل باب ہے جس کا ایک اہم موضوع کی حیثیت سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔

علامہ اختر زیدی کا زیرِ نظر مجموعہ کلام' مندرجہ بالا اصنافِ سخن

پر پھیلا ہوا ہے جو کسبِ عرفاں کے ساتھ ساتھ صحت مند ادبی شعور کا ماحول بھی مہیا کرتا ہے۔ اس کے معیار کی عظمت و بلندی کو دیکھتے ہوئے اسے مذہبی مثالی ادب کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ علامہ اختر زیدی کے کلام کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عام روش سے ہٹی ہوئی انفرادیت پائی جاتی ہے۔ یہ انفرادیت' مدحیہ کلام میں عقیدت کے اظہار کے پہلو بہ پہلو علومِ اہلبیتؑ سے استفادہ کے بھرپور امکانات مہیا کرتی ہے۔ علامہ اختر زیدی کے کلام نے جو رُخ اختیار کیا ہے' اس سمت میں قوم کی بے عملی، اظہارِ حق میں تساہل بلکہ دانستہ گریز' نام نہاد گروہ بندی اور قومی انتشار جیسی مہلک صورتِ حال پر شدید مگر صحتمند تنقید ملتی ہے۔ مدحیہ مسدسوں کی تشبیہیں ان ہی موضوعات پر ہیں۔ چونکہ علامہ کے کلام پر ہر صنف کے تعلق سے گفتگو اور فکر و فن پر بحث بہت طویل ہوجائے گی، اس لئے طوالت سے بچتے ہوئے صرف ابتدائی تعارف کے طور پر مسدس کے بارے میں کچھ عرض کیا جائے گا۔

علامہ نے تمام مسدس عصرِ حاضر کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھ کر کہے ہیں' جن کو پڑھ کر آج کا جدید ذہن مطمئن ہوگا۔ ان مسدسوں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ علامہ نے اس صنف پر ایک کامیاب تجربہ کیا ہے اور یہ تجربہ اختصار نگاری کا تجربہ ہے۔ جس میں علامہ ابتدائی مرحلوں ہی سے نہایت کامیاب ہیں۔ آپ کے اس کامیاب تجربہ نے "مختصر مسدس نگاری" کو رواج بھی دیا اور مقبول بھی بنایا۔ مسدس کے لوازم میں چہرہ یا تشبیب' گریز' ساقی نامہ' مدح اور دُعا وغیرہ کا التزام ناگزیر ہے جو بڑی طوالت کا متقاضی ہے۔ ان مرحلوں میں سے کسی مرحلہ کو نظر انداز کیئے بغیر مسدس کو مختصر کر کے دل آویز بنا دینا جُوئے شیر لانے سے کم نہیں تھا۔ علامہ کی فنی بصیرت اور قادرالکلامی نے اس سخت منزل کو جس آسانی سے پالیا وہ صرف ان ہی کا حق تھا۔

علامہ کے اس تجربے نے اپنے ہم عصروں اور مستقبل کے شاعروں کے لئے اس صنف میں مضامین سمیٹنے اور مسدس کے لوازم کو بھی برقرار رکھنے کی راہیں سُجھا دی ہیں۔ چنانچہ پچھلے دو تین برسوں میں ہم نے دیکھا کہ آپ کے معصر شعرائے نے مختصر مسدس لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔

علامہ اختر زیدی نے مذہبی شاعری کو مقصدی بنانے میں اہم خدمت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

انجام دی ہے۔ مسدس کی تشبیب کے عام مضامین بہار و خزاں یا پھر شاعرانہ تعلّی وغیرہ رہے ہیں۔ آپ نے مقصدی موضوعات کو عنوان بنا کر مسدس کے چہرے کہے ہیں۔ مثلاً حضرت عونؑ و محمدؑ کے حال کے مسدس میں "اتحادِ عمل" ؎

یک رنگیِ جہاد میں یہ عزمِ نیک ہے
تیغیں الگ الگ ہیں مگر کاٹ ایک ہے

امام حسین علیہ السلام کے حال کے مسدس میں "فلسفۂ وقت" ؎

صاحبِ امرِ خدا حق کا ولی آ گئے ہے
وقت پیچھے ہے حسینؑ ابنِ علیؑ آگے ہے

حضرت علی اصغر علیہ السلام کے حال کے مسدس میں "تبسم" کے نفسیاتی پہلو ؎

جو مسکرائے خبیر و علیم ہوتا ہے
کہ وہ بھی پیکرِ خلقِ عظیم ہوتا ہے

امام حسن علیہ السلام کے حال کے مسدس میں "رنگ" کے نفسیاتی اثرات اور فلسفیانہ مضمرات ؎

رنگ اظہارِ تمنّا کا اِک انداز بھی ہے
رنگ اظہار پہ آجائے تو آواز بھی ہے

یا پھر دُعا کا یہ انداز کہ ؎

نئی ادا سے محبت کی زندگی مانگیں
وِلا کے جوشش میں ساقی سے تشنگی مانگیں

یا

ایسا بندہ ہے جسے لَم یزلی کہتے ہیں
عبد و معبود کے رشتہ کو علیؑ کہتے ہیں

مدح کے اِس فلسفیانہ رُخ کو جس حُسن اور فنکارانہ مہارت کے ساتھ اُبھارا اور سمجھایا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ایک "فیضان" ہے — جو معصومین علیہم السلام سے علامہ کے والہانہ عشق کا حاصل بن کر اُبل پڑا ہے۔ ورنہ یہ روانی، یہ برجستگی، یہ بے ساختگی اور اثر و تاثر محض فیضِ سخن کی بُنیاد پر ممکن نہیں۔ اسی مناسبت سے انجمن عزادارانِ اہلِ بیتؑ نے علامہ کے شعری مجموعہ کا نام "فیضان" رکھا ہے۔

شعر اصل میں زبان و بیان کی خوبصورتی اور دل میں کھپ جانے والی

دلکشی کے سوا اور کیا ہے۔ اگر کلام میں یہ بات نہیں تو وہ "حرفِ ناخوش" ہے۔ یہ مبالغہ نہیں، حقیقت ہے کہ علامہ اختر زیدی کے کلام میں فنی محاسن کے علاوہ بلا کا تاثر ہے۔ اس کی بُنیادی وجہ یہ ہے کہ عقیدت کے نشہ میں بات دل سے نکلتی ہے، اسی لئے دل میں اُترتی ہے۔ کلام سُنیئے تو صلِّ علیٰ کہیئے پڑھیئے تو مرحبا — قاری بہت دیر تک فکر و وجدان کے خوشگوار ماحول میں گُم ہو جاتا ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ علامہ سے کسی تعلقِ خاطر کی اساس پہ نہیں بلکہ تنقیدی بنیاد پر ہے۔ بہ لحاظِ فن دیکھیئے تو چُست بندش، مضبوط ترکیب، اچھوتی تشبیہ، نئے استعارے، دلکش آہنگ، مترنم لب و لہجہ، اس پہ فصاحت و بلاغت، باہم اس طرح پیوستہ کہ تمیز مشکل ہو جائے۔ الفاظ کا چُناؤ اور برتاؤ ایسا کہ ع

"جو لفظ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے"

شیریں بیانی ایسی کہ اہلِ زبان نے مان لیا۔ علامہ اختر زیدی کو جو نظم و نثر اور خطابت پر یکساں قدرت حاصل ہے اس کو معصومین علیہم السلام کا بے پایاں کرم ہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ فیضِ سخن کی ایسی تاثیر نہیں ہو سکتی جو آپ کے کلام میں ملتی ہے۔

بھرپور شعر، بھرپور تاثر چھوڑتا ہے۔ اس لئے ہم اپنے فیصلہ کو قارئین پر اس اعتماد کے ساتھ چھوڑتے ہیں کہ وہ "فیضان" کے مطالعہ کے بعد ضرور ہمارے ہم نوا ہوں گے۔ علامہ کا کلام بلاشبہ دورِ جدید کے مذہبی کلام کا اعلیٰ نمونہ بھی ہے اور جدید ادب میں ایک بیش قیمت اضافہ بھی ہے۔

انجمن عزادارانِ اہلِ بیتؑ

۱۹۷۸ء

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اظہارِ تشکّر

انجمن عزادارانِ اہلبیتؑ اُن تمام
حضرات کی ممنون و متشکر ہے،
جنھوں نے 'فیضان' کی اشاعت کے
سلسلہ میں تعاون فرمایا۔

(سید غلام سبطین رضوی)
(صدر، انجمن عزادارانِ اہلبیتؑ۔ حیدرآباد)

قطعاتؑ و رُباعیاتؑ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام احمد نوید

جناب قاسم

دنیا کو سبق کربلا کے میداں سے ملا اسلام کی عصمت جاگ اٹھی
اک تیرا برس کے بچے کا تیور سے پلٹ گیا ہے
قاسم جو چلے سوئے میداں عباس کو یوں سمجھے جیسے
حیدر کی جوانی سمجھے ہے حیدر کا لڑکا چل آتا ہے

جناب عباس

ہر آن جو ہم پر کرم تازہ ہے
کس کو لطف و عطا کا اندازہ ہے
شبیرؑ اگر ہیں شہرِ الطاف و کرم
عباسِؑ علیؑ شہر کا دروازہ ہے

(۱۱)

میدان ہے گواہ کہ کرار ہے علیؑ
قرآں گواہ صاحبِ اسرار ہے علیؑ
کس منہ سے اپنے واسطے مشکل کشا کہوں
مشکل کشائے احمدِ مختار ہے علیؑ

(۱۲)

سردارِ انبیاء کو ضرورت علیؑ کی ہے
اعلانِ لافتیٰ کو ضرورت علیؑ کی ہے
ہے گفتگو کا وقت زباں کی ہے احتیاج
معراج میں خدا کو ضرورت علیؑ کی ہے

(۱۳)

عرفان نیا لے کے سوال آیا تھا
اک لمحۂ فکر بے مثال آیا تھا
یہ بات نصیری ہی پہ موقوف نہیں
سلمان کے دل میں بھی خیال آیا تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہر مصیبت میں کام لیتا ہُوں
دامنِ لُطف تھام لیتا ہُوں
اسمِ اعظم سمجھ کے اے مولا
مَیں تمہارا ہی نام لیتا ہُوں

بڑھتی ہی جا رہی ہے مری بے کلی مدد
مولائے کائنات خدا کے ولی مدد
تاریخ ہے گواہ مصیبت جب آئی ہے
کہنا پڑا رسولؐ کو بھی یا علیؑ مدد

تُو جادۂ عرفاں کی مصیبت تو سمجھ
سلمانؑ و ابوذرؑ کی فضیلت تو سمجھ
حیدرؑ کی حقیقت کو سمجھنے والے
تُو پہلے ذرا اپنی حقیقت تو سمجھ

ممکن ہی نہیں معرفتِ شیرِ خدا
اس راز سے کون جُز نبیؐ ہے آگاہ
خاطی انساں ہوں عارفِ نفسِ رسولؐ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ

سمجھے بھی تو کیا سمجھے جانا بھی تو کیا جانا
سلمانؓ کا رتبہ بھی ہم نے نہیں پہچانا
یُوں ماننے والے تو لاکھوں ہیں ترے مولا
قربان مَیں اُس دل کے جس دل نے خدا مانا

اپنے حالات کے رُخ سے وہ بجا کہتے ہیں
حق کو معلوم ہے کیوں کہتے ہیں کیا کہتے ہیں
مَیں نصیری کو بھلا کیسے بُرا کہہ دیتا
میرے محبوب کو یہ لوگ خدا کہتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آ نصیری مصافحہ کرلیں
دُور تک مَیں بھی ساتھ رہتا ہوں
تُو علیؑ کو خدا سمجھتا ہے
مَیں خدا کو علیؑ بھی کہتا ہوں

○

عرفان ہو غائب تو عبادت کیسی
گر عقل ہے، مولاؑ سے عداوت کیسی
انسان کی فطرت ہے کمالات سے اُنس
انسان ہو تو فطرت سے بغاوت کیسی

○

مَیں علیؑ کو حق کہوں یا حق آشنا کہوں
حُسنِ ابتدا کہوں، رازِ انتہا کہوں
عقل ارتقاء میں ہے حشر ہونے دیجئے
منزلوں کی بات ہے راستے میں کیا کہوں٭

○

٭ یہ مصرع نشور واحدی کا ہے۔

زمانے کی روِش کو ہم کہاں خاطر میں لاتے ہیں
بچانے والے ہم کو ہر مصیبت سے بچاتے ہیں
جہاں آواز دیتے ہیں وہ دروازے معین ہیں
علیؑ والے کسی کا بارِ احساں کب اُٹھاتے ہیں

○

عقبیٰ ہے حرام اہلِ دُنیا کے لئے
دُنیا ہے حرام اہلِ عقبیٰ کے لئے
مقصودِ وجود قُربِ مولا ہو اگر
دونوں ہیں حرام اہلِ مولا کے لئے

○

کیا تھا مَیں نے بڑا اہتمام کہہ نہ سکا
یہ مانتا ہوں بصد احترام کہہ نہ سکا
لیا جو نام گلوگیر ہوگئی آواز
حُسینؑ کہہ کے علیہ السّلام کہہ نہ سکا

○

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir:abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نہیں جن کا حل اُن سوالوں سے پوچھو
مزہ اس کا نازک خیالوں سے پوچھو
علیؑ کو خدا کس لئے کہہ رہے ہیں
علیؑ کو خدا کہنے والوں سے پوچھو

نظر نظر نفس نفس تجلیاں لئے ہوئے
مرا امام آگیا پیامِ جاں لئے ہوئے
جبیں کا تذکرہ ہی کیا قدم ہیں جس کے آج تک
نبیؐ کے دوشِ پاک کی بلندیاں لئے ہوئے

دُہرایا تھا دُنیا نے جہالت کا سوال
تھا سامنے اِسلام کی عزت کا سوال
اعلان یہ کرتا ہے علَم کا پنجہ!
شبیرؑ کی ٹھوکر میں تھا بیعت کا سوال!

زینبؑ کی ہے تقریر کہ گفتارِ علیؑ کی
لہجہ ہے کہ ہے جرأتِ پیکارِ علیؑ کی
ہے شام کا دربار کہ صُفین کا میداں
خطبہ ہے کہ چلتی ہوئی تلوار علیؑ کی

نورِ دُعائے سبطِ پیمبر لئے ہوئے
ارمانِ قلبِ زینبؑ مضطر لئے ہوئے
صورت علیؑ کی، نامِ نبیؐ، فاطمہؑ کا سن
کیا کیا تبرکات ہیں اکبرؑ لئے ہوئے

علیؑ کے گھر میں اِک تازہ خوشی ہے
فضا میں چاند کی سی روشنی ہے
سُہانی کس قدر ہے آج کی شب
وفا کی چاندنی پھیلی ہوئی ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اے خلیلِ گلشنِ عزت، محبت کے امام
اے کلیمِ طورِ قوت، اے اطاعت کے امام
اے خدائے عزم و ہمت، ناخدائے موجِ حق
اے وفاؤں کے مسیحا، اے شجاعت کے امام

پُر نور ترے نام سے ہے رُوئے وفا
عباسِ علیؑ اے شہِ خوش خُوئے وفا
عاشور کو لہروں نے قدم چُومے تھے
پانی میں فرات کے ہے خوشبوئے وفا

وہ رُوح تمنّائے شہِ بدر و حُنین
شہزادیٔ کونین کا ہے نورُ العین
عباسؑ کے رُتبہ کو سمجھنا ہے محال
معصومؑ کا نائب ہے علمدارِ حُسینؑ

Presented by: Rana Jabir Abbas

حُدودِ امرِ امامت پہ رُک گیا غُصّہ
جلالِ حیدرِ صفدرؑ نے پھر بھی کام کیا
سپاہِ شام میں مرحب مزاج بھی تھے بہت
علیؑ کے شیر نے سب کا مزاج پُوچھ لیا

احسان و عنایت ہے گُنہ گاروں پر
اِک سلسلۂ کرم ہے غم خواروں پر
احساس دلاتی ہے پھریرے کی ہَوا
عباسؑ کا سایہ ہے عزاداروں پر

شبیرؑ کے رُتبہ کا شناسا نہ مِلا
عاشق کوئی اِس اہلِ وفا سا نہ مِلا
عباسؑ نے دُنیا کی بدل دی تاریخ
دریا کے کنارے کوئی پیاسا نہ مِلا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مَنقبتیں

کس شان سے حملہ کیا بڑھ کر کاٹا
جس سر میں غرور تھا، وہی سر کاٹا
قاسمؑ میں تھی دادا کی عدالت کی جھلک
دو حصّوں میں ازرق کو برابر کاٹا

یہ بھی شانِ لافتائی دیکھ لو
ضربِ قاسمؑ کی صفائی دیکھ لو
کربلا میں تھی یہ آوازِ حسنؑ
صُلح دیکھی تھی لڑائی دیکھ لو

چین دُنیا میں ملے، راحتِ عقبیٰ مل جائے
شدتِ عشق ملے، غم کا سلیقہ مل جائے
کاسۂ دل لئے حاضر ہیں درِ دولت پر
فاطمہؑ آپ کی اولاد کا صدقہ مل جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نمازِ عشقِ علیؑ ۲۷
ذکرِ علیؑ ۲۹
متاعِ خرد ۳۲
بحرِ بیکراں ۳۴
مزاج دانِ مشیتِ ربّ ۳۶
رازِ یزداں ۳۹
شمسِ تاباں ۴۲
فکرِ سخنور چاندنی ۴۴
انعامِ مودت ۴۷
مظہرِ کبریا ۵۰
نورِ نامِ علیؑ کہکشاں کہکشاں ۵۳
کُلِّ ایمان ۵۶
سیرِ ذاتِ علیؑ ۵۸
دامانِ رحمت ۶۱
شہزادیٔ کونینؑ ۶۳
حُسنِ حسنؑ ۶۵
ثنائے حسنؑ ۶۷
خدائے وفا ۶۸
تمنائے علیؑ ۷۱
فہرست قصائد ۷۳
فہرست قصائد ۱۰۰

نمازِ عشقِ علیؑ

مکاں کی نسبت ہے لامکاں سے تو پھر کسی کا قیام کیا ہے
خدا نہیں ہے تو پھر بتاؤ کہ آنے والے کا نام کیا ہے

کلامِ باری سُنا رہا ہے نکل کے کعبہ سے میرا مولا
نبیؐ کی تصدیق پر ہے ایماں تو پھر کسی کو کلام کیا ہے

ہے حکمِ بلّغ میں اتنی شدّت کہ دُھوپ میں کارواں کو روکا
جو جانِ ایماں نہیں ولایت تو پھر یہ سب اہتمام کیا ہے

علیؑ کی اُلفت ہمارے دل میں، علیؑ زباں پر، علیؑ نظر میں
اسی میں جینا، اسی میں مرنا، ہمیں زمانے سے کام کیا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حدودِ امکاں میں لامکاں ہے، علیؑ ہے کب سے، علیؑ کہاں ہے
خدا ہی جانے کہ اِس زمیں پر، ظہور کیسا ہے، قیام کیا ہے

صِفاتِ باری کے نام جتنے بھی یاد آئے سُنائے مَیں نے
کبھی کسی نے جو مجھ سے پوچھا، تمہارے مولا کا نام کیا ہے

خدا کہوں گا تو حشر ہو گا، بشر کہوں گا تو قصر ہو گا
علیؑ کے خالق سے پوچھنا ہے، بتا علیؑ کا مقام کیا ہے

علیؑ سے انکار کرنے والے کا سانس لینا حرام ٹھہرا
اب ایسے انساں کی زندگی میں حلال کیا ہے حرام کیا ہے

یہی کہ نقشِ قدم پہ جھکنا، کبھی برائے سلام اُٹھنا
نمازِ عشقِ علیؑ میں اپنا سجود کیسا ہے قیام کیا ہے

علیؑ کی مدحت کے حوصلے بھی، علیؑ کی شانِ کرم ہے اختر
یہ آدمی کی زبان کیا ہے، یہ آدمی کا کلام کیا ہے

ذکرِ علیؑ

جب ذکرِ غدیرِ خُم آئے، ایمان کی خوشبو آتی ہے
ہم گھر میں سہی، مسجد میں سہی، میدان کی خوشبو آتی ہے

خیاط کہاں سے آیا ہے، کس کے لئے تحفے لایا ہے
کیوں آج زمیں پر جنت کے دربان کی خوشبو آتی ہے

جب نقطۂ با سے ہوتا ہے آغاز کلامِ باری کا
اَوراقِ کتابِ حق سے مجھے، ایمان کی خوشبو آتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

محرومِ مشامِ ایمانی اِس راز کو کیسے سمجھے گا!
کیوں ذکرِ علیؑ کی محفل میں سلمانؓ کی خوشبو آتی ھے

انسان میں سب کو کیوں سمجھوں' ہاں جس کو علیؑ کا عشق مِلے
ایسے ہی بشر سے بس مجھ کو انسان کی خوشبو آتی ھے

مہمانی کے آداب اگر ہوں بزمِ وِلا میں پیشِ نظر
جنّت سے زمیں پہ آئے ہوئے مہمان کی خوشبو آتی ھے

دَورانِ تلاوت 'بلّغ' پر جس وقت نظر رُک جاتی ھے
آیت سے غدیری محفل کے اعلان کی خوشبو آتی ھے

ناطق کا تعلق صامت سے ہر حال میں ثابت ہوتا ہے
آتا ہے جو لب پہ نامِ علیؑ، قرآن کی خوشبو آتی ھے

عباسؑ، علیؑ کی صورت میں شاید لبِ دریا پہنچے ہیں
ساحل کی ہوا سے مولا کے ارمان کی خوشبو آتی ھے

مسجد میں نمازوں کی خاطر، جس وقت اذاں دی جاتی ھے
تکبیر سے ابنِ زھراؑ کے احسان کی خوشبو آتی ھے

کرتا ہے جو اختر ذکرِ علیؑ، الفاظ کے غنچے کھِلتے ھیں
ہر سانس معطر ہوتی ہے' ایمان کی خوشبو آتی ھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

متاعِ خرد

عہدِ حاضر کے بگڑے ہوئے سرپھرے تا کجا اس طرح در بدر جائیں گے
نقشِ پائے علیؑ تک انھیں لائیے ایک سجدہ کریں گے سُدھر جائیں گے

مُنحرف ہو کے ہستی کی بُنیاد سے کیا خبر ہے یہ انساں کدھر جائیں گے
زندگی کیا مِلے گی بغیرِ علیؑ زندگی کی تمنّا میں مَر جائیں گے

قافلے یُوں تو آگے چلے ہیں بہت سخت منزل ہے دیدارِ ذاتِ علیؑ
انبیاء بھی سُنائیں گے رُوداد کیا، وہ تو خود راستے میں ٹھہر جائیں گے

بے نیازِ زمان و مکاں ہیں علیؑ اور ہم ہیں غلامانِ مولا علیؑ
لاکھ حالات کا رُخ مخالف ہو ہم، کام اپنا بہر حال کر جائیں گے

رُوح تو اصل میں ہے وِلائے علیؑ موت آئے تو ہم لوگ مرتے نہیں
ہاں جو کچھ لوگ اِس شے سے محروم ہیں موت آئے نہ آئے وہ مر جائیں گے

یہ نبیؐ کی بتائی ہوئی بات ہے، جس کی تصدیق اصحاب کرتے رہے
دشمنانِ علیؑ کی یہ پہچان ہے، نام لیتے ہی چہرے اُتر جائیں گے

کوئی ماحول کتنا ہی افسُردہ ہو، آپ نامِ علیؑ وِرد کرتے رہیں
چَین آجائے گا، رُخ نِکھر جائیں گے، غم بہل جائیگا، دل ٹھہر جائیں گے

تحتِ واجب علیؑ، فوقِ امکاں علیؑ، اس کے آگے متاعِ خرد ہے کہاں
اب جنھیں پیش قدمی کا ہے حوصلہ وہ حُدودِ خرد سے گزر جائیں گے

ماورائے نظر ہے مقامِ علیؑ، کون دیدارِ کامل کا دعوٰی کرے!
نامکمل رہے گا ہمارا سفر، ہم فقط تا بہ حدِّ نظر جائیں گے

جامِ کوثر، پیامِ مسرت سہی، اپنا مسلک ہے اختر، غمِ کربلا
حشر میں یادِ عباسؑ آئے گی ہم تا بہ کوثر بہ رنگِ دِگر جائیں گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بحرِ بیکراں

کشتیِ آلِ اطہارؑ کی زد پہ جب ہر زمانے میں بدعت کے دھارے گئے
جس طرف بھی سفینہ کا رُخ ہو گیا خود سفینے کے پیچھے کنارے گئے

اب تو انساں ستاروں تلک جائیگا اِک بزرگی ہے ہمیں یہ تسلیم ہے
ایک گھر اس زمیں پر تو ایسا بھی تھا جسکی چوکھٹ پہ تارے اُتارے گئے

قُربِ مولا کی تاثیر کیا ہو بیاں، اِس سے بہتر وسیلہ ملے گا کہاں
جب بھی آئے علیؑ کے قدم درمیاں، انبیاء کے مقدر سنوارے گئے

تھا ملائک کی آمد کا جو سلسلہ بعض اسباب ظاہر ہیں موجود تھے
مَیں تو اِتنا سمجھتا ہوں اے فاطمہؑ آپ کے گھر کے صدقے اُتارے گئے

چاند پر جائے انساں کہ مریخ پر، ہے حدودِ زمان و مکاں میں سفر
ماورائے حدودِ زمان و مکاں جب ضرورت تھی مولا ہمارے گئے

زندگی کچھ نہیں جُز ولائے علیؑ، ہیں جو محروم اِس سے وہ زندہ نہیں
موت تک بے سبب سانس چلتی رہی، زندگی کی تمنا میں مارے گئے

مَیں نصیری نہیں ہوں تو کیا ہو گیا ہوں علیؑ ہی کا بندہ خدا کی قسم!
بندگی کی صِفت مشترک ہو گئی ایک نسبت سے دونوں پکارے گئے

کیا بیاں ہو علیؑ کے کمالات کا، اِک سمندر ہے مواج اور بیکراں
کون غواص ہونے کا دعویٰ کرے ہم تو اختر کنارے کنارے گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مزاج دانِ مشیّتِ ربّ

ولائے حیدر میں لفظ جو بھی مری زباں سے نکل رہے ہیں
بہ فیضِ ممدوح نور بن کر ثنا کے سانچے میں ڈھل رہے ہیں

الگ زمانے سے یہ سفر ہے یہ عشقِ مولا کی رہ گزر ہے
ہیں نقشِ پا انبیاؑ کے جس پر ہم ایسی راہوں پہ چل رہے ہیں

ہے دشمنانِ علیؑ کی قسمت، حسد کی آتش، سقر کے شعلے
وہ موت کے بعد بھی جلیں گے، وہ زندگی میں بھی جل رہے ہیں

کوئی نہ مانے مگر یہ حق ہے بنائے امکاں سے میرے مولا
سب مشیّت کے کارخانے ترے اشاروں پہ چل رہے ہیں

ذرا خبردار ان سے رہنا، نہ جانے کب سانپ بن کے ڈس لیں
بہت سے ناواقفِ محبّت ہمارے دامن میں پل رہے ہیں

یہ عبد و معبود کے روابط یہ برزخ و حشر کے عقیدے
یقینِ محکم کے راستے پر علیؑ کے قدموں سے چل رہے ہیں

حساب دانِ نظامِ فطرت ہے اپنی کم مائیگی پہ حیراں
مزاج دانِ مشیّتِ رب ہماری قسمت بدل رہے ہیں

مزاجِ سلمانؑ و قلبِ بوذرؑ ہی تاب لائے بیاں جو کر دوں
علیؑ کی مدحت کے بعض گوشے جو میرے دل میں مچل رہے ہیں

علیؑ کی باتیں میں کر رہا ہوں سکونِ کامل ہے سب کو حاصل
یہ دردِ بغضِ علیؑ اٹھا ہے کہ آپ پہلو بدل رہے ہیں

دعائے آدمؑ، جلالِ موسیٰؑ، جمالِ یوسفؑ، کمالِ عیسیٰؑ
علیؑ کی فیاضیوں کے سکّے ہزار ناموں سے چل رہے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اگر نصیری کی گفت گو ہو تو عشقِ مولا کی بات ہے یہ
بہت ہی ہُشیار بَن کے کچھ لوگ بات کا رُخ بدل رہے ہیں

ہم اپنی آنکھوں کو مَل رہے ہیں علیؑ کے نقشِ قدم پہ اختر!
جنھیں یہ نعمت نہیں مِلی ہے وہ دیکھ کر ہاتھ مَل رہے ہیں

رازِ یزداں

مَیں خود بُلاتا ہوں مُشکلوں کو کہ میرا مُشکل کُشا علیؑ ہے
نبیؐ کی سُنّت پہ چل رہا ہوں مِری زباں پر بھی یا علیؑ ہے

حدودِ امکاں کے گوشے گوشے میں نقشِ پائے علیؑ مِلیں گے
زمیں کے اُوپر زمیں کے باہر یہاں وہاں جا بجا علیؑ ہے

حضور ناراض ہوں کہ خوش ہوں یہی ہے بے شک میرا عقیدہ
خدائے واجب علیؑ کا رَب ہے خدائے اِمکاں مِرا علیؑ ہے

وہ جِسم ہو یا ہو عقلِ انساں ہمیں مرض سے مَفر نہیں ہے
مگر مجھے اس کی فِکر کیا ہے دَوا علیؑ ہے دُعا علیؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

علیؑ سے لڑ کر خدا کو مانا تو آج میں کیا کہوں گا تجھ سے
جو ہوگا محشر میں دیکھ لیں گے ترا خدا ہے مرا علیؑ ہے

وہ علم بھی ہے، علیم بھی ہے وہ خود کرم ہے کریم بھی ہے
کلام بھی ہے کلیم بھی ہے، خدا کا لہجہ مرا علیؑ ہے

جلال بھی ہے، جلیل بھی ہے اور عقل بھی ہے عقیل بھی ہے
وہ عدل بھی ہے، عدیل بھی ہے، خدا کا اِک فیصلہ علیؑ ہے

پناہ ہے جس کی بے پناہی، ہے جس کی گردِ قدم میں شاہی
مزاج بھی جس کا ہے الٰہی وہ ایک نفسِ خدا علیؑ ہے

وہ خود سفینہ ہے خود ہی طوفاں، وہ خود سمندر ہے خود ہی ساحل
کبھی تمنّائے ناخدا ہے کبھی تو خود ناخدا علیؑ ہے

مُحیط بھی ہے، مُحاط بھی ہے وہ رازقِ شش جہات بھی ہے
اسی کے دَم سے حیات بھی ہے، کرم کا اِک سِلسلہ علیؑ ہے

وہ جانِ مومن وہ کُلِّ ایماں، وہ مظہرِ حق، وہ رازِ یزداں
وہ خود ہی تفسیر خود ہی قرآں کہ نقطۂ تحتِ با علیؑ ہے

وہ حق میں باطل کے اِک تباہی، وہ خود ہی تلوار، خود سپاہی
وہ خود ہی منزل ہے خود ہی راہی کہ راہِ بے انتہا علیؑ ہے

وہ اَمر بھی ہے، امیر بھی ہے، وہ نُور بھی ہے، مُنیر بھی ہے
وہ خود خبر ہے، خبیر بھی ہے، خدا کا سیدھا پتہ علیؑ ہے

نمازِ عشقِ علیؑ میں اختر، زباں سے کچھ اور کیا نِکلتا
اذاں اقامہ بھی یا علیؑ ہے، مرا وظیفہ بھی یا علیؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شمسِ تاباں

سکونِ کامل رہے گا حاصل، ہماری راہوں پہ چل کے دیکھو
علیؑ کی اُلفت میں غرق ہو کر حسینؑ کے غم میں ڈھل کے دیکھو

علیؑ کی عظمت کا شمسِ تاباں ہمیشہ نصف النہار پر ہے
ذرا تعصّب کے تنگ و تاریک گھر سے باہر نکل کے دیکھو

علیؑ کے جلووں کی رہ گزر پہ کلیمؑ غش ہیں تو خضر گُم ہیں
یقیں نہ آئے تو دو قدم ہی ہمارے ہمراہ چل کے دیکھو

علیؑ کی جانب جو دیکھنا ہے، حواس میں انقلاب لاؤ
روایتی زاویوں کو چھوڑو، نگاہ کا رُخ بدل کے دیکھو

خدا سے نسبت نہیں ہے جن کو، خدا سے وہ کیا دِلا سکیں گے
ملے گا دستِ خدا سے سب کچھ ذرا وسیلہ بدل کے دیکھو

یہ زہر جب تک رہے گا باقی، علیؑ کا عرفاں نہیں ملے گا
تم اپنے خود ساختہ عقائد کے سانپ کا سر کچل کے دیکھو

علیؑ کی مدحت کے راستے میں گلے بھی کٹتے ہیں اور زباں بھی
جو حوصلہ ساتھ دے تمہارا تو راہِ میثمؒ پہ چل کے دیکھو

وہ کوئی چاہے کوئی نہ چاہے، علیؑ بہر حال سامنے ہے
اب اپنا اپنا نصیب ہے یہ خوشی سے دیکھو کہ جل کے دیکھو

نیاز مندی کے راستے پر کئی مقاماتِ ناز بھی ہیں
علیؑ اُٹھاتے ہیں ناز کیسے، غلام بن کر مچل کے دیکھو

تمہیں زلیخا کی ہم نشینوں کا واقعہ بھی تو یاد ہو گا
نصیریوں پر بگڑنے والو، علیؑ کا جلوہ سنبھل کے دیکھو

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فکرِ سخنور چاندنی

نامِ حیدرؑ چاند ہے تفضیلِ حیدر چاندنی
ہے علیؑ کی مدح میں فکرِ سخنور چاندنی

جگمگاتے ہیں ہمیشہ فاطمہؑ زہرا کے چاند
کوئی موسم ہو مگر رہتی ہے گھر گھر چاندنی

دین ہے آلِ نبیؐ سے وہ نہیں محتاجِ دیں
چاند کے حق میں کہاں ہوتی ہے رہبر چاندنی

حشر کے دن فاطمہؑ کا چاند ہوگا جلوہ گر
دھوپ پر چھا جائے گی یوں روزِ محشر چاندنی

سلسلے شامِ غریباں تک پہنچ جاتے ہیں جب
میرے حق میں زہر ہو جاتی ہے اکثر چاندنی

اس کی نسبت سے لگے ہیں چاندنی میں چار چاند
تھی علیؑ کے چاند سے پہلے مکدّر چاندنی

ہے مدد عباسؑ کی زائر کے حق میں زادِ راہ
چاند ہے منزل پہ اپنی رہ گزر پر چاندنی

میرے گھر کا ہے محافظ اب بنی ہاشم کا چاند
رات کو دیتی ہے پہرہ میرے گھر پر چاندنی

چاند کو عباسؑ سے نسبت جو حاصل ہو گئی
دیکھتی ہے دھوپ کو مغرور ہو کر چاندنی

ماہِ شعباں ہی میں چمکا تھا بنی ہاشم کا چاند
اس مہینے میں نکلتی ہے سہم کر چاندنی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آج کل ہے مدح کا عنواں بنی ہاشم کا چاند
چھا گئی ہے ان دِنوں فکر و نظر پر چاندنی

ماہِ کامل ہیں نبیؐ کے گھر کے سب چھوٹے بڑے
ہو کسی کا جشن رہتی ہے برابر چاندنی

اِنعامِ مودّت

جواب حاضر ہے جو یہ پوچھے علیؑ کو ہم کیا سمجھ رہے ہیں
نہ صرف ممکن نہ عین واجب نہ رَب نہ بندہ سمجھ رہے ہیں

علیؑ کے حق میں خدا ہے واجب، ہمارے حق میں علیؑ ہے واجب
علیؑ کو ہم تو وجوب و امکاں میں ایک رشتہ سمجھ رہے ہیں

کسی کا دِل ہے علیؑ سے خالی تو کل ہیں کوثر پہ ہاتھ خالی
جو آج معیار سے ہیں واقف وہ کل کا نقشہ سمجھ رہے ہیں

ہمارے مولا کا ذکر کیا ہے، ذرا غلاموں کا ظرف دیکھو
جو بزمِ ذکرِ علیؑ میں آئے ہم اس کو اپنا سمجھ رہے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خدا کسی نے علیؑ کو مانا تو آپ کا حق کہاں سے چھینا
حضور فرعونیت میں خود کو ہی حق تعالیٰ سمجھ رہے ہیں

علیؑ کی اُلفت کے راستے میں خرد کے آگے ہے دِل کی منزل
خرد کی دُنیا کو کیا خبر ہے کہ اہلِ دِل کیا سمجھ رہے ہیں

نمازِ اُلفت میں ہے وہ سجدہ، علیؑ کے قدموں پہ میرا سر ہے
مَیں خوش ہوں مجھ کو خدا کے بندے علیؑ کا بندہ سمجھ رہے ہیں

بڑی صفائی سے کہہ رہا ہوں، علیؑ ہے خالق، علیؑ ہے رازق
جو میری نیت نہیں سمجھتے، نہ جانے کیا کیا سمجھ رہے ہیں

علیؑ کی اُلفت ہے کُلِّ نعمت تو پھر یہ جنت نہیں تو کیا ہے
بہت سے محرومِ عقل جنت کو کُل کا وعدہ سمجھ رہے ہیں

بڑے فضائل حجاب میں ہیں، ہوئے جو ظاہر بہت ہی کم ہیں
جو دشمنانِ خرد ہیں ان کو بہت زیادہ سمجھ رہے ہیں

نگاہ کے زاویئے یہیں پر نصیریوں سے الگ ہوئے ہیں
جسے وہ جلوہ سمجھ رہے ہیں ہم اس کو پردہ سمجھ رہے ہیں

علیؑ ہیں جب مومنوں کے مولا تو صرف دعویٰ نہیں چلے گا
دلیلِ ایمان دیں وہ بڑھ کر جو اپنا مولا سمجھ رہے ہیں

مقابلے کا سوال ہی کیا، کرم کا اظہار ہے سلونی
بہت سے بے معرفت اسی کو علیؑ کا دعویٰ سمجھ رہے ہیں

علیؑ پہ صدیوں سے ہے جو غصّہ وہ آج ہم پر اُتر رہا ہے
تو یہ غلامی کی ایک سند ہے ہم اس کو اچھا سمجھ رہے ہیں

یہ میری اُلجھن بنی ہے اختر، دلیلِ اتمامِ مظہریت
خدا بھی خوش ہے کہ لوگ مجھ کو علیؑ کا بندہ سمجھ رہے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مظہرِ کبریا

نہ شوقِ صادق نہ ذوقِ ایماں، تمہیں کہاں راستہ ملے گا
تمہاری عادت ہے ترکِ اولیٰ، تلاشِ مولا سے کیا ملے گا

علیؑ کو پانے جو عقلِ انساں، تو ذوقِ قربِ خدا ملے گا
زباں کو تطہیر، دِل کو قوت، نگاہ کو زاویہ ملے گا

یہی ہی تم تلاشِ حق ہیں، قریبِ کعبہ چلے تو آؤ
جدارِ کعبہ کی مسکراہٹ سے حق کا سیدھا پتہ ملے گا

خطوطِ امکاں کے سلسلے سب، سفر ہے اِک نقطۂ ازل کا
سمٹ گئے گر خطوط سارے تو نقطۂ تحت با ملے گا

کوئی مکاں ہو، کوئی زمانہ، یہ ہے تقاضائے لطفِ باری
جہاں جہاں راستے مِلیں گے، وہاں وہاں رہنما ملے گا

خدا کا امکاں ہے غیر ممکن، وجوب ممکن ہے غیر واجب
وجوب و امکاں کی سرحدوں پر ہی مظہرِ کبریا ملے گا

علیؑ کو اللہ ماننے سے نصیریوں کی تھکن ہے ظاہر
خدا سے پہلے علیؑ مِلیں گے، علیؑ مِلیں تو خدا ملے گا

نظر خدا کی، علیؑ کی آنکھیں، زباں علیؑ کی، خدا کی باتیں
یہاں سنبھلنا ہے شرطِ لازم، یہیں سے اِک راستہ ملے گا

علیؑ ہیں مطلوبِ کُل طالب تو دوستو یہ سفر مبارک
مگر ہمیں راستے میں کون و مکاں کا اِک قافلہ ملے گا

عطائے خالق کی آخری حد، ولایتِ مطلقہ کا حق ہے
خدا سے مانگو علیؑ مِلیں گے، علیؑ سے مانگو خدا ملے گا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فریب دیتی رہے یہ دُنیا، مگر ہم اتنا تو جانتے ہیں
علیؑ نے ٹھکرا دیا تھا جس کو اب ایسی دُنیا سے کیا ملے گا

کوئی چلا ہے جو سوئے کعبہ اُٹھائے ہاتھوں کو اپنے اختر
کسی کو بھائی، کسی کو مظہر، کسی کو مشکل کُشا ملے گا

نُورِ نامِ علیؑ کہکشاں کہکشاں

نقطۂ باسے تفصیلِ امکان تک نُورِ نامِ علیؑ کہکشاں کہکشاں
ذکرِ مولا علیؑ ایک سیلِ رواں موج در موج اور بیکراں بیکراں

شدّتِ عشق میں جب بھی آواز دو ہر طرف گونج اُٹھتا ہے نامِ علیؑ
گوشہ ہائے زمیں ہیں طبق در طبق درمیانِ فضا آسماں آسماں

کیا خبر ہے نصیری پہ گزری تھی کیا عبدِ یزداں صفت ایک ہی تو ہُوا
عشق کے فیصلے عقل پر چھا گئے ہوش کا پیرہن دھجیاں دھجیاں

بات مشکل کُشائی کی جب بھی چلی نُورِ اوّل سے اس دور تک آ گئی
لفظ در لفظ ہم نے سمیٹا بہت بات ہوتی گئی داستاں داستاں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اِک بہارِ مشیت ہے نامِ علیؑ، پھول کانٹے سبھی جس کے ممنون ہیں
گُل کے اَوراق سے خار کی نوک تک آج بھی ذکر ہے گُلستاں گُلستاں

رِزقِ مُطلق ہے مولا تجلّی تِری، کوئی مِل جائے تو ظرف کی بات ہے
باغِ امکاں میں طوبیٰ ہو یا طُور ہو، روشنی ہی تری آشیاں آشیاں

بُغضِ حیدرؑ کی کچھ مار ایسی پڑی، بات چھُپتی کہاں سامنے آ گئی
اپنی ہی نسل کا جائزہ لے کے وہ کچھ نظر آتے ہیں بَدگُماں بَدگُماں

راہِ ہستی پہ کس کا ہے بابِ کرم، ہر مسافر کو مِلتا ہے صدقہ جہاں
جس کی بخشش کی اِک دُھوم ہے ہر طرف، راستے راستے کارواں کارواں

دَر زمان و مکاں، از اَزل تا اَبد، شرق سے غرب تک عرش سے فرش تک
فرقِ کون و مکاں رہ گزر رہ گزر، نقشِ پائے علیؑ آستاں آستاں

گر خدا کہہ دیا تو غضب ہو گیا، عبدیت کا تعین بھی مشکل ہُوا
ہم تو ان کو اپنے سنبھالے ہوئے رکھ رہے ہیں قدم درمیاں درمیاں

کِس کو دُنیا میں ہے مشکلوں سے مَفر پھر بھی اختر ہمیں اس کی پَروا نہیں
چپّہ چپّہ کڑی دھوپ حالات کی، لُطفِ حیدرؑ مگر سائباں سائباں

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

گُلِ ایماں

جو اہلِ دَہر ہم سے جنگ پر تیار بیٹھے ہیں
تو ہم بھی نامِ حیدرؑ کی لئے تلوار بیٹھے ہیں

ہے جن کا آگ سے رشتہ انھیں پانی سے کیا نسبت
مقصر جامِ کوثر کے لئے بے کار بیٹھے ہیں

ہمیں اس دَر سے نسبت ہے ہمیں سب سے محبت ہے
خوشی ہے باپ کی بیٹے کے ماتم دار بیٹھے ہیں

انھیں کچھ حق سے نسبت ہے نہ حق جُوئی کی خواہش ہے
علیؑ کے ذکر کی محفل میں جو بیزار بیٹھے ہیں

فرازِ منبرِ کوفہ سے حق محوِ تکلم ہے
خدا کی شان سے یوں حیدرِ کرار بیٹھے ہیں

شبِ ہجرت جو گھر میں سو رہا ہے گُلِ ایماں ہے
جو کافر ہیں وہ زیرِ سایۂ دیوار بیٹھے ہیں

وہیں ہم بیٹھ جاتے ہیں قدم آگے نہیں بڑھتے
جہاں دیکھا غلامانِ علیؑ دو چار بیٹھے ہیں

نقابِ رُخ اُلٹ کر اے علیؑ کے لال اب آجا
بہت سے اہلِ ایماں طالبِ دیدار بیٹھے ہیں

نجف کو جانے والو جب نکلنے کا ارادہ ہو
ہمیں آواز دے لینا کہ ہم تیار بیٹھے ہیں

درِ جنت درِ شہزادیِ کونینؑ ہے اختر!
یہ وہ گھر ہے جہاں جنت کے دو سردار بیٹھے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

سیرِ ذاتِ علیؑ

یَیں تو کہہ دُوں گا گر مجھ سے پُوچھا گیا یہ تو بتلا کہ بعد از خدا کون ہے
وہ علیؑ نام جس کا محمدؐ بھی ہے، بس وہی تو ہے اس کے سوا کون ہے

جس نے سُورج کو بھی راہ دکھلائی تھی، لوگ اس دَور میں اس کے ہمراہ تھے
کتنے بھولے تھے اس پر بھی سمجھے نہیں، ساری مخلوق کا رہنما کون ہے

حاجتیں انبیاء کی بھی پوری ہوئیں، جس کی رُوداد تاریخ کا جُز بنی
کوئی تاریخ سازِ ازل بھی تو ہے کاش سوچو کہ حاجت رَوا کون ہے

ہے محیطِ زمانہ علیؑ کی نظر، یہ حقیقت ہے حیرت کی کیا بات ہے
دیکھنا تو خدا کی صِفت ہے مگر، یہ تو دیکھو کہ عینِ خدا کون ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas

مشکلوں میں خدا کو پکارا کرو، پر یہ منصب تھا جس کا اُسے مل چکا
خود محمدؐ بھی پڑھتے ہیں نادِ علیؑ، اب تو سمجھو کہ مشکل کُشا کون ہے

یہ تو طے ہے کہ رازق خدا ہے مگر دینے والا نہ ہو تو مِلے کس طرح
اس کے صدقہ میں جو کچھ ملا کھا گئے، یہ نہ سوچا کہ دستِ خدا کون ہے

رَب سے پُوچھو، سلیمانؑ سے رضوان سے، رُوحِ قرآن سے اور میدان سے
صاحبِ قُل کفیٰ اِنّمَا ھَل اَتیٰ نقطۂ تحت با لافتیٰ کون ہے

جو بھی گُزری ہو اس پر ہمیں کیا خبر، فیصلہ تو نصیری نے کر ہی لیا
کچھ بچارے یہی سوچتے رہ گئے گر علیؑ عبد ہے تو خدا کون ہے

عقل ہی عقل ہے سیرِ ذاتِ علیؑ، ہم مقیّد ہیں زندانِ احساس میں
کون عرفانِ حیدرؑ کا دعویٰ کرے، اپنے احساس سے ماوَرا کون ہے

لوگ دیتے ہیں یُوں تو صفائی بہت، ذکرِ حیدرؑ ہی سب سے بڑی جانچ ہے
ہم تو چہروں سے پڑھتے ہیں رازِ دَروں، آپ کی نسل کو پوچھتا کون ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر یہ مانو کہ معراج کی بزم میں، اور کوئی نہیں تھا، سوائے نبیؐ
ماسوا اللہ کی حد پر نبیؐ خود ہوئے ماورائے حدِ ماسوا کون ہے

بغضِ مولا میں جلتا ہے سینہ اگر یہ تو انجام کی ابتدا ہے ابھی
آپ خود راہِ دوزخ پہ ہیں گامزن، جائیے جائیے روکتا کون ہے

ہم کو اپنے خدا کا تو یہ حکم ہے، پائے حیدرؑ پہ سجدے کیئے جاؤ تم
جو یہ کہتے ہیں جائز نہیں یہ عمل، وہ بتائیں کہ ان کا خدا کون ہے

قوسِ محراب میں گم ہے شیخِ حرم، تا بہ قوسین اس کی رسائی کہاں،
اُس کو اختر ہے قربِ خدا کی طلب، یہ نہیں جانتا واسطہ کون ہے!

دامانِ رحمت

ہمیں کب کُنہِ ذاتِ شاہِ خیبر تک پہنچنا ہے
بس اِک سجدہ کی خاطر پائے حیدرؑ تک پہنچنا ہے

کہاں تک ہیں علیؑ کے نقشِ پا کس کو خبر ہو گی
ابھی تو کارواں کو صبحِ محشر تک پہنچنا ہے

جبینِ عرش منزل کا بھلا کیا تذکرہ کیجیے
ابھی دُنیا کو پائے شاہِ خیبر تک پہنچنا ہے

ابھی سلمانؓ کے عرفان تک ابوذرؓ بھی نہیں پہنچے
ہمیں پہلے تو عرفانِ ابوذرؓ تک پہنچنا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

عَلَم لے کر تو کوئی فاتحِ خیبر نہیں ہوتا
جو فاتح ہو اُسے تو بابِ خیبر تک پہنچنا ہے

سفر کی آخری منزل، علیؑ کا دامنِ رحمت
ہر اِک مومن کو اپنے مستقل گھر تک پہنچنا ہے

امینِ وحی سدرہ سے چلو معراج پانے کو!
تمہیں شہزادیِ کونینؑ کے دَر تک پہنچنا ہے

نصیری نے تو واجب کہہ کے یارو جلد بازی کی!
ابھی تو عقل کو امکانِ حیدرؑ تک پہنچنا ہے

خُمارِ عشقِ حیدرؑ ٹُوٹ سکتا ہی نہیں اختر
غدیری قافلے کو حوضِ کوثر تک پہنچنا ہے

شہزادیِ کونینؑ

عرش پر مصطفیٰؐ کو بُلایا گیا، دَہر میں آمدِ سیّدہؑ کے لئے
ابتدا جس کی دُنیا میں ایسی رہے، کیا کہا جائے گا اِنتہا کے لئے

ہوں وہ عباسؑ و زینبؑ کہ شبیرؑ ہوں، خاص نسبت اُنہیں سیّدہ سے ہوئی
عالمِ نُور سے بزمِ اسباب میں جو بُلائے گئے کربلا کے لئے

دعویٰ دارانِ احقاقِ حق تھے بہت مُختلف منزلوں پر جو رُکتے گئے
فاطمہؑ کا گھرانہ ہی آگے بڑھا، دین و ایمان و حق کی بقا کے لئے

فاطمہؑ کی کمائی تھیں وہ روٹیاں، تین دِن تک جو تقسیم ہوتی رہیں
سیدہؑ کو وسیلہ بنایا گیا، بخششِ سُورۂ ھَل اَتیٰ کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کی رحمت کے سایہ میں کونین ہیں، اس پہ سایہ فگن ہو گئی جو رِدا
عقل نے لاکھ چاہا نہیں مِل سکی کوئی تشبیہ بھی اِس رِدا کے لئے

کوئی منصب نہیں ہے تو کیا ہو گیا، جب نصاریٰ پہ اتمامِ حُجّت ہُوا
واسطہ سیّدہؑ کا ضروری ہُوا سیدالانبیاءؐ کی دُعا کے لئے

حُسنِ حسنؑ

بہ شانِ صُلح دیا حق نے بانکپن کا جواب
علیؑ کی شان، نبیؐ کا عمل، حسنؑ کا جواب

بہارِ گُلشنِ زہرا ہے اِس کے دامن میں
محال ہے کہ مِلے کربلا کے بَن کا جواب

نہیں ہے اِن کا مقابل کوئی زمانے میں
کہ پنجتنؑ ہی سے مِلتا ہے پنجتنؑ کا جواب

علیؑ و فاطمہؑ، شبیرؑ اور نبیؐ کے سوا!
نہیں ہے عالمِ امکان میں حسنؑ کا جواب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ہماری فکر پہ حُسنِ حسنؑ کا سایہ ہے
کسی کے پاس نہیں ہے ہمارے فن کا جواب

ہمیں خبر ہے ستاروں کی کیا فضیلت ہے
یہ بزمِ نور ہے تاروں کی انجمن کا جواب

بُتانِ حرص کے آگے ہے جن کا دستِ سوال
کہاں سے لائیں گے وہ دستِ بُت شکن کا جواب

تمہارا عزم ہے اختر بیانِ حُسنِ حسنؑ
نہیں ہے دوست تمہارے بھی حُسنِ ظن کا جواب

Presented by: Rana Jabir Abbas

ثنائے حسنؑ

گلدستۂ ثنائے حسنؑ کو سنوار کے
جنّت کو لا رہا ہوں زمیں پر اُتار کے

صبرِ حسنؑ، وغائے علیؑ، سجدۂ حُسینؑ
جلوے ہیں سب اطاعتِ پروردگار کے

کِس نے کہا کہ صُلح پہ مجبور تھے حسنؑ
مظہر تھے یہ مشیّتِ پروردگار کے

حُسنِ حسنؑ کا کر کے گُلستاں میں تذکرہ
مَیں نے مزاج پُوچھ لئے ہیں بہار کے

اختر میں دوستوں کو یہ دیتا ہوں مشورہ
مشکل میں دیکھئے تو علیؑ کو پکار کے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یُوں مشیت سے دادِ اطاعت مِلی' نام عباسؑ ہے آبروئے عَلَم
حکمِ ضبطِ شجاعت پہ غازی نے جب ہاتھ روکا تو اس کا صِلہ مِل گیا

حق یہ ہے آکے دُنیا میں عباسؑ نے میرے مولا کی حاجت کو پُورا کیا
وہ علیؑ خلق کا ہے جو حاجت رَوا' آج اس کو بھی حاجت رَوا مِل گیا

مشک ختم ہو کے عباسؑ بھرنے لگے' سطحِ دریا پہ تصویر سی بَن گئی!
بہرِ دیدارِ عکسِ جلالِ علیؑ شیرِ حیدرؑ کو اِک آئینہ مِل گیا

نامِ عباسؑ میری زباں پر جو ہے' آ رہی ہے ترائی کی ٹھنڈی ہوا
مدح گوئی کے پُر نور ماحول میں' آج جنّت کا اختر مزہ مِل گیا

تمنّائے علیؑ

مدح بابُ الحوائج حضرت ابوالفضل عباس علیہ الصلوٰۃ والسّلام

عباسؑ کی مدحت کے جذبے اب لفظ و بیاں تک آ پہنچے
افلاک پہ چرچے ہوتے ہیں انسان یہاں تک آ پہنچے

شبیرؑ سے جو کچھ مِلتا ہے' عباسؑ وسیلہ بنتے ہیں
پیہم جو دُعائیں کیں ہم نے اس رازِ نہاں تک آ پہنچے

عباسؑ کو میں جو کچھ سمجھا' مَت پُوچھیئے مجھ سے کیا سمجھا
عرفان میں یہ کب لازم ہے ہر بات زباں تک آ پہنچے

عباسؑ کی صورت کا نقشہ' لفظوں کے سہارے کیا بنتا
اِتنا تو ہُوا اِس کوشش میں ہم حُسنِ بیاں تک آ پہنچے

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اک سجدۂ عرفانی کے لئے درکار ہیں تیرے نقشِ قدم
عباسؑ مری پیشانی کے ارمان یہاں تک آ پہنچے

عباسؑ اک ایسا جوہر ہے حیدرؑ نے تمنّا کی جس کی
اے عقل مقامِ سجدہ ہے جب بات یہاں تک آ پہنچے

اس منزلِ اعلیٰ تک اخترؔ بوذرؓ کی نظر بھی جا نہ سکی
عرفانِ علیؑ کی راہوں میں سلمانؓ جہاں تک آ پہنچے

قصائد

آبروئے صداقت ۷۵
قلبِ مشیّت ۸۲
تطہیرِ ذکر و فکر ۸۹
شعورِ آگہی ۹۳
کرب و بلائے صُلح ۹۷

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آبروئے صداقتؑ

(قصیدہ، مدحِ مولائے کائناتؑ و شہزادیٔ کونینؑ)

کیوں نہ جانے آج میرا دِل ہے اتنا بے قرار
اب تو میرے ذہن پر فن کی لطافت بھی ہے بار
ہائے یہ دُنیا تجارت گاہِ اخلاص و وفا
آدمی خود بیچتا ہے آدمیّت کا وقار
دید کے قابل ہیں اب اہلِ نظر کی سازشیں
آج گوہر سے زیادہ ہیں صدف کے کاروبار
گر کبھی محفوظ رہ جائے خزاں کے ہاتھ سے
باغباں خود چھین لیتے ہیں گلستاں کی بہار
پھول بک جاتے تھے پہلے یہ ستم بھی کم نہ تھا
اب تو خوشبو بیچ دیتے ہیں چمن کے ٹھیکہ دار
وارثِ مُلکِ سلیماںؑ، ہُدہُد آوارہ گرد
یوسفِ فن ہے غلامِ گردشِ لیل و نہار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اب تو حق کی موت کا بازار اتنا گرم ہے
آج کل زوروں پہ ہیں دفن و کفن کے کاروبار

اب خرد کے قافلے کی ہے یہی شانِ سفر
سب سے پیچھے رہنما ہے سب سے آگے ہے غبار

اس سے بڑھ کر اور توہینِ بشر کیا ہو کہ ہے
دردِ دل کا اعتباراتِ اضافی میں شمار

جن کو دعویٰ ہے حفاظت کا مجاور بن گئے
اپنے ہاتھوں سے بنا کر خود شریعت کا مزار

حق ادا ہوتا ہے یوں بھی آج کل تعظیم کا
ہاتھ پر بوسہ مگر دل میں عداوت کا غبار

میں سرِ محفل کسی کو معتبر کیسے کہوں!
میرِ محفل ہو گیا ہے آج خود بے اعتبار

ایسے بگڑے دور میں عرضِ ہنر سے فائدہ
جب کہ ہے فکرِ سخن مجروح فکرِ روزگار

ہاں مگر جب ذکرِ آلِ مصطفٰےؐ کرتا ہوں میں
دور ہو جاتا ہے اس عالم میں ذہنی انتشار

اپنی تسکیں کے لئے دنیا میں اک چوکھٹ تو ہے
سر جھکا دیتا ہوں مل جاتا ہے بس دل کو قرار

اپنا مسلک ہے یہی اُن کی مصیبت اپنا غم
اُن کے گھر کی ہر خوشی اپنے گلستاں کی بہار

آج اظہارِ مسرت میں کمی جائز نہیں
پنجتنؑ کی شان میداں میں ہوئی ہے آشکار

جب دلائل سے نہیں ہوتے مسائل حق کے طے
پھر مشیّت اس طرح ہوتی ہے گرمِ کارزار

گھر سے باہر آ ہی جاتے ہیں صداقت کے نقیب
ہو مدینہ کی زمیں یا کربلا کا ریگ زار

ہے ازل سے اہلِ حق کے واسطے انعامِ حق
اور جھوٹوں کا مقدر لعنتِ پروردگار

بس اسی معیار پر طے ہو گیا وقت و مقام
اور نصاریٰ کر رہے تھے اہلِ حق کا انتظار

عورتوں، نفسوں کو اور بیٹوں کو تھی لانے کی شرط
اس طرح میداں میں آئے احمدؐ عالی وقار

گود میں شبیرؑ پہلو میں حسنؑ، پیچھے علیؑ
درمیاں تھیں فاطمہؑ اطراف عصمت کا حصار

یوں تو تھی آیت میں گنجائش مگر کوئی نہ تھا
طبقۂ نسواں سے الّا کفوِ شاہِ ذوالفقار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

میری شہزادی کا یہ اعجاز دُنیا دیکھ لے
فاطمۂ پردے میں ہے لیکن صداقت آشکار

فاطمۂ اُمّ الائمہ، عارفہ، زہرا، بتولؑ
طیبّہؑ، حق کی محافظ، عابدِ شب زندہ دار

نُورِ حق، جُزوِ رسالت، عالمہ رازِ خدا
طاہرہ صدیقۂ کبریٰ نبیؐ کی ورثہ دار

مادرِ حسنینؑ، بنتِ مصطفےٰ، کفوِ علیؑ
سیّدہ، شہزادیِ کونین، نُورِ کردگار

رُوحِ کوثر، مرکزِ تطہیر، جانِ ھل اتیٰ
جس کے گھر میں دید کے قابل ہے قرآں کی بہار

تُو بہ خلوت محوِ ذکرِ خالقِ کون و مکاں
تُو بہ دربارِ خلافت کشفِ حق کی ذمہ دار

جب فدک کے مسئلہ میں گفتگو آگے بڑھی
تُو نے قرآنی دلائل سے کیا حق آشکار

تیری حق گوئی کے آگے فرقِ ظالم سرنگوں
ہے ترے زورِ بیاں سے فہمِ باطل شرمسار

تیرا لہجہ قلبِ باطل کے لئے نوکِ سناں
تیرا خطبہ ظلم کی گردن پہ اِک بھرپور وار

تیرا آئینِ تخاطب فی سبیل اللہ جنگ
تیرا اندازِ تکلّم ہم مزاجِ ذُوالفقار

تیری چادر میں نبوّت ڈھونڈتی ہے خود پناہ
زیرِ سایہ جس کے ملتا تھا محمدؐ کو قرار

لُطف و قہرِ رب کا اِک میزان ہے جس کا مزاج
فاطمہ زہراؑ مجسّم مرضیِ پروردگار

مثلِ رب ہوتا روا حق میں ترے کُفواً احد
گر نہ ہوتا کفو تیرا مظہرِ پروردگار

یُوں تو ذکرِ فاطمۂ زہرا ہی تھا مقصد مرا
اب ارادہ ہے کروں کچھ مدحِ شاہِ ذُوالفقار

اُمرِ رب، جانِ رسالت، نُورِ حق، رازِ خدا
باعثِ اتمامِ نعمت، انبیاؑ کا ورثہ دار

ساقیِ کوثر، قسیمِ خُلد، میزانِ ولا
برزخِ کبریٰ، صراطِ حق، امامِ ذمہ دار

مرتضیٰؑ شاہِ نجف، مولا علیؑ، مشکل کشا
شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوت پروردگار

تاجدارِ ھل اتیٰ و انّما و قُل کفیٰ!
جس کی صورت پہ ہُوا ہر سورۂ قرآں نثار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کفوِ زہرا، بھائی احمد کا، پدر حسنینؑ کا
تیرے ہر رشتہ سے ہے تطہیرِ کامل آشکار

تیری صورت، صورتِ حق، نفس تیرا، نفسِ حق!
عینِ حق تیری نظر تو مظہرِ پروردگار

لوحِ محفوظِ مشیّت تیری نورانی جبیں
تیرے ابرو کا اشارہ گردشِ لیل و نہار

تیرے دامن میں نبوّت کو بھی ملتا ہے سکوں
تیرا پہلو ہے محمدؐ کے لئے جائے قرار

نسلِ کافر میں بھی ایماں کو ملی تجھ سے پناہ
عدل سے چلتی تھی اور رُکتی تھی تیری ذوالفقار

تو شبِ ہجرت بہ شانِ مصطفےٰ محوِ سکوں
اور شبِ معراج پردے میں بجائے کردگار

تو بہ محرابِ عبادت محوِ ذکرِ کبریا
تو سرِ منبر مکمل کشفِ حق کا ذمہ دار

تیرے ارشادِ سلونی سے یہی ظاہر ہوا
ہے ترا علمِ حضوری بحرِ ناپیدا کنار

تیرا نائب ہوگیا عاشور کو عباسؑ جب
تو بھی بیٹے کی نیابت میں بنا ہے پہرہ دار

تو ہے ساقی بھی سخی بھی اور ہم تیرے فقیر
میکدہ میں جوش پر ہے رحمتِ پروردگار

ساقیا رندوں کا نعرہ ہے کہ میداں میں پلا
آج گھر کو چھوڑ کر نکلی ہے جنّت کی بہار

ہم ترے گھر کے پرانے مانگنے والوں میں ہیں
ہم ہیں تیرے میکدے کے خاندانی بادہ خوار

لاکھ کوشش کر چکی دنیا مگر کیا ہو سکا
کم نہیں ہوتا کبھی تیری محبت کا خمار

تیرے میخانے کے دشمن ہم سے پسپا ہو چکے
ہم رہے بے خود سرِ دربار اور بالائے دار

ساقیا عباسؑ کا صدقہ یہ مستی کم نہ ہو
دن بہ دن بڑھتا ہی جائے بے خودی کا اعتبار

پھر اسی مستی میں مولا تا بہ کوثر سب غلام
یا علیؑ کہتے ہوئے پہنچیں قطار اندر قطار

ذرۂ خاکِ قدم ہوں اس لئے اختر بھی ہوں
اے زہے قسمت جو تو کرلے غلاموں میں شمار

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قلبِ مشیّت

قصیدہ در مدح امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمیں نے جب وجودِ آدمی سے آبرو پائی
اسی دن سے ہوئی دُنیا میں اِک ہنگامہ آرائی
یہ دُنیا عالمِ اسباب و تاثیرات کی دُنیا
یہ دُنیا مادیت سے ہوئی جس کی پذیرائی
یہ دُنیا عقل جس کی تجربہ کا اِک ذخیرہ ہے
یہ دُنیا جس کی قسمت میں فقط مجہول دانائی
یہ دُنیا اِک فریبِ مُستقل ہے ایک افسانہ
یہاں محفل کے ہر ایک خواب کی تعبیر تنہائی
یہاں خلوت نشیں انساں سے زنگِ خونِ دل لیکر
تہی احساس کر لیتے ہیں اپنی عزت افزائی
اسی دُنیا میں ہیں اہلِ خرد اہلِ نظر ایسے
جنھیں ملتی نہیں توفیقِ دانائی و بینائی

کبھی ظالم نے اپنے ظلم پر انعام پایا ہے
کبھی مظلومیت نے ظلم سہنے کی سزا پائی
کنوئیں میں پھینک کر یوسفؑ سے بھائی کو یہی دُنیا
سوئے یعقوبؑ روتی اور سینہ پیٹتی آئی
یہ دُنیا ناشناسِ جوہرِ حسن و جمال ایسی
سرِ بازار یوسف بک گئے دُنیا نہ شرمائی
عذابِ نیل سے موسیٰؑ کے صدقہ میں جو بچ جائیں
لبِ ساحل وہ کردیں سامری کی ہمت افزائی
یہ دُنیا خضرؑ سے تنہائیوں میں پوچھ کر رستہ
سرِ محفل سکھاتی ہے اِنہی کو جادہ پیمائی
بظاہر باغِ ابراہیمؑ کی جو مدح کرتے ہیں
پسِ آتش بھی رہتی ہے انہی کی کارفرمائی
یہ دُنیا جس کو ہے احساں فراموشی کی بیماری
شفا پا کر جو کرتی ہے مسیحائی کی رُسوائی
یہ دُنیا ایسے مقتولوں کی وارث بھی تو بنتی ہے
کہ جن کے قتل کے منظر کی ہوتی ہے تماشائی
یہ دُنیا دوست بن جائے تو ساری خوبیاں دیدے
جو دشمن ہو تو پھر یہ چھین لے ہر ایک اچھائی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ دُنیا کب تھی اِس قابل مگر شانِ کرم کہیئے
مشیّت کو ہوئی منظور اس کی عزّت اَفزائی
یہی دُنیا نظر والوں کے حق میں رشکِ جنّت ہے
کہ اِس دُنیا نے نورِ پنجتنؑ سے آبرو پائی
جو یہ آئے تو اِن کے ساتھ حق کا علم بھی آیا
انہی کے علم سے اہلِ نظر نے روشنی پائی
مگر جب علم سے جاہل پہ حق واضح نہیں ہوتا
مجسّم ہو کے آجاتی ہے میدانوں میں سچّائی
کچھ ایسے ہی تقاضے تھے کہ حق نے سُوئے پیغمبرؐ
نصارٰی کو مقابل میں بُلانے وحی فرمائی
کہ ہم تم اپنے بیٹوں، عورتوں نفسوں کو لے آئیں
خدا کی لعن سے ہوجائے پھر جھوٹوں کی رُسوائی
نبیؐ اس شان سے تصدیق کے میدان میں آئے
کہ تھے ہمراہ بیٹی اور نواسے پُشت پر بھائی
اِنھیں دیکھا تو سردارِ نصارٰی نے کہا بھاگو
"سرِ میداں جلالِ پنجتنؑ نے لی ہے انگڑائی"
یہ مجمع اپنی نوعیت کا ایسا منفرد مجمع!
صداقت پنجتنؑ بن کر سرِ میداں چلی آئی

یہ مجمع مختصر اللہ کا اِک لشکرِ اکبر
وہ لشکر جس میں سب طاقت مشیّت کی سمٹ آئی
وہ لشکر جس میں خود سردار لشکر کا ہراول ہے
محافظ دستہ لشکر رسُول اللہؐ کا بھائی
بشکلِ میسرہ شبیرؑ آغوشِ پیمبرؐ میں
مجسّم میمنہ بن کر حسنؑ شبیرؑ کا بھائی
نہ پوچھو قلبِ لشکر کون ہے قلبِ مشیّت ہے
علیؑ کی کفو، شہزادوں کی ماں سرکار کی جائی
صداقت کی گواہی کا یہ میداں جیت کر پلٹے
اسی کا جشن کرتے ہیں جہاں میں سب تولّائی
گواہی کے لئے ہے شرط سب کا ہم زباں ہونا
ہے لازم ایک ہی معیار کے عقلوں کی یکجائی
مزاجِ عقلِ صالح حق پسندی سے عبارت ہے
مزاجِ عقل میں عادت کی کمزوری کہاں آئی
ہے فرقِ سال و سن لیکن کمالِ عقل یکساں ہے
کہ یُوں عقلِ محمدؐ پانچ شکلوں میں نظر آئی
گواہوں میں حسنؑ بھی ہے نبیؐ کی آنکھ کا تارا
علیؑ و فاطمہؑ کا لختِ دل شبیرؑ کا بھائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ ثابت ہو گیا عقلِ حسنؑ عقلِ محمدؐ ہے
حسنؑ کی زندگی عقلِ نبیؐ کی جلوہ فرمائی

حسنؑ کے فیصلہ میں عقلِ پیغمبرؐ بھی شامل ہے
حسنؑ نے صلح فرمائی نبیؐ نے صلح فرمائی

حسنؑ کی زندگی اتمامِ حجت کا تسلسل ہے
اسے وہ جانتے ہیں عقل ہے جن کی تولّائی

حسنؑ جس کی جبیں ہے مطلعِ انوارِ رحمانی
زباں پہ نام آیا اور دل میں روشنی آئی

خمِ ابرو، صراطِ مستقیم حق کی اِک منزل
وہ آنکھیں جن کی مدحت باعثِ معراجِ بینائی

ترے ہونٹوں کی جنبش وحیِ پیغمبرؐ سے کیا کم ہے
پیمبرؐ کی زباں تیرے دہن میں جب نظر آئی

ترا علمِ لدنّی اِک خزانہ ہے مشیّت کا
ترا صدقہ بِلا علمِ بشر نے آبرو پائی

ترے دستِ مبارک میں تھے جب گیسوئے پیغمبرؐ
ترے زیرِ اثر اس دم نبوّت بھی نظر آئی

زمانہ کیا جگہ دیتا، زمانہ کیا جگہ لیتا
کہ تُو نے بارہا دوشِ پیمبرؐ پہ جگہ پائی

یہ جشنِ فتحِ میدانِ صداقت ہے مرے مولا
تری سرکار میں حاضر ہیں سب زندانِ آبائی

تُو ابنِ ساقیِ کوثر سخی ابنِ سخی ٹھہرا
تُو مولا ابنِ مولا اور ہمارا ظرف مولائی

ترے گھر کی تو سقّائی بہت مشہور ہے مولا
نجف والے کی ہو یا کربلا والے کی سقّائی

ترے عباسؑ کا صدقہ ترے شبیرؑ کا صدقہ
عطا جامِ وِلا ہو منتظر ہیں تیرے شیدائی

وہ مَے جس کے لئے جبریلؑ دروازے پہ آتے تھے
وہ مَے جس کی طلب میں انبیاؑ کی صف نظر آئی

وہ مَے جو میثمِ تمّارؑ کر دیتی ہے انساں کو!
وہ مَے جو بوذرؑ و سلمانؑ کی تقدیر میں آئی

وہ مَے جس کا اثر ایمان کا معیار ہے مولا
وہ مَے جس کے لئے درکار ہے ظرفِ تولّائی

بہ فتوائے لسانِ حق یہ مَے ہے صعبِ مستصعب
زبانِ تیغ سے پیتے ہیں جن کو تیرے شیدائی

یہ محفل خاص تیرے گھر کے دیوانوں کی محفل ہے
بڑے ہی سرپھرے ہیں میرے مولا یہ تولّائی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر یہ بھی تو سن لے اس قدر ہم سر پھرے کیوں ہیں
یہ آخر اس قدر مغرور کیوں ہیں تیرے شیدائی

یہ تیرے نقشِ پا پر سر جھکانے کا نتیجہ ہے
نہیں لاتے ہیں خاطر میں کسی کو تیرے سودائی

دُعا اختر کی یہ ہے بس یہی انداز ہو مولا
ہو چوکھٹ تیرے دَر کی اور جبیں کی عزّت افزائی

تطہیرِ ذکر و فکر

قصیدہ در مدح امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام

مِرے نزدیک یہ لمحہ ہے اظہارِ حقیقت کا
کہ اپنا جائزہ مسلک رہا اہلِ مودت کا

اجازت چاہتا ہوں آپ سے مَیں تلخ گوئی کی!
کسی بھی رُخ سے حق مجھ کو نہیں پندِ نصیحت کا

مَیں اپنے نفس کا خود جائزہ لوں گا سرِ محفل
کبھی تو حق ادا ہو جائے منبر کی صداقت کا

مجھے اعزازِ ذکرِ آلِ پیغمبر تو حاصل تھا
مگر فکرِ سخن بھی تو تقاضا ہے طبیعت کا

کہاں مَیں اور کہاں شعر و سخن کے معرکے اختر
مگر یہ بھی تو ہے اِک سلسلہ اجرِ رسالت کا

علیؑ کے ذکر کی لذّت مجھے محفل میں لے آئی
تو میری شاعری میں ڈھل گیا جذبہ محبت کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مگر کیا عرض کر سکتا ہوں جو کچھ دِل پہ گزری ہے
سبھی اپنے ہیں بس اِس واسطے حق ہے شکایت کا

مَیں فنّی لغزشوں کا دوستو رونا نہیں رَوتا
کہ ہُوں اِس باب میں خود معترف اپنی جہالت کا

مجھے معلوم ہے فکرِ سُخن حُسنِ عقیدت ہے
مگر شاعر پہ لازم ہے اثر مدّاح د مدحت کا

رقابت، نارَوا تنقید، غیبت، طنز کے نشتر
یہ ہے کردار میرا اور مجھے دعوٰی مودّت کا

مجھے حیرت ہے اپنے ادعائے مدح گوئی پر
نجاست ذہن میں ایسی بیاں اہلِ طہارت کا

ہے جن کا ذکر وہ تطہیر کے مرکز ہیں عالَم میں
تو اُن کے ذکر سے کیا رَبط ہے ذہنی نجاست کا

نمازوں کے لئے لازم ہے جیسے با وضو ہونا
طہارت ذہن کی واجب ہے وقت آئے جو مدحت کا

شریکِ بزم ہو کر دوستوں کے عیب گِنتا ہُوں
یہی مفہوم ہے محفل میں اب حُسنِ سماعت کا

سرِ محفل جزاک اللہ مَیں بڑھ چڑھ کے کہتا ہوں
پسِ دیوار مجھ کو شوق ہے شاعر کی غیبت کا

مسائل میں جو شکّیات کا عالَم ہے کیا جانے
کتابِ عشق میں ہے بابِ شکّیاتِ اُلفت کا

تجھے معلوم کیا ہے مبطلاتِ صَوم کے حافظ
بڑا اِک سِلسلہ ہے مبطلاتِ ذوقِ مدحت کا

علیؑ کا عشق وَصفِ مشترک ہے اہلِ ایماں میں
تو پھر اس میں کہاں پہلو نِکلتا ہے رقابت کا

مَیں اِتنا بوجھ لیکر بزمِ مدحت میں کہاں جاتا
خیال آیا حَسَنؑ کا دِل میں رُخ بدلا طبیعت کا

حَسَنؑ کا نام لیتا ہوں سنبھل جاتا ہے دِل میرا
حسنؑ کے سامنے تھا مرحلہ صبر و شجاعت کا

بہ منشائے مشیت صُلح کی تلوار کھینچی تھی!
حسنؑ کو سامنا کرنا پڑا جھوٹی سیاست کا

سیاست سے امامت نے کچھ ایسی صُلح فرمائی
مخالف کے لئے ہے سِلسلہ قائم ندامت کا

شرائط کو بنایا نامۂ اعمال ظالم کا
یہی انداز ہے دُنیا میں رحمانی سیاست کا

علیؑ کو ناسزا کہنا شعارِ کُفرِ اسلامی
اسے محفوظ کر دینا سلیقہ تھا امامت کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسنؑ ہے آفتابِ آسمانِ صبرِ پیغمبرؐ
حسنؑ کا دل ہے پیمانہ علیؑ کے دل کی قوت کا

نکھارِ باغِ زہراؑ، مظہرِ صبرِ نبیؐ آیا
مفسّر یہ بنے گا صلحِ پیغمبرؐ کی حکمت کا

اسی کا بھائی ہے شبیرؑ بھی، عباسؑ غازی بھی
اسی کا لختِ دل قاسمؑ بنا وارث شہادت کا

علیؑ والو! چلو ساقی کے در پر جا کے ڈٹ جائیں
خوشی کی رات ہے سجدہ کریں پہلے عقیدت کا

پھر اس کے بعد اِک نعرہ "تری اولاد کا صدقہ"
فقیر آئے ہیں کچھ انعام اِس تازہ مسرت کا

اِسی کی آمدِ مسعود کا جشنِ مسرت ہے
کہ جس کے پاؤں نے لُوٹا مزہ دوشِ رسالت کا

شعورِ آگہی

قصیدہ در مدحِ امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرافت پر عجب دورِ گراں ہے — نشانِ ظلم قلبِ دوستاں ہے
یہی اب منطقِ اہلِ جہاں ہے — زمیں اُوپر ہے نیچے آسماں ہے
مصیبت کارواں در کارواں ہے — محبت اِمتحاں در امتحاں ہے
ہے جس کو ادعائے قربِ موسیٰؑ — وہی فرعون کا بھی رازداں ہے
مسیحا اِن کے نسخہ کا ہے محتاج — حکیمِ بے خرد کو یہ گماں ہے
سُنے گا لحنِ داؤدی بھلا کون — سماعت غرقِ شورِ بیکراں ہے
جسے ہے ذوقِ مدحِ باغِ خُلّتؑ — وہی نمرود کا بھی مدح خواں ہے
ہے ہُدہُد دعویٰ دارِ سیرِ افلاک — سلیماںؑ ہے نہ اب تختِ رواں ہے
گریبانِ جنوں کا ذکر ہی کیا — یہاں دامنِ خرد کا دھجّیاں ہے
لگائے کون اب یوسفؑ کی قیمت — عزیزِ مصر خود بے کارواں ہے
غرورِ آگہی کی نذر ہو کر — شعورِ آگہی اب نیم جاں ہے
حسابِ دوستاں ہے برسرِ راہ — کہ اب دِل میں حسابِ دشمناں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے بیڑا غرق عقل و آگہی کا
عجب الفاظ کا سیلِ رواں ہے

عبادت کم مگر چرچے زیادہ
خلوصِ بندگی باقی کہاں ہے

عدالت کیا رہے جب قاضیِ شہر
اسیرِ پنجۂ سود و زیاں ہے

کسے اب مدح کی فرصت ہے حاصل
یہاں ہر نفس خود کا مدح خواں ہے

نہیں ہے اب کوئی محتاجِ اصلاح
کہ ہر فنکار اب اہلِ زباں ہے

عقیدے اور عمل کے درمیاں اب
وجود اپنا ہی اک سنگِ گراں ہے

عقائد کے گلے پر تیز خنجر
بنامِ منقبت کوئی رواں ہے

شکایت کیا کریں کس سے کریں ہم
کہ اپنے دانت ہیں اپنی زباں ہے

مگر مجھ کو جو کہنا ہے کہوں گا
یہ باطل کا نہیں حق کا بیاں ہے

ہے لازم مجھ پہ اظہارِ حقیقت
مَیں واقف ہوں یہ میرا امتحاں ہے

مَیں قیمت بھی ادا کرتا رہا ہوں
کہ حق گوئی بھی اک جنسِ گراں ہے

مگر اس کے لئے ہے حلم درکار
اسی میں اب نجاتِ دو جہاں ہے

بہت تلخیِ دوراں سہہ چکا ہوں
مگر میری زباں شیریں بیاں ہے

سبب اس کا یہ ہے اہلِ تولّا
حسنؑ کا نام بس وردِ زباں ہے

ہے میری سربلندی کا یہی راز
جبیں میری حسنؑ کا آستاں ہے

حسنؑ ہے وارثِ صلحِ نبوّت
قلم ہی جس کا تیغِ بے اماں ہے

تو سوچو تیغ کیا ہو گی حسنؑ کی
وہ چل جائے تو پھر رکتی کہاں ہے

حسنؑ کی تیغ کا ہے نام قاسمؑ
عمل تقسیمِ جسمِ دشمناں ہے

وہ جس کے بھائی شبّیرؑ و عباسؑ
پسر قاسمؑ سا طفلِ نوجواں ہے

بیاں کیا کیجئے حسنِ حسنؑ کا
حسنؑ کہیئے تو خود حسنِ بیاں ہے

حسنؑ ہے مظہرِ حسنِ مشیّت
جمالِ حق سراپا سے عیاں ہے

ہیں ابرو جیسے توسینِ امامت
نظر جو شاہدِ کون و مکاں ہے

سماعت منزلِ فریادِ کونین
زباں اس کی مشیّت کی زباں ہے

وہ لب جن کی صفت شیریں کلامی
دہن جو مصدرِ سرِّ نہاں ہے

ہے چہرہ جس کا نورانی صحیفہ
تلاوت جس کی شغلِ عارفاں ہے

امامت جس کا وصفِ خاندانی
کلامِ حق گھرانے کی زباں ہے

محبت جس کی ہے ایماں کی پہچان
ولایت جس کی جانِ دوستاں ہے

مبارک ہے تر ہوا ماہِ مبارک
حسنؑ کے نور سے روشن جہاں ہے

سحر ان کی محبت میں یہی ہے
کہ لازم جس میں ترکِ دشمناں ہے

ہے اعلانِ محبت باجماعت
حسنؑ کا نام بھی اپنی اذاں ہے

بہارِ اوّلیں ساقی مبارک
پلا دے مدح کا موسم جواں ہے

خدا تیرا خدائی بھی ہے تیری
کہ تو نفسِ خدائے لامکاں ہے

تو مظہر بھی ہے ربِّ لامکاں کا
تو قیدِ میکدہ تجھ کو کہاں ہے

ترے بیٹے کا ہے جشنِ ولادت
یہاں بھی اک ہجومِ میکشاں ہے

یہ سب ہیں خاندانی پینے والے
خمارِ عشق چہروں سے عیاں ہے

ہے جنت بزم اور ممدوح ہے وہ
جو سردارِ جوانانِ جناں ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو جنت میں ضعیفی کا گزر کیا
شریکِ بزم جو بھی ہے جواں ہے

پلا ایسی کہ ہم کو صبر آئے
مصائب ساز دورِ آسماں ہے

مگر اختر ترا ہے مست و بے خود
کہ اِس کے حال پر تُو مہرباں ہے

کرب و بلائے صلح

قصیدہ در مدح امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

حق نُما حق ادا ہے حسنؑ
مملکت حق، خدا ہے حسنؑ

نُور اُس کا ہے نُورِ خدا
ابتدا، انتہا ہے حسنؑ

بند ہوتا نہیں اس کا در
ابنِ خیبر کُشا ہے حسنؑ

ہے جو اسلام میں زندگی
یہ بھی تیری عطا ہے حسنؑ

ابنِ حیدرؑ شبیہہِ نبیؐ
مرتضٰےؑ مصطفٰےؐ ہے حسنؑ

گر غلط ہے تو رَد کیجئے
نُورِ عینِ خُدا ہے حسنؑ

تُو نے جو بھی کیا فیصلہ
حق کا وہ فیصلہ ہے حسنؑ

صُلح سے کتنے پردے ہٹے
کاشفِ ہر عطا ہے حسنؑ

ابنِ مشکل کُشا ہی نہیں
خود بھی مشکل کُشا ہے حسنؑ

تھا نگاہوں میں انجامِ صُلح
حُجّتِ کبریا ہے حسنؑ

صُلح اس کی طبیعت نہ تھی
تم نہ سمجھے کہ کیا ہے حسنؑ

کون سمجھے گا اس کا مزاج
ہم مزاجِ خدا ہے حسنؑ

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

○ جشنِ شاہِ شہیداںؑ ۱۵۲
○ جانِ شبیرؑ ۱۵۸
○ جہادِ زینبؑ ذی شاں ۱۶۲
○ تبسّمِ علیؑ اصغرؑ بہار کی تکمیل ۱۶۷
○ جانِ انتظار ۱۷۳
○ سفرِ مودّت ۱۷۹

مظہرِ معبود 151
○ حلوہ حیدر 156
○ مرکزِ تعمیر 111
○ وارثِ جلالت کربلا
امام حسنؑ ○ رنگِ تسلیم و رضا 121
" ○ حسنِ امامت 132
" ○ بہارِ صلح و مودت 140
" ○ امامِ اوّل محبت 146
امام حسنؑ

مظہرِ معبود

مسدس، حضرت علی ابن ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

فاطمہؑ بنتِ اسد آئی ہیں منزل کے قریب
ہے یقیں آج بدل جائے گا کعبے کا نصیب
لب پہ ہے ان کے دعا قلب سُوئے ربِّ مجیب
آمدِ مظہرِ معبود کا عُنواں ہے عجیب
ہے اشارہ کہ کہاں امرِ خدا رُکتا ہے
ہم جو آجائیں تو دیوار میں در بنتا ہے

وہ جبیں ہے کہ جسے لوحِ مشیّت کہیئے
ایسے ابرو ہیں کہ توسینِ ولایت کہیئے
خطِّ بینی کو خطِ قامتِ قدرت کہیئے
ایسا چہرہ ہے کہ اللہ کی صُورت کہیئے
وہ جو چُپ رہتا تو کیا جانیئے کیا ہوجاتا
اک نصیری کا نہیں سب کا خدا ہوجاتا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ نظر ہے جو زمانے کو بصیرت دیدے
خلقتِ آدم و عالم کی شہادت دیدے
عرصۂ جنگ میں پیغامِ مسرّت دیدے
نسل کو دیکھ کے ایماں کی بشارت دیدے

جس کا اندازِ مشیّت کی ادا ہے وہ علیؑ
جس کی آنکھوں سے خدا دیکھ رہا ہے وہ علیؑ

ایسی تنویر کہ جبریلؑ ہدایت مانگے
ایسی تفسیر کہ قرآن وضاحت مانگے
ایسی توقیر کہ اسلام بھی عزّت مانگے
ایسی تطہیر کہ کوثر بھی طہارت مانگے

تا بہ معبود جو بندے کو رسائی دیدے
ایسا فیاض کہ سلماں کو خدائی دیدے

جس کی تقریر پہ قرباں ہو بلاغت وہ علیؑ
جس کے الفاظ لغت کے لئے عزت وہ علیؑ
جس کے لہجے کی خدا کو ہے ضرورت وہ علیؑ
جس کی آواز ہے آوازِ مشیّت وہ علیؑ

شبِ معراج ہے شاہد کہ بجا کہتا ہوں
میں اس آواز کو آوازِ خُدا کہتا ہوں

علم ایسا ہے کہ قرآن معانی مانگے
ایسا دریا کہ سمندر بھی روانی مانگے
ایسی ٹھوکر کہ مسیحائی بھی پانی مانگے
جس کے بچپن سے نبوّت بھی جوانی مانگے

جس کو سب اہلِ غرض عقدہ کُشا کہتے ہیں
حوصلے جن کے بڑے ہیں وہ خُدا کہتے ہیں

بزمِ اخلاق تھا جس کے لئے میدانِ جہاد
قوتِ نفس تھی جس کے لئے سامانِ جہاد
جس نے خوں ریزی کو روکا ہے بعنوانِ جہاد
جس کی پیکار کا اِک نام ہے فیضانِ جہاد

جو کسی کو نہ ملی ایسی فضیلت لی ہے
جس نے مقتول سے بھی دادِ شجاعت لی ہے

وہ جو پتھر کو بھی انسان بنا دیتا ہے
ہو جو انساں تو مسلمان بنا دیتا ہے
پھر وہ اسلام کو ایمان بنا دیتا ہے
ظرف قابل ہو تو سلمانؑ بنا دیتا ہے

کس سے ممکن ہے جوابِ شہِ مرداں ہونا
انبیاء کا بھی مقدر نہیں سلماںؑ ہونا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درِ حیدرؑ سے شریعت کا پتہ ملتا ہے
مانگنے والوں کو پیغامِ بقا ملتا ہے
اس کے دربار سے مت پوچھئے کیا ملتا ہے
جس کو مل جائے علیؑ اس کو خدا ملتا ہے

ایسا بندہ ہے جسے لم یزلی کہتے ھیں
عبد و معبود کے رشتے کو علیؑ کہتے ھیں

ہم زمیں پر ہیں، زمیں جزوِ نظامِ شمسی
شمس مرکز ہے زمیں کے لئے ثابت ہے یہی
اسی گردش سے مہ و سال کی تقسیم ہوئی
ان ہی اوقات کے تابع ہوئے اعمال سبھی

مختصر یہ کہ شریعت سحر و شام سے ہے
اپنی دنیائے عمل گردشِ ایام سے ہے

اب جو گردش کو بدل دے اُسے کیا کہتے ہیں
کیا تعجب ہے اگر لوگ خدا کہتے ھیں
فکر کیوں کیجئے بے جا کہ بجا کہتے ھیں
ہم تو بدنام ہیں ہم حد سے سوا کہتے ھیں

تابعِ وقت جو کہدوں تو غلط بات کہوں
ایسے بندہ کو نہ کیوں خالقِ اوقات کہوں

وہ علیؑ خالقِ اوقات بہ حکمِ داور
جس کے چہرے پہ ٹھہرتی نہیں سورج کی نظر
جس کی تصدیق ہے ایماں کے مقدر کی سحر
جس کے جلووں سے نمایاں ہیں خدائی تیور
جس کی خاطر سے سجایا گیا میدانِ غدیر
جس کی خوشبوئے ولا جانِ گلستانِ غدیر

ہاں وہ میدان وہ سلماں کی ندا باقی ھے
دعوتِ خیرِ عمل کی وہ صدا باقی ھے
حکمِ بلّغ میں مشیّت کی ادا باقی ھے
جس کی تعمیل سے پیغامِ خدا باقی ھے
حکمِ خالق جو ہوا شاہِ مدینہ ٹھہرا
آج میدان میں رحمت کا سفینہ ٹھہرا

مل کے اصحاب نے تیار جو میدان کیا
رب نے اسلام پہ اک آخری احسان کیا
حق کا اظہار پیمبرؐ نے بصد شان کیا
لے کے اقرار بھری بزم میں اعلان کیا
تم نے تسلیم کیا نفس مرا اولیٰ ہے
جس کا مولا ہوں میں اس کا یہ علیؑ مولا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کی ہر بات ہے احکامِ خدا کی تعبیر
جس کے ابرو کی شکن لوح و قلم کی تحریر
جس کے کردار سے ہوتی رہی حق کی تمیز
فَسئَلوُ آیتِ قرآن ہے سلونی تفسیر

علم کا اپنے یہ معیار بتایا جس نے
بھائی کی گود میں قرآں سنایا جس نے

روحِ توحید علیؑ شانِ عبادت کی قسم
جانِ ایمان علیؑ امرِ ولایت کی قسم
جوہرِ صبر علیؑ جوشِ شجاعت کی قسم
خالقِ لفظ علیؑ نہجِ بلاغت کی قسم

بحرِ ذخّار سے یوں گوہرِ یکتا نکلے
جب زباں اس کی کھلی علم کے دریا نکلے

پسِ پردہ ہو تو اللہ کا لہجہ ہے علیؑ
سامنے آئے تو معبود کا چہرہ ہے علیؑ
ذکرِ خالق ہو تو چڑھتا ہوا دریا ہے علیؑ
مدّعی جس کی نبوّت ہے وہ دعویٰ ہے علیؑ

حق پہ رہنا ہے تو اقرارِ علیؑ کرنا ہے
پھر خوشی آپ کی ہے موت اگر مرنا ہے

خود ہی گم ہو گئے اِک ایسا نظارہ دیکھا
طور پر آپ نے کس نور کا جلوہ دیکھا
کچھ جو دیکھا بھی تو پھر کہہ نہ سکے کیا دیکھا
اے کلیمؑ آپ نے انجامِ تمنا دیکھا
شوقِ دیدار کی تفصیل سناؤ موسیٰؑ
لے کے اب نامِ علیؑ ہوش میں آؤ موسیٰؑ

راہِ تبلیغ میں ہر گام مصیبت ہوتی
حق کے پیغام کی کس طرح اشاعت ہوتی
تو سہارا جو نہ دیتا تو قیامت ہوتی
کتنی بدلی ہوئی تاریخِ نبوّت ہوتی
آج تک غش میں پڑے موسیٰؑ عمراں ہوتے
یوسفِؑ مصر فقط یوسفِؑ زنداں ہوتے

کلِ ایمان ہے توحید کا جوہر ہے علیؑ
جس کا ساحل ہی نہیں ایسا سمندر ہے علیؑ
جس کی تشبیہ بھی مشکل ہے وہ پیکر ہے علیؑ
اے خوشا بخت کہ مومن کا مقدر ہے علیؑ
گردشِ وقت میں رہتے ہیں زمانے والے
ساتھ مومن کے ہیں تقدیر بنانے والے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان کو خبر نہیں ہے کہ کیا چیز ہے کلام
ہوتا رہا ہے یوں بھی ھدایت کا اہتمام
مُصحف میں خود خدا نے لیا ہے نبیؐ کا نام
قرآں کا ہم مزاج رہا لہجۂ امام

بے مغز ہو کے اپنا ہی سر پھوڑتے ہیں لوگ
ہر مسئلہ پہ اب تو قلم توڑتے ہیں لوگ

کیا آدمی کی فطرت بیمار علم ہے
بتلائیے کہ تیزیٔ گفتار علم ہے
کیا تخت و تاج و مسند و دربار علم ہے
کیا صرف حرف و لفظ کی تکرار علم ہے

ہر آدمی کے بس کا یہ سودا نہیں حضور
بچے خرید لیں یہ کھلونا نہیں حضور

پھر علم ہو تو دولتِ ایماں بھی ملے
راہِ طلب پہ منزلِ عرفاں بھی ملے
قرآں کے ساتھ معنیٔ قرآن بھی ملے
دل صاف ہو تو نور کی پہچان بھی ملے

ہو سامنے جو علم تو گردن جھکائیے
حق جب سمجھ میں آئے تو حق مان جائیے

اور علم ہو جو شانِ نبوت لیئے ہوئے
ہر گام پر پناہِ ولایت لیئے ہوئے
نفسِ رسولؐ شانِ بلاغت لیئے ہوئے
ہر بات پر دلیل میں آیت لیئے ہوئے

پھر اس کے بعد بھی جو نصاریٰ اَڑے رہے
اپنی اَنا کے قعر میں خود ہی پڑے رہے

تب آگیا یہ حکم کہ میداں سجائیے
بیٹوں کے ساتھ عورتوں نفسوں کو لائیے
جھوٹوں پہ ربِ پاک کی لعنت کرائیے
سچوں کی شان سارے جہاں کو دکھائیے

تفسیر کا حصار تھا آیت تھی درمیاں
میداں میں پنجتنؑ کی صداقت ہوئی عیاں

جن کا کلام جانِ بلاغت وہ فاطمہؑ
جو صاحبِ مزاجِ رسالت وہ فاطمہؑ
ہیں جن کے کفو شاہِ ولایت وہ فاطمہؑ
جن کا عمل ہے عینِ مشیّت وہ فاطمہؑ

ان میں بھی ہے وہ نور جو ہے بوترابؑ میں
یہ بھی ہیں ایک مظہرِ قدرت حجاب میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خوش فاطمہؑ ہوں جس سے وہ مدح و ثنا کرو
عباسؑ یاد آ گئے شکرِ خدا کرو
دعویٰ جو ہے تو حقِ غلامی ادا کرو
دِل کہہ رہا ہے ذکرِ خدائے وفا کرو

رُکنے کا میرے واسطے اب کیا سوال ہے
جب فاطمہؑ بھی کہتی ہیں یہ میرا لال ہے

ساقی پلا کہ آج ہے عیدِ مباہلہ
مومن ہیں جمع آج خوشی کا ہے مرحلہ
اِتنی پلا کہ آج نہ باقی رہے گلہ!
یہ بھی ہے سچ کہ دل ہے بہر حال کربلا
کِس طرح ان کے غم سے مسرت جُدا رہے
ہاتھوں پہ جام آنکھ میں اشکِ عزا رہے

وارثِ جلالت مولائے کائنات

(مدح حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہے آج جس کے جشنِ ولادت کا اہتمام
حُکمِ خدا سے اُس کا حسنؑ ہے حسین نام
ہے سبز رنگ رنگِ قبائے شہِ انام
تھا یہ پسندِ خاطرِ سلطان خاص و عام
آئینہ دارِ رنگِ امامت بنا ہُوا
ہے سبز رنگ، رنگِ مسرت بنا ہُوا

ان کی قبا ہے سبز، حُسینی قبا ہے سُرخ
اِک گُل نبیؐ کا سبز ہے اور دوسرا ہے سُرخ
ہے رنگِ صلح سبز تو رنگِ وغا ہے سُرخ
یعنی مدینہ سبز ہے اور کربلا ہے سُرخ
تحفے ہیں یہ خدا کی طرف سے دیئے ہوئے
یہ رنگ ہیں مزاجِ مشیت لیئے ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شاہد ہیں ان کے دورِ خلافت کے واقعات
ظلمت میں کھو گئی تھی شریعت کی کائنات
اُلجھے ہوئے تھے دینِ خدا کے معاملات
اِس دور کو تھی حاجتِ حلّالِ مشکلات

بروقت دینِ حق کی حفاظت جو کر سکے
ایسا امام کارِ رسالت جو کر سکے

اُٹھے حسنؑ مزاجِ نبوت لیئے ہوئے
مولا کی طرح شانِ ولایت لیئے ہوئے
صد جلوۂ کمالِ امامت لیئے ہوئے
مٹھی میں اعتبارِ مشیت لیئے ہوئے

یوں صلح کی مزاجِ مشیت سنبھل گیا
دشمن کی سازشوں کا جنازہ نکل گیا

صلحِ حسنؑ، عدالتِ قرآں کا فیصلہ
صلحِ حسنؑ، سیاستِ یزداں کا سلسلہ
صلحِ حسنؑ، حفاظتِ ایماں کا مرحلہ
صلحِ حسنؑ، شعورِ مسلماں کا مسئلہ

پیماں شکن تو آج بھی رسوا ہے اے حسنؑ
اِسلام تیرے صبر کا صدقہ ہے اے حسنؑ

کہتے ہیں لوگ صلح طبیعت کی بات ہے
یہ آلِ مصطفیٰ سے بغاوت کی بات ہے
یہ بات صرف بغض و عداوت کی بات ہے
صلحِ حسنؑ مزاجِ مشیّت کی بات ہے

دشمن کو بے نقاب کیا حق بچا لیا
ظالم سے اعترافِ مظالم کرا لیا

طوفاں اُٹھے تو کب کوئی ساحل ہے ذمہ دار
کب کج روی کے واسطے منزل ہے ذمہ دار
ٹوٹے جو بات عہد شکن دل ہے ذمہ دار
اب جنگ ہو تو حق نہیں، باطل ہے ذمہ دار

اب گفتگو نہ ہو گی کسی بد چلن کے ساتھ
حجت تمام ہو چکی صلحِ حسنؑ کے ساتھ

جو میر کاروانِ ہدایت ہے وہ حسنؑ
جس کا کمال ضبطِ شجاعت ہے وہ حسنؑ
عباسؑ جس کے قلب کی قوت ہے وہ حسنؑ
لشکر میں جس کے نورِ امامت ہے وہ حسنؑ

طاعت کے دائرہ میں شہ مشرقین ہے
فوجِ حسنؑ کا ایک سپاہی حسینؑ ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دینِ خدا تو وقت پہ امداد پا گیا
صُلحِ حسنؑ کا دُور تلک سلسلہ گیا
اِس راہ میں جہاد کا میداں بھی آ گیا
جذبہ حسنؑ کا تا بہ حدِ کربلا گیا

رُوداد کربلا میں نمایاں مقام ہے
قاسمؑ حسنؑ کے حُسنِ شہادت کا نام ہے

قاسمؑ ترے جلال کی تصویر بن گیا
قاسمؑ ترے حُسینؑ کی شمشیر بن گیا
جس کا جہاد صُلح کی تعبیر بن گیا
آیت ترا وجود وہ تفسیر بن گیا

یُوں کربلا میں صُلح کی تاویل ہو گئی
قاسمؑ سے تیری ذات کی تکمیل ہو گئی

پیشِ نظر ہے تیری شہادت کا واقعہ
تھا آلِ پاک کے لئے محشر کا معرکہ
وہ زہر تیرے واسطے خنجر کی دھار تھا
ایسا سِتم ہوا کہ کلیجہ اُلٹ پڑا

ایسا شدید زہر کا دِل پر اثر ہُوا
بس دیکھتے ہی دیکھتے ٹکڑے جگر ہُوا

بیٹے نے یُوں کمالِ تعلق بتا دیا
تھا وقت کا جو فصل اُسے بھی مِٹا دیا
لختِ جگر نے باپ کا عالَم دکھا دیا
قاسمؑ نے کربلا کو مدینہ بنا دیا

یہ کس کے دل کے ٹکڑے ہیں، یہ کس کی لاش ہے
قاسمؑ ہے یا حسنؑ کا جگر پاش پاش ہے

یہ محفلِ مسرّتِ دینِ بتولؑ ہے
غم کا بیاں نہ ہو یہ خوشی کا اُصول ہے
رونا نہیں دلیلِ مسرّت قبول ہے
رونا مگر تاسّیِ آلِ رسولؐ ہے

پیدا ہوئے حسنؑ تو شہادت بیاں ہوئی
بے اختیار بنتِ نبیؐ نوحہ خواں ہوئی

رونے کا اس سبب سے ہمیں بھی جواز ہے
رونے سے اپنا ذوقِ وِلا سرفراز ہے
رونا شعورِ ناز، دلیلِ نیاز ہے
رونا ہمارا حج ہے، ہماری نماز ہے

جینا بھی غم کے ساتھ ہے مرنا بھی غم کے ساتھ
ہے آبروئے دینِ خدا چشمِ نم کے ساتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ چشمِ نم پناہِ ھزار آفتاب ہے
اس چشمِ نم پہ لطفِ خدا بے حساب ہے
یہ چشمِ نم تو جلوہ گہِ بوترابؑ ہے
اس چشمِ نم کے ساتھ دعا مستجاب ہے
نامِ حسینؑ لے کے حسنؑ کی ثنا کریں
وقتِ قبولیت ہے چلو اب دعا کریں

تو وارثِ جلالتِ مولائے کائنات
محکوم تیرے سامنے دنیائے ممکنات
حاضر ہیں تیرے سامنے سارے معاملات
تو جانتا ہے ہر دلِ مومن کی واردات
مداح کا سلام عقیدت قبول ہو
صدقہ ترا ہماری عبادت قبول ہو

رنگِ تسلیم و رضا

مسدس، حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں جدا اپنی روش اہلِ چمن رکھتا ہوں
کب میں اظہار میں اندازِ کہن رکھتا ہوں
میں کہاں سب کی طرف روئے سخن رکھتا ہوں
اپنے کردار پہ تنقید کا فن رکھتا ہوں
یہ الگ بات کہ اس بات میں اک بات بھی ہے
جو مرا حال ہے آئینۂ حالات بھی ہے

علم و عرفان پہ یہ عہدِ خرد بھاری ہے
عدل کے نام سے آئینِ ستم جاری ہے
اب تو منطق بھی فقط ذہن کی عیاری ہے
عقل کا مصرفِ اول ہی ریاکاری ہے
علم اک لفظ ہے جس کا کوئی مفہوم نہیں
میں وہ عالم ہوں کہ کچھ بھی مجھے معلوم نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مردِ سفّاک سے آئینِ وفا پوچھتے ہیں
نفسِ گمراہ سے منزل کا پتہ پوچھتے ہیں
قلبِ بے کیف سے اسرارِ دعا پوچھتے ہیں
لوگ بیمار سے ترکیبِ شفا پوچھتے ہیں

جہل نے علم کے میداں میں زباں کھولی ہے
کتنے گونگوں نے خطابت کی دکاں کھولی ہے

ہوسِ زر کو تمنّائے بقا سمجھے ہیں
اپنے الفاظ کو فرمانِ خدا سمجھے ہیں
عدل کو اہلِ شرافت کی خطا سمجھے ہیں
علم کو ماننے والوں کی عطا سمجھے ہیں

جھوٹ کہتا ہوں تو سب لوگ دعا دیتے ہیں
بے وفائی پہ مجھے دادِ وفا دیتے ہیں

لوگ ظاہر میں جدا طرزِ بیاں رکھتے ہیں
کینہ و بغض و حسد دل میں نہاں رکھتے ہیں
جھوٹ چل جائے گی کاذب یہ گماں رکھتے ہیں
اور بھی لوگ مگر منہ میں زباں رکھتے ہیں

اب جو خاموش ہیں عزت کے لئے ڈرتے ہیں
کتنے نادان ہیں جینے کے لئے مرتے ہیں

روح کے نور کو ظلماتِ نفس کیا جانیں
سیرِ افلاک، گرفتارِ قفس کیا جانیں
سوزِ باطن کو غلامانِ ہوس کیا جانیں
وسعتِ فکر و نظر، مور و مگس کیا جانیں

حیف ہے ذوقِ نظر عیشِ نظارا بن جائے
دینِ حق طالبِ دنیا کا سہارا بن جائے

آج کے دور میں دولت ہے شرافت کی دلیل
مال و اسباب کی کثرت ہے نجابت کی دلیل
ہے غلط گوئی پہ اصرار صداقت کی دلیل
سخت حیرت ہے کہ شہرت ہے لیاقت کی دلیل

لوگ کہتے ہیں بہت کچھ انھیں کہنے دیجئے
علم بنیادِ فضیلت ہے تو رہنے دیجئے

کس کو ہے دینِ محمدؐ کے شرف کا احساس
کیا سے کیا ہوگئی آئینِ الٰہی کی اساس
نصِّ معصوم کی پروا ہے نہ قرآن کا پاس
عقلِ اوّل کی ہدایت بھی ہے ممنونِ قیاس

کیا عجب حکمِ خدا، منزلِ عبرت بن جائے
خواہشِ نفس اگر حکمِ شریعت بن جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نفسِ گمراہ کو عزّت کا چلن کیا معلوم
خوئے بدکار کو خوشبوئے ختن کیا معلوم
دستِ گلچیں کو تمنّائے چمن کیا معلوم
فکرِ آوارہ کو تہذیبِ سخن کیا معلوم

صورتِ جہل سے جب علم کا غازہ نکلا
لفظ کے کاندھے پہ معنیٰ کا جنازہ نکلا

یوں مفادات کا جادو بھی چل جاتا ہے
بھائی آگے جو بڑھے بھائی کو کھل جاتا ہے
ایسا انساں صفِ انساں سے نکل جاتا ہے
ایک ہی خون سہی رنگ بدل جاتا ہے

روح کو قالبِ حیواں میں ڈھلتے دیکھا
ہم نے کتنوں کو یہاں رنگ بدلتے دیکھا

لوگ کہتے ہیں کسی رنگ سے کیا ہوتا ہے
رنگ آئینۂ اوصاف نما ہوتا ہے
کچھ نہ کہیئے بھی تو مفہوم ادا ہوتا ہے
رنگ ہنگامۂ بے صوت و صدا ہوتا ہے

رنگ تکمیلِ تمنا کا اک انداز بھی ہے
رنگ اظہار پہ آجائے تو آواز بھی ہے

رنگ کے ساتھ ہر اک وقت اضافت ہے الگ
علم کا رنگ جدا، رنگِ جہالت ہے الگ
رنگِ ذلّت ہے الگ، رنگِ شرافت ہے الگ
رنگِ الفت ہے جدا، رنگِ عداوت ہے الگ

ذہن کے ساتھ ہی تعبیر بدل جاتی ہے
وقت پر رنگ کی تاثیر بدل جاتی ہے

ہو سفیدی جو سحر کی تو سبھی کو بھائے
آنکھ میں ہو جو سفیدی تو نظر کیا آئے
اس کا دھبّہ جو بدن پر ہو بشر شرمائے
خون میں ہو جو سفیدی تو دغا کہلائے

نظمِ اخلاق میں اک صورتِ مکاری ہے
جسم کے واسطے اک قسم کی بیماری ہے

رنگ کالا بھی بہت خوب ہے لیکن یارو
میں جو اک بات بتاتا ہوں اسے یاد رکھو
اپنے ہاتھوں کو کسی کام میں کالا نہ کرو
جو سیہ قلب ہو تم اس سے بہت دور رہو

روسیاہی کے لئے دہر میں قیمت کیا ہے
ایسے انسان کی ماحول میں عزّت کیا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاں مگر جونؑ سے اِس رنگ کو عزت بھی ملی
خانۂ حق کے وسیلے سے شرافت بھی ملی
یہی تاریخ میں ماتم کی علامت بھی ملی
اِسی عنوان سے زینبؑ کی وصیّت بھی ملی
غم کے ایّام میں اس کی ہی عملداری ہے
اہلِ ایماں کا یہی رنگ عزاداری ہے

سُرخ وہ رنگ کہ جس کا ہے بہت تیز اثر
اس میں ہے ایسی جلالت کہ لرزتا ہے بشر
ہو جو چہرہ پہ تو دیتا ہے شجاعت کی خبر
کی اِسی رنگ پہ سرورؑ نے عنایت کی نظر
سُرخ در سُرخ ہُوا یُوں شہِ دلگیر کا رنگ
رُخِ شبیرؑ پہ ہے اصغرِؑ بے شیر کا رنگ

سبز وہ رنگ جو ہے باعثِ تسکینِ نظر
ہے یہی جو ہے تسلیم و رضا کا مظہر
ہے اِسی رنگ میں اِک صلح کا انداز و اثر
اس کی تقدیر ہے کہلاتا ہے رنگِ شبّرؑ
ہے مناسب کہ بہ منشائے خُدا کہتے ہیں
آپ کو سب حسنؑ سبز قبا کہتے ہیں

سبز اور سُرخ سے مضبوط ہے عالَم کا نظام
وقت کے ساتھ بشر محوِ سفر ہے ہر گام
کبھی راہوں میں اُلجھنا کبھی منزل پہ مقام
سبز ہے اذنِ سفر سُرخ ہے فرمانِ قیام
اذن جب تک نہ ملے کام کہاں چلتا ہے
اِن ہی رنگوں کے اشارے پہ جہاں چلتا ہے

سبز اور سُرخ کے رشتے بھی ہیں بے حد و حساب
فرق جلوؤں کا ہے اور اصل ہے پابندِ حجاب
سُرخیِ روئے حنا پر بھی ملی سبز نقاب
سبز ڈالی پہ کِھلا رہتا ہے کیا سُرخ گلاب
غم کی صورت میں بھی یہ رنگ ملے رہتے ہیں
زخم جب سُرخ رہے لوگ ہرا کہتے ہیں

دونوں شہزادوں کا یہ لُطفِ فراواں دیکھو
کیا سے کیا ہوگئی تقدیرِ مُسلماں دیکھو
خُوں سے سینچا ہے حفاظت کا یہ عنواں دیکھو
سبز اور سُرخ کا اعجازِ نمایاں دیکھو
سُرخیِ خونِ شہیداں کو دُعا دیتی ہے
آج تک دینِ محمدؐ کی ہری کھیتی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ان میں ہر رنگ مگر واقفِ آداب بھی ہے
جن سے نسبت رہی یہ ان کے تصرّف میں رہے
شکلِ قاسمؑ میں سنور کر سوئے میداں جو گئے
کربلا میں حسنؑ سبز قبا سُرخ ہوئے

دل تو ہر رنگ میں اللہ کا عاشق نِکلا
ان کا ہر رنگ مشیّت کے مطابق نِکلا

صُلح نے اس کی ہٹائی رُخِ باطل سے نقاب
صُلح کا متن ہے مظلوم کا ظالم سے خطاب
بن گئی صُلحِ حسنؑ صُلحِ محمدؐ کا شباب
ہے یہی صُلحِ حکومت کو امامت کا جواب

کیا سمجھتے ترا اقدام زمانے والے
ظُلم سے جُرم کا اقبال کرانے والے

حق ہر اِک لفظ کو اِک تیر بنا سکتا ہے
درقِ صُلح کو شمشیر بنا سکتا ہے
لعن کو ظُلم کی تقدیر بنا سکتا ہے
وہ شرائط کو بھی زنجیر بنا سکتا ہے

ایسی زنجیر کہ تا حشر جو لعنت بن جائے
صُلح ظالم کے لئے طوقِ ملامت بن جائے

لوگ سمجھیں گے کہاں فِکر ہی پُر نُور نہیں
حق پہ تنقید کبھی عقل کا دستور نہیں
جنگِ بے محل مشیّت کو بھی منظور نہیں
وارثِ مُلکِ خدا صُلح پہ مجبُور نہیں

قلبِ خود دار حوادث سے نہیں ڈر سکتا
صُلح جو کر نہ سکے جنگ نہیں کر سکتا

فکرِ گمراہ نے کب وصفِ امامت سمجھا
جہل نے صُلح کو پابندیِ فطرت سمجھا
مظہرِ حق کو بھی محتاجِ طبیعت سمجھا
قلبِ کمزور نے کب رازِ شجاعت سمجھا

زورِ حیدرؑ کا مخالف کو دکھایا تُو نے
کربلا تک جو مدینہ سے بھگایا تُو نے

کربلا میں بھی مگر ان کو اماں مِل نہ سکی
لاکھ چاہا بھی تو دشمن کی کہاں جان بچی
بھاگنے کی کسی بُزدل کو کہاں راہ مِلی
قاسمؑ و اکبرؑ و عباسؑ کی تلوار چلی

صُلح سے بھاگ کے آئے تو نِکلنے نہ دیا
ایسا حملہ کیا دشمن کو سنبھلنے نہ دیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

حق نے کب اپنی طرف سے کوئی کاوش کی تھی
رحم کی خود ہی مقابل نے گزارش کی تھی
حاکمِ وقت نے خود صُلح کی خواہش کی تھی
اصلیّت یہ ہے نئے ڈھنگ سے سازش کی تھی

جو گڑھا کھودا تھا دشمن نے اُسے پاٹ دیا
دل کے حسنینؑ نے سازش کا گلا کاٹ دیا

صاحبِ سیف و قلم وہ حسنِ سبز قبا
دوست دشمن سبھی کھاتے رہے جس کا صدقہ
صُلح کا رب ہے نصیری کے خدا کا بیٹا
اس کے آنے کی خوشی خاص ہمارا حصّہ

چشمِ نابینا کو تقدیرِ نظر کیا معلوم
شام والوں کو مدینہ کی سحر کیا معلوم

ہر طرف آج مودّت کی گھٹا چھائی ہے
تیرے میخانے کا جو رند ہے مولائی ہے
موجِ گُل تحفۂ خوشبوئے حنا لائی ہے
ساقیا گھر میں ترے سبز بہار آئی ہے

جو بھی گُل سُرخ ہے سرسبز ہوا ہے ساقی
آج زخمِ دلِ بُلبل بھی ہرا ہے ساقی

جن کے چہروں سے محبّت ہے عیاں، بیٹھے ہیں
فکر سرسبز ہے جن کی وہ یہاں، بیٹھے ہیں
ذوقِ شاداب لئے اھلِ زباں، بیٹھے ہیں
سبزہ آغاز ہے جن کو وہ جواں، بیٹھے ہیں
آج کس رنگ کا محفل میں بیاں ہوتا ہے
ہر نگینہ پہ زمرّد کا گُماں ہوتا ہے

رند ہُوں اِس لئے سرشار رہا کرتا ہُوں
وجد میں آ کے ترا نام لیا کرتا ہُوں
عفو فرمادے اگر کوئی خطا کرتا ہُوں
آج میں جوشِ محبت میں دُعا کرتا ہُوں
شوقِ دیدار میں مرتا ہُوں جِلا دے ساقی
اپنے ہاتھوں سے مجھے جام پِلا دے ساقی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حسنؑ امامت

مسدس، امامِ حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

جشنِ حسنؑ کا آج یہاں اہتمام ہے
جن کی ثنا پسندِ خدا کا کلام ہے
جن کی وِلا نہ ہو تو عبادت حرام ہے
اے فکر اب سنبھل یہ ادب کا مقام ہے
اس کی ثنا کو ذوقِ عقیدت بھی چاہیئے
سُننے کو جس کے حُسنِ سماعت بھی چاہیئے

محفل یہ بزمِ ذکرِ شہیداں سے کم نہیں
منبر ہمارا تختِ سُلیماںؑ سے کم نہیں
یہ دورِ مدح، دورۂ قرآں سے کم نہیں
اِس کی نزاکتیں بھی رگِ جاں سے کم نہیں
مضمون کتنے ظُلم کی تحریر بن گئے
بے باک ہو گئے تو قلم تیر بن گئے

وہ نشترِ زبانِ شرربار کیا ہوئے
میثمؑ سکون سے ہیں، مگر دار کیا ہوئے
ذکرِ علیؑ کے دشمنِ غدّار کیا ہوئے
ستّر ہزار واعظِ بدکار کیا ہوئے
در در بھٹک رہے ہیں کوئی در ملا نہیں
دُنیا ملی تو کیا ہُوا منبر ملا نہیں

جب دینِ حق کے باب میں سازش ہو بے حساب
جب ظلم لا رہا ہو شریعت میں انقلاب
جب کُفر آئے ڈال کے اِسلام کی نقاب
دے سکتا ہے امام ہی مُنہ توڑ اِک جواب
یہ بھی تو کارنامۂ نفسِ کریم ہے
ایسے میں صُلح بھی تو جہادِ عظیم ہے

صُلحِ حسنؑ ہے صاف سا حق کا معاملہ
کچھ لوگ اس کو اب بھی سمجھتے ہیں مسئلہ
ہے اہلِ شام و اہلِ نجف کا مقابلہ
ہو کر رہے گا روزِ قیامت یہ فیصلہ
محشر کی صُبح اہلِ نجف کی نجات ہے
تقدیرِ اہلِ شام جہنّم کی رات ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اظہارِ صبر قلب کی قوت کی ہے دلیل
جو بھی عمل ہو ان کا امامت کی ہے دلیل
شمشیر بے نیام ہدایت کی ہے دلیل
اور تیغ روکنا بھی شجاعت کی ہے دلیل

دُنیا کو تبصرے کا کہاں اختیار ہے
ان کا عمل مشیّتِ پروردگار ہے

ان کی رضا مزاجِ مشیّت کے ساتھ ہے
یہ صلحِ اختیارِ امامت کے ساتھ ہے
ان کی نظر نظامِ ہدایت کے ساتھ ہے
صُلحِ حسنؑ پیامِ شہادت کے ساتھ ہے

جو عقل رازِ صُلحِ حسنؑ کو نہ پائے گی
پھر کربلا بھی اُس کی سمجھ میں نہ آئے گی

نامِ حسنؑ ہے حُسنِ امامت لئے ہوئے
حُسن و جمالِ وجہِ مشیّت لئے ہوئے
اسمِ خدا سے حُسن کی نسبت لئے ہوئے
صد اعتبارِ حُسنِ نبوّت لئے ہوئے

حُسنِ بیاں کی رُوحِ رواں ہے حسنؑ کا نام
المختصر کہ حُسنِ بیاں ہے حسنؑ کا نام

تاثیرِ اسم قابلِ صد فکر و غور ہے
نامِ حسنؑ میں کیفِ مودّت ہی اور ہے
صدیوں سے مے کشی میں یہی اپنا طور ہے
یہ دَور اپنے بارھویں ساقی کا دَور ہے

لیکن ہر ایک دَور میں سب دَور آ گئے
اِس میکدہ کے رِند زمانے پہ چھا گئے

ساقی نرالی شان کا اِک بُوتراب ہے
نفسِ خدا ہے، نفسِ رسالتمآب ہے
جس شئے کو اس سے ربط ہے وہ لاجواب ہے
دستِ خدا میں جام نہیں آفتاب ہے

ہر رات اپنی صُبحِ تولّا میں ڈھل گئی
مومن کے حق میں گردشِ دَوراں بدل گئی

اِس آستاں کے واسطے ہر ایک سر نہیں
بے اِذن سُوئے جام مجالِ نظر نہیں
آدابِ میکشی کی جہاں کو خبر نہیں
دروازۂ علیؑ ہے کوئی رہ گزر نہیں

میخانۂ وِلا میں کہاں اِذنِ عام ہے
ہے جس کی نسل پاک اسی کا یہ جام ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دستِ خدا کا اہلِ ولا پر ہے فیضِ عام
مانگو تڑپ کے ہاتھ بڑھاؤ ملے گا جام
بس ایک رند کے لئے تھا خاص اہتمام
تاریخ میں ہے میثمِ تمارؓ جس کا نام

جب ہاتھ کٹ گئے تو خدا نے صلہ دیا
ساقی نے اپنے ہاتھ سے ان کو پلا دیا

بوذرؓ کا یہ عمل تھا کہ حق بات ہی کہو
کعبہ کے پاس پی کے یہ کہتے تھے اب سنو
بچوں کو اپنے عشقِ علیؑ کا پیام دو
ہو کوئی منحرف تو ذرا نسل جانچ لو

ناسازگار وقت میں ڈٹ کر پیا کیئے
کعبہ کے در پہ آکے ابوذرؓ پیا کیئے

سلمانؓ کو اہلبیتؑ سے نسبت بھی خاص تھی
آلِ نبیؐ سے ان کو محبت بھی خاص تھی
بیتِ علیؑ سے ان کو عقیدت بھی خاص تھی
اس گھر میں داخلہ کی اجازت بھی خاص تھی

کنزِ خفی کا صاحبِ سرِّ جلی کا گھر
سلمانؑ کا میکدہ تھا علیِؑ ولی کا گھر

عمارؓ وہ کہ غرقِ ولا انگ انگ تھا
پیری میں وہ شباب کہ ہر ایک دنگ تھا
صفین میں عروج پہ مستی کا رنگ تھا
میخانہ ان کے واسطے میدانِ جنگ تھا

پی کر لڑے کمالِ عقیدت دکھا دیا
جامِ ولا کو جامِ شہادت بنا دیا

شبیرؑ کے رفیق بھی میکش عجیب تھے
باطل سے دور مقصدِ حق سے قریب تھے
ان میں سعیدؓ و وہبؓ و زہیرؓ و حبیبؓ تھے
یہ کربلا کے رند بھی کیا خوش نصیب تھے

یہ لوگ دستِ شاہِ شہیداں سے پی گئے
جب گردنیں کٹیں تو رگِ جاں سے پی گئے

بوئے مئے ولا جو فضاؤں میں ڈھل گئی
بے اختیار حُرؓ کی طبیعت مچل گئی
آیا جو میکدہ میں بلا اس کی ٹل گئی
کیا دیکھتے ہی دیکھتے قسمت بدل گئی

انجامِ میکشی پہ نظر رکھ کے پی گیا
شبیرؑ کے رکاب پہ سر رکھ کے پی گیا

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ساقی ہمیں بھی آج عطا سبز جام ہو
ہم پر نگاہِ لطف و کرم صبح و شام ہو
ہے آرزو قبول ہمارا سلام ہو
پینے کے بعد لب پہ فقط تیرا نام ہو

پینے کو روزہ داروں کا دل بیقرار ہے
ساقی ترے چمن کی یہ پہلی بہار ہے

ہے جلوہ گاہِ نورِ خدا فاطمہؑ کا گھر
یہ مرتضیٰؑ کا گھر ہے یہی مصطفیٰؐ کا گھر
روشن ہے اس سبب سے ہر اہلِ ولا کا گھر
میخانہ بن گیا ہے خوشی میں خدا کا گھر

رندوں کا آج خانۂ حق میں ہجوم ہے
ساقی حسنؑ کے جشنِ ولادت کی دھوم ہے

یارو میں جانتا ہوں یہ مسجد ہے گھر نہیں
پینا حلال ہے تو کسی کا بھی ڈر نہیں
یہ مے وہ ہے کہ جس سے محب کو مفر نہیں
گر یہ نہیں تو کوئی عمل با اثر نہیں

کیوں بے سبب نمازِ مودّت قضا کریں
مسجد میں پی کے شکر کا سجدہ ادا کریں

پینے کے بعد رنج کے بادل بھی چھائیں گے
دل خوش ہے پھر بھی آنکھ میں آنسو تو آئیں گے
پلکوں پہ کچھ چراغ ابھی جگمگائیں گے
طوفاں اُٹھے تو ہم بھی کہاں تک دبائیں گے

اپنی حیات شدّتِ ماتم کے ساتھ ہے
ساقی تری خوشی بھی ترے غم کے ساتھ ہے

سوزِ جگر نہیں تو ہمیں کوئی کل نہیں
گر یہ نہیں تو چین ہمیں ایک پل نہیں
یہ جزوِ زندگی ہے فقط اک عمل نہیں
کوئی محل ہو اشکِ عزا بے محل نہیں

یا رب حسنؑ کے ساتھ ہی سوزِ جگر بڑھے
اشکِ غمِ حسینؑ سے نورِ نظر بڑھے

بانیِ بزمِ خلد مکانی شہید[1] ہیں
داعیِ جشن بھائی ہیں میرے سعید[2] ہیں
فرزند ان کے نیک سیر ہیں رشید[3] ہیں
سب عاشقانِ آلِ رسولِ مجید ہیں

میری دعا یہ ہے کہ انھیں کوئی غم نہ ہو
لیکن غمِ حسینؑ کبھی دل سے کم نہ ہو

۱۔ نواب شہید یار جنگ شہید مرحوم
۲۔ سعید الشعراء جناب سعید شہیدی
۳۔ جناب رشید شہیدی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

بہارِ صلحِ نبوّت

مسدس، حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

دوستو! آج زمانے میں یہ کیا ہوتا ہے
کون سمجھائے گا بے جا کہ بجا ہوتا ہے
کچھ جو کہہ دیجئے اِک حشر بپا ہوتا ہے
اور چُپ رہیئے تو ہنگامہ سِوا ہوتا ہے
جو نظر آتا ہے کہہ دینے میں کچھ عار نہیں
چشمِ بینا کسی جلوہ کی طرفدار نہیں

کون عارف ہوا اقرارِ ولایت کے بغیر
کون چھُو سکتا ہے قرآں کو طہارت کے بغیر
سجدہ ممکن ہی نہیں قُرب کی نیّت کے بغیر
دوستو! روزۂ مومن نہیں سیرت کے بغیر
نفس کے وار جو اعمال پہ چل جاتے ہیں
کتنے روزے ہیں جو فاقوں میں بدل جاتے ہیں

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیسے اوصاف ہیں منسُوب مِرے نام کے ساتھ
صبح ہوتی ہے مِری تذکرۂ شام کے ساتھ
میری گردش بھی ہے اب گردشِ ایام کے ساتھ
میرا روزہ بھی ہے پابندیِ احکام کے ساتھ
غیبتِ دوست کے لقموں سے سحر جاری ہے
آہِ مظلوم سے افطار کی تیاری ہے

شعر کس طرح سے ہو، فکر کو مہلت ہی نہیں
ذوقِ اظہار میں تہذیبِ مودّت ہی نہیں
آج ہم مست ہیں کل جیسے قیامت ہی نہیں
جنگ کا دَور ہے اب صُلح کی فرصت ہی نہیں
ظُلم کی رات کے لَب پر تو فغاں ہوتی ہے
یہ گُزر جائے تو پھر حق کی اَذاں ہوتی ہے

حرفِ آخر جو نبوّت نے سُنایا ہم کو
جَلوہ خالق کا علیؑ نے بھی دکھایا ہم کو
حق کا اظہار بھی زہراؑ نے سکھایا ہم کو
کربلا والوں نے سَر دے کے بچایا ہم کو
جنگ لازم ہو تو پھر جنگ کی تعلیم بھی ہے
صُلح کا وقت جو ہو صُلح کی تفہیم بھی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

صُلح کے ساتھ ہی کردارِ حسنؑ یاد آیا
وہی مظلومِ جفا ظُلم شکن یاد آیا
ذہنِ باطل جو کُچل دے وہ سخن یاد آیا
فکر کی راہ جو بدلے وہ چلن یاد آیا
صبر ہے جس کی مہک ہم وہ چمن والے ہیں
فخر کرتے ہیں کہ ہم لوگ حسنؑ والے ہیں

حق بدلتا نہیں تعبیر بدل سکتی ہے
شمع قائم رہے تنویر بدل سکتی ہے
ان کا منشاء ہو تو تقدیر بدل سکتی ہے
وقت پر رنگ کی تاثیر بدل سکتی ہے
باطنِ سبز نکھرنے کا بھی موسم ہوگا
سبز جب سُرخ میں ڈھل جائے تو قاسمؑ ہوگا

جسمِ آدم پہ رہا ہے یہی آغاز کا رنگ
خوش نصیبی سے ملا خُلد کے انداز کا رنگ
ان کی نسبت سے بنا ہے یہ بڑے ناز کا رنگ
آج دُنیا کو نظر آئے گا آواز کا رنگ
گلشنِ ذکر میں اب اُس کی عملداری ہے
لاکھ نقادوں پہ طوطی کی صدا بھاری ہے

قابلِ دید ہے کیا حیدرِ ثانی کی بہار
یعنی عباسؑ ہیں مولا کی جوانی کی بہار
لبِ دریا بھی رہی تشنہ دہانی کی بہار
سب ہُوا، پر نظر آئی نہیں پانی کی بہار
پاؤں چھو لے یہ رسائی بھی کہاں لکھی ہے
موجِ دریا کے مقدر میں خزاں لکھی ہے

خطبۂ فاطمہ زہرا ہے صداقت کی بہار
اوجِ منبر پہ علیؑ نہجِ بلاغت کی بہار
بن گئی صُلحِ حسنؑ صُلحِ نبوّت کی بہار
آخری سجدۂ شبیرؑ عبادت کی بہار
یہ نہ ہوتے تو کہاں دین کا گلشن ہوتا
شام کی خاک میں اسلام کا مدفن ہوتا

وہم ہی وہم ہے اس عالمِ فانی کی بہار
علم کے ساتھ ہے الفاظ و معانی کی بہار
لبِ حیدرؑ پہ سلونی ہمہ دانی کی بہار
نقطۂ 'با' میں نہاں سبعِ مثانی کی بہار
چھٹ گیا وہم تو اِک عالمِ معلوم ملا
عِلم کو نُطق ملا، لفظ کو مفہوم ملا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شب جواں ہو گئی میخانے میں ہو جائے نماز
لب پہ ہے نادِ علیؑ یعنی اذاں ہے آغاز
عشق والوں کی عبادت کا یہی ہے انداز
نیّتِ قُرب ہو، ساقی سے رہے ناز و نیاز

یادِ ساقی ہے مسلسل یہ قیام اپنا ہے
یا علیؑ وردِ زباں ہے یہ سلام اپنا ہے

میکدہ وہ ہے جہاں اہلِ وِلا مِلتے ہیں
اہلِ دل، اہلِ نظر، اہلِ وفا مِلتے ہیں
طالبِ قُرب ہیں مصروفِ دُعا مِلتے ہیں
ایک ہی صف میں یہاں شاہ و گدا مِلتے ہیں

تیری چوکھٹ پہ پڑے رہتے ہیں آرام کے ساتھ
چھیڑ چلتی ہے یہاں گردشِ ایام کے ساتھ

اِک خدائی تری جانب نگراں مِلتی ہے
دولتِ درد زمانے میں کہاں مِلتی ہے
شدّتِ عشق کو معراج یہاں مِلتی ہے
کوئی جب دار پہ پی لے تو زباں مِلتی ہے

کون کہتا ہے کہ میثمؑ کو سہارا نہ مِلا
یوں بہا ذکر کا دریا کہ کنارا نہ مِلا

ساقیا، گلشنِ ایماں میں بہار آئی ہے
قلبِ مومن کے لئے بن کے قرار آئی ہے
رُوئے قرآن کا بن کر یہ نکھار آئی ہے
عشقِ سلمانؑ کا لے کر یہ وقار آئی ہے

لَن ترانی کے تکلف کو ہٹا دے ساقی
آج رِندوں کو نگاہوں سے پلا دے ساقی

آپ رُک جائیے لیکن مجھے رستہ دیجئے
پھر مجھے شوق سے گمراہی کا تمغہ دیجئے
آپ عالم ہیں مجھے جہل کا طعنہ دیجئے
دل جو چاہے تو مجھے کفر کا فتویٰ دیجئے

حق یہ ہے بندۂ معبود نما کو دیکھا
مَیں نے مولاؑ کو جو دیکھا تو خدا کو دیکھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اِمامِ اہلِ محبت

(مسدس حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام)

عقل حیراں ہے کہ تکوین میں حکمت کیا ہے
ہے بشر فعل پہ قادر تو مشیّت کیا ہے
وہ جو ہے عالمِ مطلق تو قیامت کیا ہے
ہم جو اشرف ہیں تو پھر مقصدِ خلقت کیا ہے
آئی آواز کہ حق اتنا ادا ہو جائے
تا بہ اِمکاں تمھیں عرفانِ خُدا ہو جائے

تم کو ہر حال میں اِس راہ پہ آنا ہو گا
اب کوئی بحث نہ حجّت نہ بہانہ ہو گا
وہ جو میرا ہے اُسے دل میں بسانا ہو گا
میرا بندہ سہی سر تم کو جھکانا ہو گا
عبدِ مخصوص ولی ابن ولی کہتے ہیں
ایسے بندے کو حُسینؑ ابنِ علیؑ کہتے ہیں

جس کی نصرت پہ نبوّت بھی سَدا ناز کرے
جس کی لبّیک پہ خالق کی نِدا ناز کرے
ایسا سجدہ کہ محبّت کی اَدا ناز کرے
عبد ایسا کہ عبادت پہ خدا ناز کرے
کس کو معلوم ہے میزانِ مشیّت کیا ہے
اَب خُدا جانے کہ اس سجدہ کی قیمت کیا ہے

میرے آقا تجھے خالق سے فضیلت بھی ملی
تجھ کو کلثومؑ سے زینبؑ سے محبّت بھی ملی
جو کسی کا نہیں حصّہ وہ شہادت بھی ملی
وقت کی قید سے آزاد حکومت بھی ملی
پیکرِ حُسن و وفا صاحبِ احساس ملا
تیرے نانا کو علیؑ اور تجھے عبّاسؑ ملا

تیرا عاشق تیرے بچّوں کا سہارا عبّاسؑ
تیرا عارف تیرے رُتبہ کا شناسا عبّاسؑ
تیرا بھائی، تیرا لشکر، تیرا سایہ عبّاسؑ
علقمہ زیرِ قدم رکھ کے بھی پیاسا عبّاسؑ
اِذن ملتا تو عزائم کی خبر ہو جاتی
شام والوں کو جہنّم میں سحر ہو جاتی

jabirabbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ تیرا اکبرِ ذی شاں تیرا ارمانِ دلی
تو ولی ابنِ ولی، وہ بھی ولی ابنِ ولی
ہم سخنِ فاطمہؑ ہمشکلِ نبیؐ نام علیؑ
جس کو میراث میں دادا کی سخاوت بھی ملی
دین کو اپنے لہو کی جو روانی دے دے
ایسا یوسفؑ کہ محمدؐ کو جوانی دے دے

ان کا کیا پوچھنا جو تیرے مددگار بنے
تیرے اصحابؓ تو ایمان کا معیار بنے
تو نے ذرّوں پہ نظر کی دُرِ شہوار بنے
اپنی تقدیر جو چمکی تو عزادار بنے
بزمِ امکاں میں یہ اعزاز بھی کم ملتا ہے
ہاں خدا چاہے تو شبیرؑ کا غم ملتا ہے

کربلا تیری زمیں عرشِ معلّا کا جواب
کربلا ہر دلِ مومن کی تمنّا کا جواب
خاک بھی ہے تری اعجازِ مسیحا کا جواب
تیرے ذرّوں کی تجلّی یدِ بیضا کا جواب
کربلا بکتی ہے کیا شئے تیرے بازاروں میں
انبیاء بھی نظر آتے ہیں خریداروں میں

دینِ اسلام پہ ہر رُخ سے ہے احسانِ حسینؑ
بشر و جنّ و مَلک سب ہیں ثنا خوانِ حسینؑ
حق سے واقف ہوا انسان بہ عنوانِ حسینؑ
غم کو پہچانا ہے دُنیا نے بہ فیضانِ حسینؑ
کتنے پُر نور ہیں مُنہ اشکوں سے دھونے والے
ہیں سفیرانِ غمِ عشق یہ رونے والے

مالکِ عصرؑ، یہ انداز بتایا تو نے
سیلِ آزاد کو پابند بنایا تو نے
اس طرح وقت کو بر وقت رُکایا تو نے
وقت کو معجزۂ امر دکھایا تو نے
سر جُھکا کر ترے قدموں پہ عبادت کر لی
وقت نے بڑھ کے ترے ہاتھ پہ بیعت کر لی

وقت جلتی ہوئی شمعوں کو بجھا دیتا ہے
وقت احساس کی شدّت کو دبا دیتا ہے
وقت یادوں کے کئی نقش مٹا دیتا ہے
تیری چوکھٹ پہ مگر سر کو جھکا دیتا ہے
صاحبِ امرِ خدا حق کا ولی آگے ہے
وقت پیچھے ہے حسینؑ ابنِ علیؑ آگے ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اے حسینؑ ابن علیؑ گھر کو لٹانے والے
پھر سے پیغام نبوّت کا سنانے والے
حق کے احکام کا مفہوم بتانے والے
اپنے ماتم میں زمانے کو رُلانے والے
اپنے بابا کی روایت کو نبھایا تو نے
اپنا سر دے کے محمدؐ کو بچایا تو نے

وہ حسینؑ ابنِ علیؑ اہلِ محبت کا امام
جس نے ہر وقت بچایا ہے شریعت کا نظام
اعتبارات محبت میں نیا تھا یہ مقام
اس نے سجدہ میں خدا سے کیا اس طرح کلام
عبدیت کو ابدیت سے ملالے یارب
میں اُٹھاتا نہیں سر تو ہی اُٹھالے یارب

ٹھیک ہے جشن میں مجلس کے سے حالات نہیں
کربلا دل ہے تو پھر غم کا کہاں ساتھ نہیں
ہاں یہ تسلیم ہے اظہار کی یہ رات نہیں
پھر بھی رونا ہی جو آئے تو کوئی بات نہیں
یادِ مظلوم کا بدلا ہوا عنواں ہوگا
آنکھ نم ہو تو یہی جشنِ چراغاں ہوگا۔

ہیں علیؑ دل میں تو پھر شکر کا سجدہ کیجے
دل ہی جنّت ہے تو جنّت کی دعا کیا کیجے
ہاتھ اُٹھانا ہی جو ٹھہرا تو پھر ایسا کیجے
بس ہمیشہ یہی اللہ سے مانگا کیجے
عقل و احساس کی راہوں میں اُجالا ہی رہے
حبِّ حیدرؑ غمِ شبیرؑ زیادہ ہی رہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جشنِ شاہِ شہیداںؑ

(مسدس : حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام)

1

ہم پر نزولِ رحمتِ یزداں کی رات ہے
یعنی ظہورِ معنیٔ قرآں کی رات ہے
اسلام کی حیات کے ساماں کی رات ہے
یہ رات جشنِ شاہِ شہیداںؑ کی رات ہے
در پر علیؑ کے جن و بشر کا ہجوم ہے
کونین میں حسینؑ کی آمد کی دھوم ہے

2

اللہ کے عظیم ارادے کی رات ہے
اسلام کی حیات بچانے کی رات ہے
ٹوٹے ہوئے دلوں کے سہارے کی رات ہے
جبرئیل کے شرف میں اضافے کی رات ہے
حق کو یہی پسند ہے جھولا جھلائیے
بس ہو چکی نماز مصلّٰی اٹھائیے

3

جب فاطمہؑ کی گود میں وہ نور آ چکا
نورِ نظر کو دیکھنے حق کا نبیؐ گیا
بڑھ کے جونہی حسینؑ کو ہاتھوں پہ لے لیا
آنکھیں ملیں تو ایک نیا زاویہ بنا
آنکھیں تھیں یوں حسینؑ کے رخ پر جمی ہوئیں
محسن کے سامنے تھیں نگاہیں جھکی ہوئیں

4

ہاتھوں پہ لے کے بیٹے کو دیکھا کئے نبیؐ
تصویر کربلا کی نگاہوں میں پھر گئی
ہو گا اسی حسینؑ کے ہاتھوں پہ اک علیؑ
چہرہ خوشی سے سرخ تھا آنکھوں میں تھی نمی
یوں تھا خوشی سے غم کا تاثر ملا ہوا
شبنم سے تھا گلاب کا چہرہ دھلا ہوا

ہاں دوستو، مجھے وہ علیؑ یاد آ گیا
کہتی ہے جس کو خلقِ خدا شکلِ مصطفےٰ
ظاہر اسی کی ذات سے یہ معجزہ ہوا
قائم رہا نبیؐ کی جوانی کا سلسلہ
تاریخ میں جمال کی اونچا مقام ہے
یوسفؑ تو اس کے حسن کے صدقے کا نام ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس گھر کا حکم بھی تھا زمانے میں لاجواب
ٹھہرا دیا علیؑ کے اشارے پہ آفتاب
لاتے رہے حسینؑ بھی فطرت میں انقلاب
عباسؑ ان کا بھائی تھا ہاشم کا ماہتاب
یہ چاند آ کے امرِ امامت پہ رک گیا
غصّہ جری کا حدِّ قیامت پہ رک گیا

منزل پہ رک گئے کبھی محوِ سفر رہے
عباسؑ اپنے بھائی سے کب بے خبر رہے
سائے کی طرح ساتھ جو شام و سحر رہے
اک مقصدِ عظیم کے پیشِ نظر رہے
تھا ایسا احترام شہِ مشرقین کا
پڑتا نہ تھا زمین پہ سایہ حسینؑ کا

یہ ساتھ وہ ہے جس کا بڑا سلسلہ رہا
اہلِ نظر کے سامنے اک مرحلہ رہا
دیکھے کوئی نگاہ میں کب حوصلہ رہا
ہر وقت سب کے سامنے اک معجزہ رہا
چکّر میں خود زمین ہے دن ہے کہ رات ہے
اک چاند آفتابِ امامت کے ساتھ ہے

پروردگارِ منزلِ وحدت میں لاشریک
شبیرؑ اپنی شانِ عبادت میں لاشریک
"والعصر" اعتبارِ شہادت میں لاشریک
قرآں کی بے مثال تلاوت میں لاشریک
وہ ربِّ لامکاں، یہ شہِ مشرقین ہے
کون و مکاں میں ایک خدا، اک حسینؑ ہے

اب عقل کیا بتائے گی کیا ہو گئے حسینؑ
اس طرح اپنے حق سے ادا ہو گئے حسینؑ
اک عبدِ خاصِ ربِّ علیٰ ہو گئے حسینؑ
طاعت وہ کی، مثالِ خدا ہو گئے حسینؑ
سب جانتے ہیں عہدِ خدا استوار ہے
واللہ یہ تو وعدۂ پروردگار ہے

اہلِ نظر کی روح پہ چھایا غمِ حسینؑ
ظالم کو اک نگاہ نہ بھایا غمِ حسینؑ
کب قلبِ بے سواد نے پایا غمِ حسینؑ
حصّے میں اہلِ ظرف کے آیا غمِ حسینؑ
جب تک خلش کو دل سے نکالا نہ جائے گا
کم ظرف سے یہ درد سنبھالا نہ جائے گا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مانگا جو اہلِ ذوق نے، کیا کیا نہیں ملا
صد حیف تم کو درد کا حصّہ نہیں ملا
بزمِ عزا میں روح کا تحفہ نہیں ملا
ہم کیا کریں جو غم کا سلیقہ نہیں ملا
اب اس سے آگے ہم کو کہاں اختیار ہے
تقسیمِ درد منصبِ پروردگار ہے

کون و مکاں گواہ ہیں، لوح و قلم گواہ
اِسلام پر جو تو نے کیا، وہ کرم گواہ
عباسؑ کو جو تجھ سے ملا وہ علَم گواہ
ترا قیام، تیرا سفر، تیرا غم گواہ
سجدہ ترا دلیلِ بقائے دوام ہے
جب تک خدا کا نام ہے تیرا بھی نام ہے

ایمان کی دلیل ہے ماتم کا اِحترام
قدرت نے خود کیا ہے ترے غم کا اہتمام
ہے دو جہاں میں حق کی طرف سے یہ انتظام
کوثر بھی کیا ہے، ذکرِ شہیداں کا اِک مقام
ہے یادگار۔ قافلۂ تشنہ کام کی
محشر میں اک سبیل ہے پیاسوں کے نام کی

۶
اِنساں کے دِل میں درد سمایا حُسینؑ کا
اِعزاز یوں خدا نے دِکھایا حُسینؑ کا
کون و مکاں میں رنگ جمایا حُسینؑ کا
قدرت نے خود چراغ جلایا حُسینؑ کا
اَب تا اَبد ہوائے مخالف چلا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانِ شبیرؑ

(مسدس : حضرت عباس علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کس نے خود اپنے کمالات کا اعلان کیا
کس کے کردار نے کافر کو مسلمان کیا
کس کی تفسیر نے قرآن کو قرآن کیا
کس کی تلوار نے اسلام پہ احسان کیا
بشر و جنّ و ملک جس کو ولی کہتے ہیں
وہی اک رازِ خدا جس کو علیؑ کہتے ہیں

جس کی تلوار بصد صبر و بصد شان چلی
کفر کو کاٹنے کھل کر سرِ میدان چلی
کس نزاکت سے بچاتی ہوئی ایمان چلی
بدر سے تیغِ علیؑ تا بہ نہروان چلی
قابلِ دید تھا اسلام کا اعزاز و حشم
زیب دیتا تھا یداللہ کے کاندھے پہ علم

وہ علم تھا جو پیمبرؐ کا بہ حکمِ داور
وہ عطا ہو گیا حیدرؑ کو بہ روزِ خیبر
گویا اللہ نے یہ کہہ دیا اس منزل پر
اے علیؑ سارا زمانہ ہے ترے پیشِ نظر
مالکِ لوح بھی تو ہے یہ قلم تیرا ہے
تو جسے چاہے عطا کر یہ علم تیرا ہے

جن کو ہونا تھا علم کے وہی حقدار بنے
وہ تھے دارائے امامت وہی سردار بنے
وہی وارث تھے علم کے وہی مختار بنے
فکر یہ تھی کہ کوئی بڑھ کے علمدار بنے
بن کے صد فخر مسیحا کا مسیحا آیا
میرے مولا کی کوئی بن کے تمنّا آیا

پھر علم دینے کی حیدرؑ نے جو تیاری کی
میرے مولا کی مشیّت نے طرفداری کی
کون لائے گا مثال ایسی وفاداری کی
روزِ عاشورہ کچھ اس طرح علم داری کی
اس لقب کا کوئی بندہ نہ طلب گار ہوا
نامِ عباسؑ کا جزو لفظِ علمدار ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہ علیؑ بن گیا حیدرؑ کی تمنا کی قسم
کربلا کا وہی مولا ہوا، مولا کی قسم
تشنہ لب رہ گیا سقہ، لبِ دریا کی قسم
اُس نے تلوار کو روکا ہے سکینہؑ کی قسم

نیتِ لطفِ نظارہ سے نہیں دیکھا ہے
اُس نے دریا کو نظر بھر کے نہیں دیکھا ہے

تو نے کی نہر سے گہوارۂ اصغرؑ پہ نظر
تیر برساتی تھیں دریا کی ہوائیں تجھ پر
مشک بھر کر بھی رہا تشنہ لب و تشنہ جگر
تو ترائی سے نکل آیا تھا غصہ پی کر

لبِ ساحل بھی ترا نقشِ کفِ پا نہ ملا
ڈھونڈتی رہ گئیں موجیں ترا سایہ نہ ملا

وہ علمدارِ حسینؑ " ابنِ علیؑ" جانِ وفا
شرحِ آئینِ وغا، مطلعِ دیوانِ وفا
رہبرِ راہِ رضا، رونقِ ایوانِ وفا
نام بھی جس کا زمانے میں ہے میزانِ وفا

معجزہ ہے کہ بدورانِ وغا لکھی ہے
ہاتھ کٹوا کے بھی تاریخِ وفا لکھی ہے

ایسا لکھا ہے کہ ملتی ہی نہیں جس کی نظیر
جس کے پیغام پہ سر دھنتے ہیں سب اہلِ ضمیر
ورقِ موج پہ ہے آج بھی جس کی تحریر
نقشِ بر آب کو جس نے کیا پتھر کی لکیر

اِس طرح عشق کے احوال رقم ہوتے ہیں
بات بڑھ جائے تو پھر ہاتھ قلم ہوتے ہیں

سرِ میدانِ وغا تو ہے وغا کا بھی امام
اہلِ تسلیم کا بھی، اہلِ رضا کا بھی امام
تو دعاوں کا وسیلہ ہے دعا کا بھی امام
تو وفا کا بھی امام، اہلِ وفا کا بھی امام

تجھ سے آگے کوئی بڑھ جائے تو بدعت ہوگی
تا قیامت ترے پیچھے یہ جماعت ہوگی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جہادِ زینبؑ ذی شان

(مسدس: حضرت عون و محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام)

دنیا میں اتحاد کی صورت محال ہے
ہر واقعہ الگ ہے، جدا ہر مثال ہے
وہ اپنی راہ پر ہے جو اہلِ کمال ہے
یک رنگیِ عمل تو فقط اک خیال ہے
حیرت یہ ہے کسی کو کسی کی خبر نہیں
محوِ سفر تو سب ہیں کوئی ہمسفر نہیں

مشکل ہے دو نفوس ہوں اقدام ایک ہو
آغاز ساتھ ساتھ ہو انجام ایک ہو
کس طرح دو زبانیں ہوں پیغام ایک ہو
کہنے کو نام دو ہوں مگر کام ایک ہو
اہلِ خبر کے پاس نہ اہلِ نظر میں ہے
یہ بات صرف آلِ محمدؐ کے گھر میں ہے

اس گھر کا سلسلہ ہے ہدایت کا سلسلہ
ہے متصل نبیؐ سے امامت کا سلسلہ
ہے اصل میں یہی تو ولایت کا سلسلہ
چودہ ہیں نور ایک ہے عصمت کا سلسلہ
تفریقِ سال و سن کی یہاں بات کب چلی
اس سلسلے میں جو ہے محمدؐ ہے یا علیؑ

اس مرحلہ پہ ذکر کے قابل یہ بات ہے
اس گھر کے طرزِ فکر و عمل میں ثبات ہے
یہ وحدتِ مزاج ہی عینِ حیات ہے
جس کی مثال عونؑ و محمدؑ کا ساتھ ہے
حیرت کی بات کیا جو قیامت کا رن پڑے
مرحب ہزار کٹ گئے جب دو علیؑ لڑے

دونوں ہیں اپنے گھر کی شجاعت لئے ہوئے
جعفرؑ کی اور علیؑ کی وراثت لئے ہوئے
اندازِ کارزار میں وحدت لئے ہوئے
ماں کی دعا پدر کی نیابت لئے ہوئے
یک رنگیِ جہاد نہیں کیا عزمِ نیک ہے
تیغیں الگ الگ ہیں مگر کاٹ ایک ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بے تاب تھا سحر سے علمدارِ صف شکن
دیتے نہیں تھے اذنِ وغا سرورِ زمن
دونوں جو لڑ رہے تھے نگاہیں تھیں سوئے رن
شاگرد جب تلک رہے میداں میں تیغ زن

کچھ تو سکونِ قلب کی صورت نکل گئی
عباسؑ کے جہاد کی حسرت نکل گئی

دونوں کو کارزار کی عظمت کا ہے خیال
استاد کی مشقت و محنت کا ہے خیال
معیارِ خاندانِ رسالتؐ کا ہے خیال
اور سب سے بڑھ کے ماں کی وصیت کا ہے خیال

یوں لڑ رہے ہیں پیاس کی پروا نہیں کوئی
جیسے فرات نام کا دریا نہیں کوئی

اسلام کی نہیں ہے یہ ایمان کی جنگ ہے
فوجوں کا ہے گماں شہِ مرداں کی جنگ ہے
تبلیغِ حق، حفاظتِ قرآں کی جنگ ہے
ان کا جہاد زینبِ ذی شاں کی جنگ ہے

بیٹے تھے ساتھ فوج سے پیکار کیلئے
تیغِ زباں تھی شام کے دربار کیلئے

اس طرح دونوں فوج کے دل میں اتر گئے
دو شیر تھے کہ غیض میں آ کر بپھر گئے
رنگِ جلال دیکھ کے ظالم بھی ڈر گئے
جن کی قضا تھی سامنے آتے ہی مر گئے

یوں دیکھتے ہی دیکھتے قصہ تمام ہے
جیسے قضا انہی کے اشارے کا نام ہے

وہ پیاس تین روز کی، بچے وہ پھول سے
پھر دشمنوں کی جنگ تھی ان کے اصول سے
ان ظالموں کو بغض تھا ابنِ بتولؑ سے
جلتے تھے وہ فضیلتِ آلِ رسولؐ سے

قسمت میں تھا عذابِ مسلسل لکھا ہوا
سینہ تھا ان کا خود ہی جہنم بنا ہوا

ایماں کے رخ کو خونِ جگر سے نکھار کے
بگڑا ہوا نصیبِ مسلماں سنوار کے
ہو کر شہید ظلم کو بے موت مار کے
آئے ہیں لال زینبؑ عالی وقار کے

تعبیرِ خوابِ ثانیِ زہراؑ بنے ہوئے
آئے لباسِ سرخ میں دولہا بنے ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فرمانِ کردگار کی تعمیل ہو گئی
اک عہدِ پائیدار کی تکمیل ہو گئی
آیاتِ صبر و شکر کی تاویل ہو گئی
فُزتُ بربِّ کعبہ کی تفصیل ہو گئی

تاریخِ بندگی میں نیا معجزہ ہوا
اِک یادگار شکر کا سجدہ ادا ہوا

انوارِ اہلِ بیتؑ کی آمد کا واسطہ
مولا علیؑ برادرِ احمدؐ کا واسطہ
پروردگار عونؑ و محمدؑ کا واسطہ
اور اس کے ساتھ ان کے اَبِ وجد کا واسطہ

جو لاجواب ہے وہ عبادت نصیب ہو
ہر اک محب کو اُن کی زیارت نصیب ہو

"تبسّمِ علی اصغرؑ بہار کی تکمیل"

(مسدس: حضرت علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہیں زندگی میں تبسم کی لاکھ تعبیرات
کبھی دلیلِ تغافل کبھی شعور کی بات
کبھی عروج کا دن ہے کبھی زوال کی رات
میانِ لمحۂ واحد ہزار تفصیلات
یہ ذکر کس کے تبسم کی یاد دلاتا ہے
کہ میری نظم کا چہرہ بھی مسکراتا ہے

تبسمِ رُخِ عارف سکونِ قربتِ حق
مجاہدوں کا تبسم شعورِ شدّتِ حق
ہے انبیاء کا تبسم پیامِ دعوتِ حق
تبسمِ سرِ بالیں نویدِ رحمتِ حق
حدودِ موت میں حکمِ حیاتِ مومن ہے
تبسمِ لبِ حیدرؑ نجاتِ مومن ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact :.jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کسی کے در پہ ستارہ بھی مسکراتا ہے
فلک پہ چاند کا چہرہ بھی مسکراتا ہے
کلیمؑ کے لئے دریا بھی مسکراتا ہے
جو وقت آئے تو کعبہ بھی مسکراتا ہے

علیؑ کو پا کے نبوت بھی مسکرانے لگی
ملے جو بھائی مشیت بھی مسکرانے لگی

عطا کے بعد تبسم اُصولِ فطرت ہے
کسی کے حال پہ ہنسنا بڑی شقاوت ہے
ثنا کو سُن کے تبسم ثبوتِ اُلفت ہے
مُصیبتوں میں تبسم دلیلِ ہمت ہے

اسی نے فطرتِ ظالم کو بے نقاب کیا
جواب دے کے شہادت کو لاجواب کیا

لبوں پہ ایسے تبسم کی بات آئی ہے
جلو میں درد کی دُنیا بھی ساتھ آئی ہے
سحر کا نام لیا غم کی رات آئی ہے
ہنسی کے ساتھ غموں کی برات آئی ہے

خوشی کی راہ سے ہمراہِ غم گزرنا ہے
تبسمِ علی اصغرؑ کا ذکر کرنا ہے

علیؑ کا نام بھی کیا ہے کسی نے کیا سمجھا
وہ اک علیؑ ہے جسے خلق نے خدا سمجھا
کسی علیؑ کو زمانے نے مصطفےٰ سمجھا
کسی کو دیکھ کے قرآنِ کبریا سمجھا

نجاتِ دین کا عنوان لے کے آئے تھے
حسینؑ معنیٔ قرآن لے کے آئے تھے

کہاں وہ قلب کہ اب امتحاں کی بات کروں
زمیں کا ذکر کروں آسماں کی بات کروں
کسی صغیر کے عزمِ جواں کی بات کروں
میں اُس زبان سے کیا بے زباں کی بات کروں

کہ وہ زبان تو ٹھہری ہے ذوالفقارِ علیؑ
ہوئی حسینؑ کے ہاتھوں پہ کارزارِ علیؑ

علیؑ کی تیغ تو میداں میں بار بار چلی
لئے ہوئے یدِ قدرت کا اقتدار چلی
مگر یہاں تو نیالے کے اختیار چلی
دلوں کو کاٹ دے اک ایسی ذوالفقار چلی

لگا نہ زخم مگر قلب کٹ گئے اُن کے
جو سامنے تھے کلیجے اُلٹ گئے اُن کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لَب وزبان کا مَصرف نیا نظر آیا
کہ پہلے ظُلم نے حملہ کا حوصلہ پایا
پھر اِس کے بعد تبسّم کا وار فرمایا
علیؑ کا رازِ کرم قاتلوں کو سمجھایا

تم اپنی جنگ کی حسرت مِٹا نہیں سکتے
ہمارے وَار سے بچ کر تو جا نہیں سکتے

ہوئی تبسّمِ اصغرؑ سے دیں کی تعبیر
یہی ہے عزمِ اِمامت کی معتبر تفسیر
دکھائی اس نے بھی اک منزلِ جنابِ امیرؑ
بغیرِ صَوت و صَدا کیسی پُر اثر تقریر

جو مُسکرائے خَبیر و علیم ہوتا ہے
کہ وہ بھی پیکرِ خُلقِ عظیم ہوتا ہے

یہی ہے عزمِ مشیّت شِعار کی تکمیل
اسی سے ہوتی ہے قَول و قرار کی تکمیل
کبھی اسی سے ہوئی کارزار کی تکمیل
؎ ہے اک کلی کا تبسّم بہار کی تکمیل

وہی بہار ہے دُنیا میں یادگارِ حُسینؑ
اسی بہار کا اک نام ہے مزارِ حُسینؑ

؎ یہ مصرعہ پیارے صاحب رشیدؔ کا ہے۔

بَہار ہے تو گُلستاں کی گفتگو کیجے
بَہار ہے تو رَوِش کی بھی جُستجو کیجے
بَہار ہے تو تمنّائے رنگ و بُو کیجے
بَہار ہے تو بہکنے کی آرزو کیجے

مَہک بھی جائیں تو کب اِس میں جگ ہنسائی ہے
کہ یہ بہار تو ساقی کے گھر میں آئی ہے

بَہار جس کو شہیدوں نے زندگی دی ہے
بہار بَن کے قیامت کی دُھوپ نکلی ہے
بہارِ جس کی رگوں میں لہو کی گرمی ہے
بہار جس میں محمدؐ کی آلؑ پیاسی ہے

بہار ایسی جو ٹھہری تو راستہ بدلو
سوالِ جام میں اب طرزِ مدّعا بدلو

ملے وہ جام جو ذوقِ وِلا کو چمکائے
وہ جام قلبِ وفادار کو جو تڑپائے
بہ فیضِ عشق تاثر میں اِنقلاب آئے
ہر ایک جام پہ رِندوں کی پیاس بڑھ جائے

نئی اَدا سے محبّت کی زندگی مانگیں
وِلا کے جوش میں ساقی سے تشنگی مانگیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جانِ انتظار

(مسدس: حضرت حجۃ العصر امامِ زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خلقت میں نظم و ضبط و تسلسل ضرور ہے
جس کا ثبوت عہدِ رواں کا شعور ہے
ہر سمت جلوہ بار مشیّت کا نور ہے
تفصیلِ کُن میں حکمتِ حق کا ظہور ہے
قائم جو کائنات توازن کے ساتھ ہے
مرکز کی زندگی ہی دلیلِ حیات ہے

مرکز ہر اک وجود میں اک جزوِ بے مثال
مرکز صفت نواز ہے، مرکز ہی باکمال
مرکز نہ ہو تو عالمِ امکاں کا کیا سوال
مرکز نہ ہو تو شئے کا تصوّر بھی ہے محال
مرکز وہ شئے ہے جس سے کسی کو مفر نہیں
جیسے بغیر دل کے وجودِ بشر نہیں

تھا بس اسی غرض سے نبوّت کا سلسلہ
پھر اس سے متّصل ہے امامت کا سلسلہ
ٹوٹا نہیں خدا کی مشیّت کا سلسلہ
قائم ہے آج تک اسی حجّت کا سلسلہ
جس کے قدم سے سارے جہاں کا قیام ہے
وہ مرکزِ حیات ہمارا امام ہے

ہے ذکر میں جو پیشِ نظر میرے احترام
لفظوں کے انتخاب میں کرتا ہوں اہتمام
وہ بھی تو اک ظہور کی منزل تھی لا کلام
دنیائے رنگ و بو میں جو وارد ہوئے امام
حق کا سفینہ آخری ساحل پہ آگیا
عصمت کا چاند چودھویں منزل پہ آگیا

اُڑنے لگا زمیں کا دماغ آسمان پر
صدقے ہماری جان محمد کی جان پر
قربان عبدیت تری آمد کی شان پر
بس اک خدا کا نام تھا سب کی زبان پر
نیّت اگر ہو صاف تو حجّت تمام ہے
وقتِ نماز وقتِ ظہورِ امام ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تو ابتدا سے غیب میں ہے نورِ ذوالجلال
تیرے قیام میں ہے قیامت کا اعتدال
تیرا وجود دورِ امامت کا ہے کمال
خود تیرے گھر میں تیری امامت ہے بے مثال
ہر زاویئے سے تیرا شرف لاجواب ہے
تیرا شباب دینِ خدا کا شباب ہے

وہ جانتے ہیں جن کو ہے ایمان غیب پر
رہتی ہے کائنات پر ہر دم تری نظر
تو ایسا مبتدیٰ ہے خدا کی جو دے خبر
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
اس دور میں حیات کا تنہا کفیل ہے
تو غیب میں وجودِ خدا کی دلیل ہے

ایماں یہ ہے محلِ حوادث نہیں خدا
ممکن کے واسطے ہے تغیّر کا سلسلہ
تو ہے مگر وہ برزخِ کبریٰ بنا ہوا
ہے تیری ذات مظہرِ اوصافِ کبریا
امکان کی حدوں میں خدائے زمیں ہے تو
بندہ ہے اور محلِ حوادث نہیں ہے تو

یہ گفتگو اسیرِ روایت پہ بار ہے
بیمار ذہن کا یہ پرانا شعار ہے
امرِ خدا میں شک بھی خدا سے فرار ہے
تو اک ثبوتِ غیبتِ پروردگار ہے
ہم کو ترے وجود کا ایسا یقین ہے
جیسے بغیر دیکھے خدا کا یقین ہے

ہم کو یقیں ہے اس لئے کرتے ہیں انتظار
ہم کو نبیؐ کی بات پہ کامل ہے اعتبار
ہم جانتے ہیں نفسِ محمدؐ کا اقتدار
ہم مانتے ہیں قادرِ مطلق ہے کردگار
جس کو یقیں نہیں ہے ترے انتظار میں
شک کر رہا ہے قدرتِ پروردگار میں

قرآن کہہ رہا ہے سبھی منتظر رہے
کعبہ گواہ ہے کہ نبیؐ منتظر رہے
حق کے ولی نبیؐ کے وصی منتظر رہے
خود جانِ انتظار، علیؑ منتظر رہے
ثابت ہوا پسندِ مشیّت ہے انتظار
سب سے بڑی رسولؐ کی سنّت ہے انتظار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اس پر بھی ذہنیت یہ رہی بات ٹال دو
لیکن خدا نے چاہا کہ حجت تمام ہو
ہے بندوبست نیمۂ شعبان کی رات کو
تم رات بھر کسی کے سبھی منتظر رہو
اہلِ نظر کے حق میں قیامت کی رات ہے
یہ رات انتظامِ مشیت کی رات ہے

سب انتظار میں رہیں حیران رات بھر
اُمیدِ صبح میں ہوں پریشان رات بھر
یوں انتظار کا رہے عنوان رات بھر
سونے نہ پائے کوئی مسلمان رات بھر
مغرب سے تا بہ وقتِ سحر جاگتے رہو
دل چاہے یا نہ چاہے مگر جاگتے رہو

تب آئے گا سمجھ میں کہ فطرت ہے انتظار
حکمِ خدا ہے جانِ شریعت ہے انتظار
ایمان کی عظیم روایت ہے انتظار
اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے انتظار
یہ حکمِ انتظار عنایت خدا کی ہے
امت کا ذکر کیا یہ صفت انبیاء کی ہے

وہ صبر کا امام ہے وہ سرورِ جلال
مصدر خدا کی ذات ہے وہ مظہرِ جلال
بن جائے گا ظہور میں وہ پیکرِ جلال
اہلِ نظر کے سامنے ہے مظہرِ جلال
اک انقلابِ نو ہے ظہورِ صفات میں
حیدر کی ذوالفقار محمدؐ کے ہاتھ میں

رخ سے نقاب اٹھائیگا جس دم علیؑ کا نور
کیا جانے کون کون رہیں حاضرِ حضور
عیسیٰؑ کی حاضری بھی ہے دربار میں ضرور
اس مرحلہ پہ حفظِ مراتب کا ہے ظہور
عیسیٰؑ کا بھی نماز میں پیچھے مقام ہے
یعنی علیؑ کا لال نبیؐ کا امام ہے

ہر شئے ترے حضور میں بے نقاب ہے
تجھ پر نہیں ہماری نظر پر حجاب ہے
بندوں پہ تیرا لطف و کرم بے حساب ہے
دربار میں ہماری دعا بار یاب ہے
مولا یہ معجزہ ہے ترے فیضِ عام کا
تیری نگاہ اور عریضہ غلام کا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہم اس کے ہیں غلام اِسی پر تو ناز ہے
کیسے کہیں کہ ہم کو بھی شوقِ نیاز ہے
یہ اَور بات ہے کہ وہ بندہ نواز ہے
بس اِدّعائے قُرب کا اِتنا جواز ہے
ثابت ہے جب کہ مَصدرِ رحمت امام ہے
رَحمت سے ہوں جو دُور تو یہ بھی حرام ہے

مولا خطا معاف یہ شوخی کی بات ہے
دولہا ہے تُو جلو میں عروسِ حیات ہے
قائم ترے طفیل میں سب کائنات ہے
دُولھا کے دَم کے ساتھ ہی ساری برات ہے
ہم بھی مسیح و خضرؑ کے ساتھی بنے ہوئے
حاضر رہیں گے تیرے براتی بنے ہوئے

سفرِ مودّت

(مسدس: تاثراتِ زیارتِ مقاماتِ مقدسہ)

ہے عبدیت میں الگ سب سے عِزّ و شانِ حسینؑ
وقارِ آدم و عالم ہے کاروانِ حسینؑ
زبانِ عشق کا اِعزاز ہے بیانِ حسینؑ
جبیں کے حق میں ہے معراج آستانِ حسینؑ
سرِ نیاز جھکانے غلام آتے ہیں
کہ انبیاء بھی برائے سَلام آتے ہیں

ہر ایک رُخ سے نمایاں ہُوا وقارِ حسینؑ
نظامِ امرِ الٰہی ہے کاروبارِ حسینؑ
پناہِ صاحبِ کردار ہے مزارِ حسینؑ
غلامِ آلِ نبیؐ کا وطن دیارِ حسینؑ
وہاں جو جائے وہ اک انجمن میں رہتا ہے
وطن سے دُور کہاں وہ وطن میں رہتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

دعا یہ کرتا ہے ہر اک غلامِ آلِ نبیؐ
کہ کربلا کو بلائیں حسینؑ ابنِ علیؑ

ہزار بار دعائیں نے بھی یہی مانگی
خدا کا شکر کہ مجھ پر نگاہِ لطف ہوئی

لئے ہوئے میں دعاوں کا قافلہ پہنچا
علیؑ سے اِذن جو پایا تو کربلا پہنچا

علیؑ سا کون زمانے میں چارہ گر ہوگا
ہر ایک مرحلہ ان کی مدد سے سَر ہوگا

کسے خبر تھی دُعاوں میں یہ اثر ہوگا
کہ اس سفر میں بھی اک دوست ہم سفر ہوگا

غلامِ[1] حضرتِ سبطینِ نیک نام چلا
تو اس غُلام کے ہمراہ یہ غُلام چلا

نکل کے قافلہ بصرہ سے جب روانہ تھا
ہمارے واسطے حالات کا بہانہ تھا

کہ سب سے پہلے ہمیں کاظمینؑ جانا تھا
وہاں ہمارے ٹھہرنے کا ایک ٹھکانا[2] تھا

دیارِ مرحمتِ سیدین تک پہنچے
خوشا نصیب کہ ہم کاظمینؑ تک پہنچے

[1] میرے بچپن کے رفیق جناب سید غلام سبطین رضوی جو سفرِ عراق میں میرے ہمسفر تھے۔
[2] جناب ... صاحب کا مکان کاظمین میں ... [illegible]

وہیں جوارِ حرم میں ہیں مرتضیٰؒ و رضیؒ
ہیں یہ بزرگ بھی خدمت گزارِ دینِ نبیؐ

رضیؒ وہ سیّدِ ذی مرتبہ وہ مردِ جری
ہے جس کا ایک لقب جامعِ کلامِ علیؑ

ہیں شہرِ نو میں مقاماتِ نائبینِ امامؑ
وہیں قریب ہیں قنبرؒ علیؑ کے خاص غُلام

ہے اک رواقِ حرم میں مزارِ طوسی کا
وہیں قریب ہے شیخِ مفیدؒ کا روضہ

خُدا کے اِذن سے اُن کو مقام ایسا مِلا
کہ ان کی قبروں پہ ہے کاظمینؑ کا سایہ

ہوائے خُلد جو بہرِ طواف جاتی ہے
اُسے وہاں کی فضاوں سے شرم آتی ہے

وہاں ہے موسیٰ کاظمؑ کی قبرِ عرش وقار
وہیں امام تقی جوادؑ کا ہے مزار

تڑپ کے دِل نے کہا اے آئمہِ اطہارؑ
ہمارے واسطے مشہد کی راہ ہو ہموار

بڑا شرف ہے ہمیں بھی نصیب ہو جائے
طوافِ قبرِ رضائے غریب ہو جائے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے شاہِ طوسؑ کا دونوں سے یوں اہم رشتہ
پدر ہے ایک کا اور اک امامؑ کا بیٹا
مزار دور سہی، نور ایک ہی ٹھہرا
مجھے ظہور کی ترتیب سے ملا گوشہ

قریب دونوں سے اسطرح شاہ خوش خو ہیں
رضاؑ ہیں بیچ میں اور کاظمینؑ بازو ہیں

زہے نصیب ہماری دعا قبول ہوئی
تو کاظمینؑ سے مشہد کی راہ بھی نکلی
ہمارے دل کو بہت اس سفر میں راحت تھی
حدودِ شہر میں ایسی ہوائے لطف چلی

کہا یہ دل نے کہ نعمت ترے نصیب میں ہے
یقین ہو گیا جنت کہیں قریب میں ہے

پھر اس کے بعد تو ہم تھے ہماری جنت تھی
نظر کے سامنے پرنور اک عمارت تھی
کھڑا تھا در پہ کہاں داخلہ کی ہمت تھی
اسی امام سے لیکن امیدِ رحمت تھی

میں اس کے لطف کے صدقے مجھے بھی اذن ملا
سلام عرض کیا اور سوئے ضریح چلا

بہت عجیب ہے اس بارگاہ کا عالم
پئے سلام بشر سینکڑوں لیے ہر دم
نیاز مندوں پہ مولاؑ کا ہے وہ لطف و کرم
بھرا ہی رہتا ہے ہر وقت زائروں سے حرم

شرف کا جن و بشر اعتراف کرتے ہیں
نہ جانے کتنے ملائک طواف کرتے ہیں

یہاں ضریح سے ظاہر خدا کی ہیبت ہے
یہاں کے لطف و کرم میں بھی اک جلالت ہے
چلائے حکم یہاں کس میں اتنی ہمت ہے
یہاں تو دین کے سلطان کی حکومت ہے

درِ حرم پہ ہر اک سر جھکا ہی رہتا ہے
یہاں تو شاہ بھی خود کو غلام کہتا ہے

نکل کے طوس سے تہران قافلہ پہنچا
یہاں ہے حضرتِ عبدالعظیمؒ کا روضہ
کہ یہ بزرگ بھی ہے اک امام کا بیٹا
یہاں سلام کیا اور قم کا عزم کیا

فلک وقار ہے عالی نسب ہے معصومہؑ
ہے نام فاطمہؑ ان کا، لقب ہے معصومہؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امامِ موسیٰ کاظمؑ کی ذی شرف دُختر
ہے اک اِمام کی بیٹی تو ایک کی خواہر
چلی تھی بھائی سے ملنے کی آرزو لے کر
مقامِ قُمؑ پہ سُنی ایسی دردناک خبر
سفرِ جہاں سے کچھ اس طرح کر گیا بھائی
کہ راستے میں بہن تھیں گزر گیا بھائی
بہن کے واسطے ایسی خبر قیامت تھی
وہیں پہ رہ گئیں، بھائی کو رات دن روئیں
کمالِ گریہ سے حالت کچھ ایسی غیر ہوئی
کہ شہرِ قُم میں جہاں سے گزر گئی بی بی
رہا جو دِل میں اس ارماں کی یاد آتی ہے
یہاں بھی شاہِ خُراساں کی یاد آتی ہے
وہاں سے آکے کیا قصد شام جانے کا
مگر کچھ ایسا مشیّت کا انتظام رہا
کہ ایک شب کے لئے کربلا کو جانا تھا
ہمارے واسطے گویا خُدا کا حُکم ہوا
زیارتِ شہِ مظلومؑ کی سعادت لو
دِمشق جانے کی عباسؑ سے اِجازت لو

مزارِ نائبِ حیدرؑ پہ حاضری جو ہوئی
مِلا نصیب کی خوبی سے اِذنِ ابنِ علیؑ
ضریحِ حضرتِ عباسؑ میں نے جب دیکھی
نظر ہٹاؤں کہ دیکھوں عجیب مشکل تھی
مُہم یہ میں نے بڑے حوصلے سے سَر کی ہے
جَلالِ حیدرِ کرار پر نظر کی ہے
نظر تھی تو وفاؤں کا سِلسلہ دیکھا
یہاں جو سَر نظر آیا، جُھکا ہُوا دیکھا
یہیں پہ مَشک وعَلم کا یہ رابطہ دیکھا
بہ فیضِ نورِ جری کا یہ معجزہ دیکھا
کہ مشک درد، شجاعت عَلَم کمال کے ساتھ
بہ یک نِگاہ تھی مظلومیت جلال کے ساتھ
مزارِ حضرتِ عباسؑ سے جو رخصت لی
وہیں سے اِذن لیا بہرِ قبرِ سبطِ نبیؐ
حَرم میں اِذنِ حضوری کی پھر تلاوت کی
نظر جو آئی ضریحِ حسینؑ ابنِ علیؑ
سَلام پڑھ کے جُھکا دی وہیں جبینِ نیاز
کہا یہ دل نے، یہی ہے حُسینیت کی نماز

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام اکبرِ عالی وقار کو بھی کیا
سلام اصغرِ بے شیر تک بھی پہنچایا

ضریحِ گنجِ شہیداں کی سمت جب میں چلا
نظر کے سامنے عاشور کا مرقع تھا

ملے حسینؑ کو کیا خوش نصیب پروانے
جہاں چراغ اسی کے قریب پروانے

ہیں اک رواق میں فرزندِ موسئ کاظمؑ
حقوقِ حضرتِ شبیرؑ کے وہ تھے عالمؑ

ہے جب کہ اجرِ رسالت کا سلسلہ قائم
سلام اہلِ محبت کریں یہ ہے لازم

ہے ان کا اسمِ گرامی جنابِ ابراہیمؑ
ہے جن کے پہلو میں تعبیرِ خوابِ ابراہیمؑ

حرم کے گوشے میں ہے قتل گاہِ سبطِ نبیؐ
جو اس مقام پہ جاکر مری نظر ٹھہری

میں کیا بتاؤں جو اس لمحہ دل کی حالت تھی
مری نگاہ میں اس وقت اک قیامت تھی

عظیم تر ہے وقارِ سرِ نیازِ حسینؑ
مقامِ نازِ خدا آخری نمازِ حسینؑ

حیاتِ قلبِ مسلمان ہے عزائے حسینؑ
مقامِ سجدۂ تعظیم نقشِ پائے حسینؑ

نمازِ عصر میں ایسی تھی کچھ ادائے حسینؑ
کہ خود حسینؑ پہ نازاں ہوا خدائے حسینؑ

یہ اک مقام نیا تھا حدِ نیاز کے بعد
حسینؑ ناز کی منزل میں تھے نماز کے بعد

خدا ہی جانتا ہے کیا ہے افتخارِ حسینؑ
ہے اعتبارِ مشیت بہ اعتبارِ حسینؑ

حیات و موت پہ قائم ہے اقتدارِ حسینؑ
نظامِ ارض و سما زیرِ اختیارِ حسینؑ

حسینؑ جس کو عبادت کی آبرو کہیے
حسینؑ جس کو مشیت کی آرزو کہیے

ہے رنج و درد کی اک کائنات نامِ حسینؑ
وہ صبر و ضبط کا میداں وہ اہتمامِ حسینؑ

ہے امرِ حق کی حفاظت میں وہ مقامِ حسینؑ
پیامِ دینِ خدا بن گیا پیامِ حسینؑ

اسی کے دم سے درود و سلام باقی ہے
خدا کا نام محمدؐ کا کام باقی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ضریح آئی نظر ایک قتل گہ کے قریب
ہے محوِ خواب وہاں عاشقِ حسینؑ غریب
رفیقِ خاصِ شہِ نیک نام یعنی حبیبؑ
وہیں بنائے نگاہوں نے زاویے بھی عجیب

وفا پہ آج بھی قائم ہے جاں نثارِ حسینؑ
ہٹا نہ فرض کی منزل سے پہرہ دارِ حسینؑ

یہ مرحلہ جو ہوا طے تو سوئے شام چلے
علیؑ کا نام ہو لب پر تو کیوں نہ کام چلے
ملا جو اذن تو مولاؑ کے سب غلام چلے
بہ صد خلوص، بہ صد شوق و اہتمام چلے

ہوائے خلدِ بریں احترام کرتی ہے
وہ شام جس کو سحر بھی سلام کرتی ہے

دیارِ شام میں پہلی سحر قیامت تھی
ہمارے پیشِ نظر اک اہم زیارت تھی
مزارِ حضرتِ زینبؑ کو جائیں عجلت تھی
خدا کا شکر کہ قسمت میں یہ سعادت تھی

مزارِ بنتِ علیؑ پر یہ اہتمام کیا
وہیں سے حضرتِ عباسؑ کو سلام کیا

بہن کی قبر پہ بھائی کا ذکر لازم تھا
اُسی مقام پہ اعزاز یوں بھی مجھ کو ملا
بہ حدِ صبر مصائب کا ذکر میں نے کیا
دمشق تک جو مسافر بیان کا پہنچا

تو یاد آ ہی گیا عزمِ زینبؑ دل گیر
دیارِ شام میں پہلی تھا وہ مجلسِ شبیرؑ

یہاں مزارِ سکینہؑ پہ حاضری جو ہوئی
وہیں پہ حضرتِ کلثومؑ کی لحد بھی ملی
خدا نے بعض کنیزوں کو یوں بھی عزت دی
وہیں قریب میں ہیں محوِ خواب فضہؑ بھی

یہیں پہ اہلِ محبت ملول ہوتے ہیں
ریاضِ فاطمہ زہراؑ کے پھول سوتے ہیں

اسی دیار میں دیکھی وہ مسجدِ اُموی
جہاں پہ آئی تھی ہو کر اسیر آلِ نبیؐ
گواہ بن کے ہے موجود آج منبر بھی
کہ حق سنایا تھا بیمار نے بہ شانِ علیؑ

پیامِ سیدِ سجادؑ جاودانی ہے
دیارِ ظلم میں مظلوم کی نشانی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کیسے یہ فکر کہاں بیٹھتا تھا حاکمِ خوار
مگر صداقتِ مظلوم کا ہے اب بھی وقار

ہے اس مقام پہ موجود آج بھی وہ حصار
جہاں کھڑی تھی کبھی آلِ احمدِ مختار

بہ فیضِ قوتِ حق سر جھکے ہوئے دیکھے
اسی حصار میں قرآں رکھے ہوئے دیکھے

فضائے عزمِ صداقت شعار باقی ہے
حسینیت کا وہی اعتبار باقی ہے

صدائے خطبۂ حق آشکار باقی ہے
بیانِ زینبؑ عالی وقار باقی ہے

جسے تلاش ہے حق اس کو مل رہا ہے ابھی
علیؑ کے بھیجے سے دربار ہل رہا ہے ابھی

ہے ایک کوچہ میں اک اور مزار دور اثر
وہاں ہے دفن رقیہ حسینؑ کی دختر

ہے اک مقام رکھا تھا جہاں حسینؑ کا سر
وہیں ہے جائے نمازِ امامِ جن و بشر

تاسیٔ شہِ مظلوم اب بھی کرتے ہیں
وہاں یہ اہلِ محبت نماز پڑھتے ہیں

پلٹ کے شام سے پھر سامرہ کا قصد کیا
تو ایک اور شرف ہم کو راستے میں ملا

بلد میں سیدِ عالی نسب کا ہے روضہ
یہ ہے امام کا بھائی، امام کا بیٹا

ہے اس کا نام محمدؐ علیؑ کا ہے فرزند
بڑا وسیلہ ہے آتے ہیں سارے حاجت مند

ہم اس طرح سے بلد ہو کے سامرہ پہنچے
تو دو ائمہ کے ہم کو یہاں مزار ملے

نبیؐ کے گھر کے حسنؑ دوسرے علیؑ چوتھے
ہے ان کے پہلو میں دو بیبیوں کے بھی روضے

حکیمہؑ بی بی کے ہمراہ سو رہی ہیں وہاں
جنابِ نرجس خاتونؑ امامِ عصرؑ کی ماں

امامِ عصرؑ کا ہے اک مقام نورانی
ہے پہرہ دار وہاں شوکتِ سلیمانی

وہ رعب تھا کہ جھکی جا رہی تھی پیشانی
وہیں پکار اٹھا میرا ذوقِ ایمانی

اسی مقام سے شانِ ظہور ظاہر ہے
امام غیب میں ہے اور غلام حاضر ہے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہوئی جو ہم پہ نگاہِ کرم شعارِ علیؑ
تو سامرہ سے چلے ہم سُوئے دیارِ علیؑ
پناہِ اہلِ شعور و نظر مزارِ علیؑ
کہ یہ مقام ہے اک مَظہرِ وَقارِ علیؑ
یقین تھا کہ مَلک صف بہ صف کھڑے ہوں گے
نہ جانے راہ میں کتنوں کے دِل پڑے ہوں گے

نجف کی سمت چلے ہیں بہ احترام جو ہم
حُدودِ لفظ میں آتا نہیں جو تھا عالم
بہت سنبھل کے بڑھائے ہیں راستے پہ قدم
یہی خیال اُبھرتا تھا ذہن میں پیہم
یہی نہیں کہ فقط ہم ہی یاد کرتے ہیں
کبھی غُلام کو مولا بھی یاد کرتے ہیں

نجف چلا ہوں تو آفاق ہم رکاب ملے
رہینِ منّتِ اِحسانِ بُوترابؑ ملے
تھے ساتھ کتنے مَلک اس کا کیا حساب ملے
یہاں کی خاک کے ذرّوں میں آفتاب ملے
یہ کس طرح سے بتاؤں کہاں سے گزرا ہوں
قدم زمین پہ تھے آسماں سے گزرا ہوں

نیازمندِ علیؑ سب سے بے نیاز رہے
یہاں سے بھیک جو پائے وہ کارساز رہے
خدا کی شان دلِ سنگ بھی گداز رہے
یہاں جو آئے تو محمود بھی ایاز رہے
فلک سریر نہ گردوں حصیر ملتے ہیں
درِ امیرؑ پہ لاکھوں فقیر ملتے ہیں

میں اہل کب تھا مگر مجھ کو مل گئی عزت
عجیب کرب کی منزل پہ لے گئی قسمت
میں کیا بتاؤں جو تھی میرے قلب کی حالت
گزاری مسجدِ کوفہ میں یوں شبِ ضربت
کہاں نصیب تھی تابِ نظر مگر دیکھی
لہو کے رنگ میں ڈوبی ہوئی سحر دیکھی

قریبِ مسجدِ کوفہ ملے بہت سے مزار
کہ ان میں ایک تو ہے قبرِ حضرتِ مختارؒ
وہ ان کا نعرۂ حق وہ اُٹھی ہوئی تلوار
فضا میں گونجتی ہے اِنتقام کی للکار
عجیب دولتِ ایمانِ بے بہا لی ہے
اُنھوں نے عابدِ بیمار کی دُعا لی ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

وہیں ہے گنبدِ پُر نورِ مسلمِ جاں باز
یہاں سے معرکۂ خیر و شر ہُوا آغاز
وہ بانکپن، وہ دلیری، وہ ہاشمی انداز
ہجومِ ظلم میں مُسلم کی یادگار نماز
ہے اہلِ کوفہ پہ اِثباتِ حق کی ایک دلیل
مزارِ نائبِ شبیرؑ مسلمؑ ابن عقیل
اسی کے سامنے اب بھی مزارِ ہانیؑ ہے
یہ قبر دورِ محبت کی ایک نشانی ہے
ہمیشہ یاد رہے گی یہ وہ کہانی ہے
وفا شعار کا کردار جاودانی ہے
غلامِ آلِ نبیؐ احترام کرتے ہیں
بصد خلوص انھیں بھی سلام کرتے ہیں
ہے بابِ مسجدِ کوفہ کے سامنے جو مزار
وہاں ہے دفنِ شہزادی خجستہ شعار
ہے جس کے نام سے خود آشکار اُس کا وقار
خدیجہؑ بنت علیؑ خواہرِ علم بردار
ادائے فرض کا ہم نے بھی اہتمام کیا
علیؑ کے باغ کے اس پھول کو سلام کیا

ہے شہرِ کوفہ میں سہلہ بھی منزلِ تسلیم
ہے اہلِ حق کے لئے یہ جگہ مقامِ عظیم
کہ نورِ چشمِ نبیؐ نائبِ خدائے حکیم
وہ اس مقام پہ ہوتا ہے گاہ گاہ مقیم
جہاں جھکی تھی جبینِ ادب برائے سلام
عجب نہیں کہ وہیں پر ہو نقشِ پائے امام
ہے پُشتِ مسجدِ کوفہ پہ گوشۂ جنت
وہ اک مکان کہ جس کو ملی بڑی عزت
مری نگاہ میں ایسا مکاں ہے لاقیمت
علیؑ رہے ہیں وہاں اس مقام کی قسمت
جو دیکھیے تو اسی میں خدا کی شان بھی ہے
کہ لامکان کے مظہر کا اک مکان بھی ہے
وہیں ہے منزلِ ام البنینؑ ذی توقیر
وہاں بھی ٹھہری ہیں کلثومؑ و زینبؑ دلگیر
اسی مکان میں رہتے تھے شبرؑ و شبیرؑ
جواں تھے دونوں اور عباسؑ ایک طفلِ صغیر
ہر ایک باپ کا وارث بھی تھا نشانی بھی
وہیں علی کا لڑکپن بھی تھا، جوانی بھی

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

درِ علیؑ پہ جو پہنچا تو سوچتا ہی رہا
یہاں فقیر نے جو بھی طلب کیا وہ ملا
ہیں ایک صف میں اسی در پہ بادشاہ و گدا
وہ کوئی دور ہو یہ در کبھی نہ بند ہوا
کھلا رہے گا ہمیشہ سخی کا دروازہ
ہے انبیاءؑ کا سہارا علیؑ کا دروازہ

یہ در وہ ہے کہ جہاں آگہی بھی ملتی ہے
خلوصِ درد کو پائندگی بھی ملتی ہے
جنونِ عشق کو آسودگی بھی ملتی ہے
یہیں اجل کو نئی زندگی بھی ملتی ہے
جو راستی ہو تو پھر راستہ بھی ملتا ہے
درِ علیؑ سے خدا کا پتہ بھی ملتا ہے

میری نگاہ میں کوفہ ہے اب بھی شہرِ امیرؑ
اسی لئے تو وہاں سو رہے ہیں کتنے فقیر
ہے ان میں میثمِ تمارؑ صاحبِ شمشیر
علیؑ کی مدح میں وہ ان کی آخری تقریر
وہ جس نے دار سے باطل کا سلسلہ کاٹا
زباں کی تیغ نے شمشیر کا گلا کاٹا

نجف سے لوٹ کے پھر سوئے کربلا پہنچے
کئی مقام زیارت کے ہم کو اور ملے
جہاں پہ حضرتِ عباسؑ کے کٹے شانے
جہاں شبیہِ پیمبرؐ زمین پر تھک کے گرے
جہاں سے فضہؑ نے اک شیر کو بلایا تھا
جہاں پہ اصغرِ ناداں نے تیر کھایا تھا

وہیں قریب میں ہے اک مقامِ رنج و محن
کہ جس کے ذکر سے لرزاں ہے سارے اہلِ سخن
کہ زیرِ تیغِ ستم تھا گلوئے شاہِ زمنؑ
اور اس کو دیکھ رہی تھی ستم رسیدہ بہن
یہاں سلام کیا بنتِ مظہرِ رب کو
کیا ہے سجدۂ تعظیم صبرِ زینبؑ کو

قریبِ روضۂ اقدس ملے خیامِ حسینؑ
ہے درمیان میں اب بھی جو تھا مقامِ حسینؑ
سمجھ میں آ گیا اندازِ اہتمامِ حسینؑ
یہ انتظام تھا عباسؑ کا بہ نامِ حسینؑ
قریب اس کے بلا فصل اک مصلیٰ ہے
وہیں پہ سیدِ سجادؑ کا ٹھکانا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

نظر خیام پہ تھی دِل میں کھلبلی سی تھی
کہ ان حدود میں کیا دورِ تشنگی تھا کبھی
کبھی یہ سوچا تو رُوحِ وِلا تڑپ اُٹھی
وہاں رہی ہے دو عالَم کی شاہزادی بھی

فضا میں اب بھی تاثر کا نقش گہرا ہے
درِ خیام پہ اب بھی وفا کا پہرا ہے
اسی کے گرد ہمیں اک حصار ملتا ہے
وہیں پہ حضرتِ قاسمؑ کا ایک حُجرہ ہے
وہاں پہنچ کے یہی بس سمجھ میں آتا ہے
کہ جیسے آج بھی دُولہا وہاں پہ بیٹھا ہے

بٹھائے کون عقیدت کی راہ میں پہرے
چڑھائے جاتے ہیں دن رات آج بھی سہرے
خیام گاہ کے رستہ پہ حُرؑ کا رَوضہ ہے
وہاں بھی جائے مُحبّ کا یہی فریضہ ہے
مزارِ حرؑ بھی گنہ گار کا وسیلہ ہے
کہ خود حسینؑ نے اس کی خطا کو بخشا ہے

نصیب اس کو ہوا ایسا فرقِ ذی توقیر
لکھا تھا جس کے مقدر میں زانوئے شبیرؑ

وہیں سے سُوئے مُسیّبؑ بھی ہم گئے اک دن
وہاں پہنچ کے تڑپتا ہے قلبِ ہر مومن
یہ دیکھتا ہے وہاں اب بھی دیدۂ باطن
کہ اپنے خوں میں نہائے ہوئے ہیں دو کمسن

وہاں تو آج بھی سجدوں کے ذکر ہوتے ہیں
اسی مقام پہ مُسلم کے لال سوتے ہیں
اسی مقام پہ مجھ کو ملا یہ اک اعزاز
کھلا تھا بابِ ضریحِ محمدِ جاں باز
تڑپ اٹھی پئے بوسہ مری جبینِ نیاز
جدا ہیں سارے زمانے سے عشق کے انداز

میں اِذن لے کے چلا جب ضریح کے اندر
جبینِ شوق جُھکا دی مزار کے اُوپر
ہم ایک دن گئے پھر زیارتِ حلّہ
وہاں مزار ہے قاسمؑ کا فاصلہ پہ ذرا
یہ ابنِ موسیٰ کاظمؑ ہیں، ان کا کیا کہنا
یہ قولِ شاہِ خراساںؑ وہیں پہ ہم کو ملا

مرے مزار پہ آنے میں جس کو زحمت ہے
یہاں جو آئے تو گویا مری زیارت ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ذرا سی دور یہاں سے مزارِ حمزہ ہے
وہاں پہ ان کی زیارت میں ایک فقرہ ہے
یہ ایک عالمِ دینِ خدا کا روضہ ہے
ہے پشت تیسری، عباسؑ کا یہ پوتا ہے

حدودِ حلّہ میں زیدِ شہید کا ہے مزار
جنھوں نے پائی دعائے آئمہ ابرارؑ

وہیں پہ ایک مقامِ امامِ عصرؑ بھی ہے
جہاں پہ حضرت علیؑ سے تھے امام ملے
نقوشِ پا کبھی قائمؑ کے تھے وہاں ابھرے
اسی خیال سے ہوتے رہے وہاں سجدے

ہے ردِ شمس کی مسجد کے نام سے جو مقام
اسے بھی چلتے ہوئے دور سے کیا ہے سلام

مزارِ حضرتِ سلمانِ فارسیؓ بھی گئے
لکھا ہے در پہ کہ "سلمانؓ اہلِ بیتؑ سے ہے"
ہم ان کے شہر میں کچھ دیر تک رکے جو رہے
وہاں انہی کی حکومت ہے ہم یہی سمجھے

ہے اس کا نام مدائن جہاں وہ رہتے ہیں
مگر سبھی اسے سلمانِ پاک کہتے ہیں

اسی جگہ ہے مزارِ حذیفہ یمنی
اسی مقام پہ ہے قبرِ طاہر ابنِ علیؑ
ہے ابنِ سیدِ سجادؑ یہ خدا کا ولی
انہی کے ساتھ ہیں جابرؓ غلامِ آلِ نبیؐ

حدودِ عشق میں آتا ہے یوں شرف کا مقام
امام زادہ کے پہلو میں سو رہا ہے غلام

پلک جھپکتے ہیں یہ دن گزر گئے آخر
وطن کو لوٹنا تھا کاظمین کو جا کر
پڑھی تڑپ کے وداعؑ زیارتِ مرقد
خبر نہیں کہ چلے آئے کس طرح باہر

دعا یہ کی کہ ملے ہم کو بار بار شرف
پھر آئیں سامرہ، طوس و کربلا و نجف

وہاں سے روضۂ عباسؑ نامدار چلے
برائے رخصتِ آخر یہ دلِ فگار چلے
جو صبر ہو نہ سکے کس کا اختیار چلے
تڑپ کے روئے بہت ہو کے بیقرار چلے

دلِ شکستہ نے کیا کیا نہ اہتمام کیا
ہمیں خبر نہیں کب آخری سلام کیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہماری منزلِ اوّل جو کاظمین رہی
خُدا کے حکم سے منزل وہ آخری بھی ہوئی
وہاں بھی سلسلۂ اضطراب تھا جاری
یہاں بھی دونوں آئمہ سے، یہ گزارش کی
ہیں آپ امرِ خُدا ہم پہ یہ عنایت ہو
کہ بار بار میسر یہی سعادت ہو
جو کاظمین سے رخصت ہوئے چلے بصرہ
سبب کچھ ایسا تھا اک شب وہیں قیام کیا
وہاں بھی قلب و نظر میں اک اضطراب رہا
ہوں جیسے تازہ غریب الوطن یہ عالم تھا
نماز پڑھ کے جو میں نے سلام عرض کیا
نظر کے سامنے شبیرؑ ہی کا روضہ تھا
یہاں مقامِ علیؑ بھی ہے جس جگہ آ کر
جمل کی جنگ میں ٹھہرے تھے حیدرِ صفدرؑ
یہاں سلام کیا، اور آئے ساحل پر
گئے جہاز پہ مولاؑ کو یہ صدا دے کر
ہمارے لب پہ علیؑ ہی کا نام آتا ہے
سمندروں میں سفینہ ہی کام آتا ہے

طوافِ قبرِ شہیداں ہے نعمتِ عُظمیٰ
کہ دے کے واسطہ عباسؑ ابنِ حیدرؑ کا
وہاں بھی کی یہ دُعا اور یہاں بھی ہے یہ دُعا
علیؑ کے صدقے میں ہر اک مُحب کو ربِّ علیؑ
طوافِ قبرِ شہِ کربلا نصیب کرے
جو جا چکے ہیں اُنھیں پھر خدا نصیب کرے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

○ سلام ۲۰۷

○ نوحے ۲۳۱

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

نہیں ملک کے لئے اور نہ ہے نبیؐ کے لئے
بنا ہے صبر کا رستہ حسینؑ ہی کے لئے

یہ اک ثبوت ہی بس ہے برابری کے لئے
علیؑ نبیؐ کے لئے ہے، نبیؐ علیؑ کے لئے

کہاں بڑھا کوئی مولاؑ کی ہم سری کے لئے
کہ بادشاہ ترستے ہیں قنبری کے لئے

علیؑ وجودِ خدا پر دلیلِ اکبر ہے
علیؑ ہے رشتۂ اعظم خدا رسی کے لئے

بہ شکلِ قبر بنایا گیا ہے اک کعبہ
لبِ فرات وفاؤں کی بندگی کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

یہ علقمہ ہے کہ اک تشنگی کا دریا ہے
مقامِ غور ہے حساس آدمی کے لیے

جلالِ حضرتِ عباسؑ تھم گیا ورنہ
بس ایک سانس کی مہلت تھی ہر شقی کے لئے

گلے پہ خنجرِ قاتل خدا سے راز و نیاز
یہ امتیاز رہا بس حسینؑ ہی کے لیے

حسینؑ ناز کی منزل میں تھے نماز کے بعد
رکی تھی نبضِ دو عالم اسی گھڑی کے لیے

ہے آدمی کی طرح زندگی اگر مطلوب
غمِ حسینؑ ضروری ہے آدمی کے لئے

پیامِ نور ہے بزمِ عزا میں ذکرِ حسینؑ
ہم اک چراغ جلاتے ہیں روشنی کے لیے

ترستے رہتے ہیں شاہانِ دہر کے دل بھی،
حسینؑ تیرے غلاموں سے دوستی کے لئے

غمِ حسینؑ کی دولت میں ان کا کیا حصّہ
ضمیر بیچ رہے ہیں جو زرگری کے لئے

حسینیت کا گلا کاٹ کر یزید صفت
نقاب ڈال کے آئے ہیں دوستی کے لئے

علیؑ سے اپنے تعلق کی اک دلیل ہے یہ
چنا گیا جو ہمیں خاص دشمنی کے لئے

علیؑ سے عشق، علیؑ کے عدو سے بیزاری
بنا ہوا ہے یہ معیار دوستی کے لئے

نبیؐ کا قول ہے بدنسل ہے عدوئے علیؑ
اب اس میں کوئی رعایت نہیں کسی کے لئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بعدِ شبیرؑ بھی قاتل رہے کچھ دن زندہ
اہلِ حق ظلم کو جینے کی سزا دیتے ہیں

تلخ لگتی ہے تو یہ بات مرض کی ہے دلیل
ہم تو حق بات بہر حال سُنا دیتے ہیں

کل نہیں تھے جو شریکِ سپہِ شام وہ آج
غمِ شبیرؑ پہ تلوار چلا دیتے ہیں

کربلا درد ہے اور درد ہے احساس کی بات
دل سے جو سُنتا ہے ہم اُس کو سُنا دیتے ہیں

لفظِ عباسؑ زباں سے جو ادا کرتے ہیں ہم
پوری تاریخِ وفا ہے جو سُنا دیتے ہیں

قلبِ زینبؑ کی مصیبت تو خدا ہی جانے
ہم تو الفاظ میں رُوداد سُنا دیتے ہیں

مقتلِ ثانیِ زہراؑ جو کوئی پوچھتا ہے
ہم اُسے شام کا دربار دکھا دیتے ہیں

مستحق جان کے زینبؑ کو بوقتِ رخصت
شاہِ دیں جائزہ صبر و رضا دیتے ہیں

وصفِ حیدرؑ کا بیاں سہل کہاں ہے اختر
ذکر جن کا ہے وہی طرزِ ادا دیتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

شبیرؑ ہیں دینِ حق یہ ایک حقیقت ہے
شبیرؑ کی عزت سے اسلام کی عزت ہے

نانا نے تو پھیلایا اسلام کو دنیا میں،
ماتم سے نواسے کے اسلام سلامت ہے

قوسین کی حد تک تھی معراج نبوت کی
اور دوشِ نبوت پر معراجِ امامت ہے

تھا لشکرِ حرؑ پیاسا سیراب کیا اُس کو
شبیرؑ نے بتلایا کیا چیز امامت ہے

اس واسطے اصغرؑ نے اک تیرِ ستم کھایا
کھل جائے زمانہ پر کیا رازِ شہادت ہے

توحید کے متوالو، کیا ہوتا ہے باتوں سے
تلوار کے سایہ میں سجدہ کی ضرورت ہے

دولتِ غمِ سرورؑ کی تیری ہے نہ میری ہے
انسان کا ورثہ ہے، انسان کی دولت ہے

دربار شرابی کا اور آلِ پیمبرؐ کی
اسلام کا دعویٰ ہے یہ شانِ حکومت ہے

شبیرؑ غلاموں کے لاشے بھی اُٹھاتے ہیں
اسلام کی آنکھوں میں انسان کی عظمت ہے

شبیرؑ کے ماتم سے انسان بنے اختر
شبیرؑ کی قربانی اسلام کی عزت ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

ہاتھوں پہ اپنی جانِ امامت لئے ہوئے
شبّیرؑ آئے نذرِ شہادت لئے ہوئے

نیزہ پہ سرِ حسینؑ کا زینبؑ کے سامنے
میدانِ کربلا تھا قیامت لئے ہوئے

دربار میں یزید کے سکتہ ہے ہر طرف
زینبؑ کھڑی ہیں صبرِ امامت لئے ہوئے

اللہ رے انقلاب کہ فاسق یزیدِ نحس
دل میں ہے اپنے خواہشِ بیعت لئے ہوئے

سمجھی یہ فوجِ شام کہ حیدرؑ ہی آگئے
عباسؑ رن میں آئے جو رأیت لئے ہوئے

آفاق کے ورق پہ ہے شبّیرؑ کا پیام
رنگِ شفق ہے یادِ شہادت لئے ہوئے

اختر بھی آبدیدہ قیامت میں آئے گا
آنکھوں میں اپنی اجرِ رسالت لئے ہوئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

اگر کتابوں میں قرآن سی کتاب نہیں
رسولِ پاکؐ کی عترت کا بھی جواب نہیں

گناہ گار ہوں لیکن ہوں شہ کا ماتم دار
غمِ حسینؑ ہے دل میں غمِ عذاب نہیں

حسینؑ اور یزیدِ لعین کی بیعت
یہ وہ تضاد ہے جس کا کوئی جواب نہیں

ہجومِ حسرت و غم میں جو مسکرا نہ سکے
قسم خدا کی غلامِ ابوترابؑ نہیں

علیؑ امامِ من است و منم غلامِ علیؑ
فرشتو! اِس کے سوا میرا کچھ جواب نہیں

یہ چیز موت نہیں گر غمِ حسینؑ نہیں
عبث ہے زیست اگر حُبِّ بوترابؑ نہیں

وہ آنکھ دیکھ سکے گی نہ حوضِ کوثر کو
جو آنکھ ماتمِ شبیرؑ میں پُرآب نہیں

کہا حسینؑ نے اچھا نہیں نظر میں مری
وہ گھر کہ جس میں سکینہؑ نہیں ربابؑ نہیں

وہ کیا ہے جس کو جہاں کہہ رہا ہے رجعتِ شمس
اگر علیؑ کے تصرف میں آفتاب نہیں

بہ قدرِ ظرف مجھے بھی دے اے مرے ساقی
اب اور صبر ہو اختر میں اتنی تاب نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

نگاہ اُٹھتی نہیں زمیں سے بدن بھی سب تھرتھرا رہا ہے
عجیب احساسِ شرم سے حُرؑ مقابلِ شاہؑ آ رہا ہے

تجھے تو اب زندگی بھی اپنی وبال معلوم ہو رہی ہے
لہوِ شہیدانِ کربلا کا یزید اب رنگ لا رہا ہے

بڑی ہی زندہ حقیقتوں کا لہو ہوا کربلا میں شامل
زمانہ صدیوں کے بعد اب بھی حسینؑ کا غم منا رہا ہے

ہے تیغ یہ دستِ مرتضیٰؑ میں دہانِ زینبؑ میں یا زباں ہے
عجیب خطبہ سنا رہی ہیں، یزید بھی تھرتھرا رہا ہے

اُدھر ہیں لاکھوں ہی لڑنے والے، اِدھر بہتّر ہیں وہ بھی پیاسے
بہت کڑی ہے رہِ صداقت یہی تناسب بتا رہا ہے

حسینؑ کے ساتھ جان دینے خلوص والوں کی تھی ضرورت
اسی لئے شاہِ کربلاؑ بھی چراغِ محفل بجھا رہا ہے

کسی بھی قیمت پہ ابنِ حیدرؑ بقائے اسلام چاہتا ہے
اسی لئے شیرِ خوار اصغرؑ بھی تیر کھانے کو آ رہا ہے

ہے ذہنِ باطل شکست خوردہ شعورِ حق تا ابد سلامت
یزید دنیا سے مٹ چکا ہے حسینؑ عالم پہ چھا رہا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

سکینہؑ کو کس طرح کوئی منائے
نہ پانی ہی آیا، نہ عباسؑ آئے

مصیبت جب اسلام و ایماں پہ آئی
تو زہراؑ کے دل بند ہی کام آئے

کوئی ہے جو قیدِ سلاسل میں رہ کر
پیامِ محمدؐ کی عزت بچائے

وہ بچہ جواں ہو کے کیسا نکلتا
اُگل کر لہو مُنہ سے جو مُسکرائے

یہ غم بس گیا دل کی گہرائیوں میں
سُنا نامِ شبیرؑ آنسو بھر آئے

صدا دے رہے ہیں یہ عباسِؑ غازی
کوئی ہے جو دریا سے ہم کو ہٹائے

کوئی صاحبِ درد ایسا نہ ہوگا
رہِ کربلا سے جو کترا کے جائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

لہو جس کے کفِ پا سے رواں ہے
وہی انسانیت کا پاسباں ہے

نبیؐ کی آلؑ اور پیاسی کہاں ہے
جہاں پہلو میں اک دریا رواں ہے

ترے دامن میں اہلِ حق سے ہٹ کر
بتا اے کربلا انساں کہاں ہے

رواں گردن پہ ہے تیغِ ستم گر
جبیں سرورؑ کی محوِ آستاں ہے

شبابِ اکبرؑ ذی شاں کا صدقہ
ابھی تک دینِ پیغمبرؐ جواں ہے

کہا زینبؑ نے نانا سے بہ رقت
مرے بازو پہ رسّی کا نشاں ہے

وہ جس کے در پہ ہر گردن جھکی ہے
شہیدِ کربلا کا آستاں ہے

وہ جس نے فکر کی راہوں کو بدلا
حسینؑ ابنِ علیؑ کا کارواں ہے

ہے سرورؑ کی زباں پر شکرِ پیہم
مصیبت کارواں در کارواں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

کیا شکستِ فاش کھائی حرملا کے تیر نے
مسکرا کر جان دی ہے اصغرؑ بے شیر نے

بعدِ عصرِ کربلا بھی ضامنِ حق تھے حسینؑ
نوکِ نیزہ سے قیادت کی سرِ شبیرؑ نے

اک سسکتی لاش تھی اسلام کی، مذہب نہ تھا
خونِ دل دے کر اسے زندہ کیا شبیرؑ نے

اب قیامت تک نہ اُٹھے گا یزیدیت کا سر
ایسی اک ٹھوکر لگائی حضرتِ شبیرؑ نے

تیر شہ پر آ رہا تھا روک کر اخترؔ اسے
نصرتِ شبیرؑ کی ہے اصغرِؑ بے شیر نے

سلام

معراجِ عبدیت تو خدا کی رضا میں ہے
لیکن رضا یہ قبضۂ دستِ خدا میں ہے

صدیاں گزر چکی ہیں اثر میں کمی نہیں
یہ بات صرف واقعۂ کربلا میں ہے

نقشِ قدم کو چوم رہے ہیں ملائکہ
فرزندِ فاطمہؑ رہِ صبر و رضا میں ہے

کس طرح سوئیں اہلِ حرم گیارھویں کی رات
"پھیلی ہوئی شمیمِ شہادت ہوا میں ہے"

شبیرؑ کا مقام معیّن ہو کس طرح
فکرِ بشر ابھی تو رہِ ارتقا میں ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آغوشِ فاطمہؑ میں ہے اختر سرِ حسینؑ
دُنیا سمجھ رہی ہے کہ طشتِ طلا میں ہے

نوحہ

(زینبؑ لپٹ گئی ہے مزارِ حسینؑ سے)

…ن ہے یہ زینبؑ عالی مقام کا — چہلم ہے کربلا میں شہِ تشنہ کام کا
…ئی کی قبر دیکھ کے آنسو نکل پڑے — پیاسوں کی یاد آئی تو دریا اُبل پڑے
بھائی کی قبر ہل گئی خواہر کے بین سے
زینبؑ لپٹ گئی ہے مزارِ حسینؑ سے

…وہ رات کیسی قیامت کی رات تھی — اہلِ حرم پہ سخت مصیبت کی رات تھی
…نے کٹا کے میرا نگہبان سو گیا — عباسؑ کا جو فرض تھا میں نے ادا کیا
بھائی کی قبر ہل گئی خواہر کے بین سے
زینبؑ لپٹ گئی ہے مزارِ حسینؑ سے

…تمہارے بعد انوکھے ستم ہوئے — دُرّے لگے رِدائیں چھنیں خیمے جل گئے
…کے قلب کا وہ سہارا بھی جل گیا — ماں دیکھتی ہی رہ گئی جھولا بھی جل گیا
بھائی کی قبر ہل گئی خواہر کے بین سے
زینبؑ لپٹ گئی ہے مزارِ حسینؑ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

...غاز کربلا سے ہمارا سفر ہوا — عابدؑ کو دیکھ دیکھ کے ٹکڑے جگر ہوا
...فے میں سربرہنہ جو آلِ عباؑ گئے — بابا ہر اک قدم پہ مجھے یاد آگئے

بھائی کی قبر ہل گئی خواہر کے بین سے
زینبؑ لپٹ گئی ہے مزارِ حسینؑ سے

...یا پھر اس کے بعد قیامت ہی آگئی — کہنے کو بے کے شام میں میں بے رِدا گئی
...ب نظر کہاں تھی مگر دیکھنا پڑا — طشتِ طِلا میں آپ کا سر دیکھنا پڑا

بھائی کی قبر ہل گئی خواہر کے بین سے
زینبؑ لپٹ گئی ہے مزارِ حسینؑ سے

...ائی تمہاری بیٹی پہ کیا کیا سِتم ہوا — لیکن کبھی نہ صبر کا معیار کم ہوا
...ب انتہائے ظُلم سِتم گار ہوگئی، — آخر سکینہؑ شام کے زِنداں میں سوگئی

بھائی کی قبر ہل گئی خواہر کے بین سے
زینبؑ لپٹ گئی ہے مزارِ حسینؑ سے

...م کے بعد میں جو مدینے کو جاؤں گی — اماں کو میں سفر کی مصیبت سناؤں گی
...ہوسکے تو نیلِ رسن کے دکھاؤں گی — میں زندگی تمام تیرا غم مناؤں گی

بھائی کی قبر ہل گئی خواہر کے بین سے
زینبؑ لپٹ گئی ہے مزارِ حسینؑ سے

نوحہ

ماں کی قبر پہ جا کر حالِ دل سنانا ہے، حالِ دل سنانا ہے
جاؤ اے بہن جاؤ، تم کو دور جانا ہے، تم کو دُور جانا ہے

ہم گئے تھے جب کوفہ، بے رِدا تھا سب کنبہ، یاد آگئے بابا
وقت یوں بدلتا ہے وہ بھی اک زمانہ تھا، یہ بھی اک زمانہ ہے

آئی کیسی بربادی، کیا سہاگ اُجڑے ہیں، گودیاں بھی ہیں خالی
اب ہمارے سینوں میں دل نہیں ہیں لاشے ہیں، یوں وطن کو جانا ہے

شام کے اندھیرے میں آپ کی سکینہؑ بھی مجھ سے چھُٹ گئی بھائی
فاطمہؑ کے روضہ پر اس غریب بچی کا داغ لے کے جانا ہے

جانِ کارواں عباسؑ جائزہ مجھے دے کر سوگیا ترائی میں
اہتمام کیسے ہو بے کسی کے عالَم میں کربلا سے جانا ہے

ہے جو منتظر صغریٰؑ اس کے واسطے کیسے دردناک تحفے ہیں
گھر پہنچ کے ماں جائے مجھ کو اپنے بازو کا نیل بھی دکھانا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

سر بھائی کا زانو پہ رکھ کر شبیرؑ نے کس حسرت سے کہا
تم نہر سے واپس آ نہ سکے، ہم خود ہی یہاں تک آ پہنچے

جب یازدہم کی شب آخر، زینبؑ نے دیا پانی سب کو
پوچھا یہ سکینہؑ نے اُس دم کیا عموؑ یہاں تک آ پہنچے

نوحہ

…یاس کی شدت میں بچے فریاد و فغاں تک آ پہنچے
…کی جرات کے جذبے اشکوں کی زباں تک آ پہنچے

…کا چہرہ سرخ ہوا ممکن تھا قیامت آ جاتی
…ہی سمجھا سکتے تھے جب بات یہاں تک آ پہنچے

…نے خود آگے بڑھ کر بر وقت جری کو روک لیا
…کے چڑھتے تیور جب خطرے کے نشاں تک آ پہنچے

…ترائی سے نکلا بچوں کے لئے اک آس بندھی
…سے زینبؑ نے پوچھا عباسؑ کہاں تک آ پہنچے

…سے موجوں نے یہ کہا ہوتا جو اشارہ ہم آتے
…م سے پانی پانی ہیں، سرکار یہاں تک آ پہنچے

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

شق تک قافلہ جو پہنچا تو سب نے یہ انقلاب دیکھا
سینؑ کے سر پہ جب نظر کی تو شام میں آفتاب دیکھا

سینؑ نے لاشِ بے زباں پر سے جب ہٹایا عبا کا دامن
وئے اصغرؑ کے ساتھ پیکاں میں ہم نے قلبِ ربابؑ دیکھا

یدیت تخت و تاج لے کر بھی آج تک ہے شکست خوردہ
ینؑ والوں کو قید میں بھی قدم قدم کامیاب دیکھا

لام تم پر کہ تم نے عباسؑ لافتائی کی لاج رکھ لی
فا کے عنواں سے تم کو دیکھا تو لافتیٰ کا جواب دیکھا

سینؑ کا سر سناں پہ آیا تو فرقِ غازی کہاں تھا دیکھو
اں بھی عباسؑ باوفا کو بصد ادب ہم رکاب دیکھا

http://fb.com/ranajabirabbas

ہے اتنی روداد مختصر بس شہادتِ اکبرؑ جواں کی
پسر کے لاشے پہ خود پہنچ کر پدر نے مرگِ شباب دیکھا

تمہارے سینے کا زخم بن کر ملی ہے تعبیر اس کی اکثر
تمہاری ماں نے جو زندگی بھر تمہاری شادی کا خواب دیکھا

جو شام کے راستوں پہ نکلے عدو سرِ بے زباں کو لے کر
جنھوں نے نیزے پہ سر کو دیکھا لہو میں تر اک گلاب دیکھا

جواب کیا کربلا کا ملتا مگر خلوصِ نظر سے اختر
جو ہم نے قلبِ حسینؑ دیکھا تو کربلا کا جواب دیکھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

حق کے لئے حسینؑ نے جب سر کٹا دیا
زینبؑ نے کام بھائی کا آگے بڑھا دیا

زینبؑ نے لے کے جائزہ صبرِ حسینؑ کا
اسلام کو حیات کا اک سلسلہ دیا

کوفے میں جا کے زینبِؑ عالی مقام نے
قربانیٔ حسینؑ کا مقصد بتا دیا

زخمی ہیں کان، خون میں کرتہ بھرا ہوا
دنیا نے اک یتیم کو پرسے میں کیا دیا

آخر سکینہ مر گئی زندانِ شام میں
وعدہ تھا جو حسینؑ سے اس کو نبھا دیا

ظالم کے رخ سے ہٹ گئی اسلام کی نقاب
سجادؑ نے یزید کا چہرہ دکھا دیا

زینبؑ نے فرشِ خاک پہ کی مجلسِ حسینؑ
ایسے ہمیں عزا کا طریقہ بتا دیا

روتے نہیں تو مٹ ہی گئے تھے جہاں سے ہم
ہم کو غمِ حسینؑ نے جینا سکھا دیا

زینبؑ دیارِ شام سے پھر کربلا گئیں
قصہ سفر کا بھائی کو سارا سنا دیا

رو کر کہا کہ بھائی سکینہ نہ آ سکی
ہم نے زمینِ شام میں اس کو چھپا دیا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

رخصت جو کربلا سے ہوئی زینبؑ حزیں
عباسؑ کے خیال نے دل کو رُلا دیا

اختر بہن کے بین تھے میرا سلام لو
ساحل پہ ایسے سوئے کہ سب کو بھلا دیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas